

# فہرست

تفسیر ابن کثیر پارہ نمبر ۳۰۲۲۵

28	ہر قسم کی پیدائش اللہ کے اختیار میں		پہچان سوار پارہ
28	دن کی مختلف صورتحال	1	تیسرے سمیت ہر چیز کا علم اللہ کو ہے
29	تفسیر سورہ فرقہ (جہ)	2	نسان کی مایوسی اور بیچ
30	قرآن کی نورانیت اور عظمت	3	قرآن کی عظمت کا انکار
31	خالق کل اللہ ہی ہے	4	تربیت و تعلیم کی بحث
32	سوار پر سوار ہونے کی دعا نہیں	6	کہ کرمی نصیحت اور اخراج
33	شرکوں کے خوراک کا تقسیم	8	خالق اور مہرور ہی ہے
34	محرم کی فحشی کہ وہ نہیں	9	تمام انہی و کرام کی مشرکہ و عورت تو یہ
35	دہ باہوں کے مقلد مشرک	10	بہ مشعل علی
36	شرک کا قلع قمع سنت ابراہیم ہے	11	مسلطین قیامت سے خوفزدہ ہیں
38	اللہ کے ذکر سے غفلت کا نتیجہ	13	آفتوں کا طالب اور دنیا کا طالب
	سوی علیہ السلام ناگل ویراچین کے ساتھ زمین کی	14	مودہنی و تقری کا سلوک
41	لطف	17	اہل بیت کی شان میں خطبہ
42	فرعون کا ضمیر و درستی	18	جی تو بہن ہوں کو مٹا رہی ہے
43	مشرکین کے گناہ سے متوجہ نہیں ہیں		صحبت و پریشانی گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے
46	قیامت کے دن اوستی و فحشی میں بدل جائے گی	21	ایمان میں کشتیوں کی آمد و رفت
49	جہنم میں تہ کی تہا تر جی	22	دنیا کی مذمت
50	اگر اللہ کی امانت ہو تو	24	کسی کی ایذا و ممانی پر ہمدرد و معافی
52	تفسیر سورہ دخان کی	26	خاکوں کی جہنم کے پاس بدحواسی
53	اللہ اقدس و مہمان ملک ہے نہ کہ شمعان میں	27	جہنم سے بھاڑ کی تہ

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
80	تہذیب و تمدن کا تعلق ہے	54	شہر کے نئے دروازوں کا غائب
85	انسان اور ان کا ماحول ہے	55	قوم کا ماحول
87	اجتماع کا معنی و مطلب	58	نیکی آدمی کی وفات پر زمین و آسمان روتے ہیں
90	قوم ہمارے واقعہ میں عبرت ہے	59	شہادت حسینؑ میں مہاترہ آزادی
	جنات کی حقیقت اور قرآن میں ان کا ذکر ہے	61	بیچ کون ہوا کیا تھا
91	کے بھی ہیں	63	قیامت کے دن تعلقات ختم ہو جائیں گے
100	زمین و آسمان کی پیدائش انسانی وجود سے ہے	63	مکرمین فی سبیل کی ہوا کا سرا
101	تفسیر سورہ قاتل (یعنی سورہ ممتحنہ) کا ہے	65	جنتی خوراک اور جنتی لباس
102	انکار کے افسانہ خیر و باریاں	66	تفسیر سورہ بقرہ کی تفسیر
103	جہاد اس کے چھ اقسام	68	غزوہ بدر و طرفہ اس کی قدرت ہے
	سوی ایک آیت میں لکھا ہے اور کافران سے	67	انقرضہ میں پریشانی کی چیز پر یہ ناسخیں گے
105	میں	68	جہاد کے بارے میں اللہ نے جو احکام
107	جنت کی نعمتیں اور عذاب و آفات	69	نیکی و برائی پر نجات
108	اللہ سے دعا کی اور چند مستحسن دعا ہیں	70	روزی اور جنتی ہرگز بڑھائیں
110	جہاد سے جی ڈانٹے ڈانٹے نہ ہٹائیں	71	تفسیر سورہ اور ہر جہاد کا
112	قرآن میں ہرگز کیوں نہیں کرتے	72	جس دن فخر پائیں گے
113	انسان کا ماحول ماحول نما ہے	74	قیامت کے دن استیلا اور روزِ حیاں کا فیصلہ ہوگا
114	مگر اللہ نے والا اپنی قدرت سے	75	نیکو لوگوں پر اللہ کا احسان ہے
115	دنیا کی بے ثباتی اور بے پایاں		چھپسہ مار پاؤں
115	تفسیر سورہ بقرہ کا ہے	77	تفسیر سورہ بقرہ
116	سورہ قاتل کا شاندار اول نمبر کی عبارت کا حال	77	غیرت کی عبارت کا کوئی ثبوت نہیں ہے
118	ہمارے ہمارے ہمارے		انسان و ماحول کے لیے نہیں معلوم ہے کہ ساتھ کیا
119	میں مدد دینے والا خداوند ہے	79	کیا جائے
123	مناظروں کے لیے ہے	81	مناظروں کے لیے ہے

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
173	سورۃ زمر کی آیت کی تفسیر کا متن	124	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت
175	قیس بن اعلیٰ اور عذریٰ کی تعلیمیت	125	طوبیہ کا حکم و مکتوب کی ہے
177	اتحادیہ کے معنی و معنی	125	عہدہ جس کے کا ہندوستان
178	تجسس و تیسارے پارہ کا اختتام ہوا	126	مداوہ و بیرونات اور کفران کا اختتام
	صنائع و بار بار		شہادت حق کی گرفت پر اس کا بدلہ
179	حضرت زکریا علیہ السلام سے حوالہ	129	بیت و مکتوب
180	توڑنے کا انجام	131	آپ کا خواب میں دیکھنے کے لئے ہے
180	توڑنے کا انجام	141	اس کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے
181	توڑنے کا انجام	143	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے
181	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے	145	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے
182	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے	146	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے
182	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے	149	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے
183	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے	156	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے
183	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے	157	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے
184	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے	155	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے
184	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے	157	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے
186	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے	160	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے
187	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے	161	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے
188	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے	162	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے
189	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے	163	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے
189	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے	166	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے
190	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے	167	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے
191	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے	170	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے
193	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے	171	آپ کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
225	سب اللہ سے مانجے ہیں	194	نصرت جبرائیل کی شان
226	جنتوں اور انسانوں کو کھلے ہ	200	لاست کوئی اور صحت کا ذکر
227	آسمان بہت جابجا	203	جہانیاں لوگوں کی بائیں
228	پلی صراط کا ذکر	203	دنیا جہان میں با شہادت اللہ کی ہے
229	اللہ کا خوف رب کا اعلا ہے	205	دین سے سرمہ نہ لے لے
229	برکت کی نعمتیں	208	کوئی کسی کا جو اٹھائے گا اور مسئلہ ایساں ڈاوب
230	جنت کا پانی	207	یا اللہ کے دہی جانا ہے
230	جنتیوں کے ستر اور نخت	207	زندگی اور موت کا ایک اللہ ہے
232	جنت سر ہر ہے	208	آنکھ سے عینک خدایں کرانے
235	قیامت برقی ہے	209	قرآن سے سندھ بھیرا
236	نیکیوں کے اور جانت	210	قیامت قریب آگئی ہے
237	جنت میں انعام	212	میدان محشر کی طرف جانا
238	بے حساب جنت میں جانے والے	212	قوم نوح پر طاب
241	طوفی آیا ہے	214	قوم ہاد پر عذاب
241	لکھ خواہ	214	قوم ثمود پر عذاب
241	جنتی پرندے	215	قوم لوط پر عذاب
242	نیکیوں کا مال	216	قوم فرعون پر عذاب
242	جنت کے درخت	217	اللہ نے حق پرستی
244	جنت کی حوریں	219	نسی کو تو چھوڑو بھگھو
248	روز عیوں کی سزا	221	جنت کی جنتیں
249	انسان کی پیدائش اللہ کی قدرت ہے	221	درست اللہ کی رحمت
250	پھلوں کی پیدائش اللہ کی قدرت ہے	222	زین اور بھل
251	ستاروں کے طلوع کی جسم	223	انسان کی اور جس کی پیدائش
252	قرآن حق ہے	224	خدا کے نام پر کھانا لے والے ہے



صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
276	ساتھ سو سال پارہ اختتام ہوا	253	عالم اسلام کا ذکر
	<b>انتہائی یاد</b>	254	سجارت مندر کی موت کی حالت
277	تعمیر سورہ محمد و تہ	255	تعمیر سورہ محمد و تہ
277	شان اور نزول حضرت خلیفہ کا واقعہ	255	تعداد سورہ
278	مسک ظہار	256	اللہ کی تسبیح
279	ظہار کا حکم	256	اللہ وال اور خرم
280	ظہار کی قرابت	256	سوتے وقت کی ایک ذمہ
281	ظہار کے متعلق آخر کے قول	258	مہمان و زمین کی پیدائش چوں میں
282	اللہ اور رسول کی حالت نہ کرو	260	اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان لاؤ
284	سرگوشی کے متعلق	261	ظہار کا صحابہ
286	آداب مجلس کی تفصیل	262	سب صحابہ عظیم ہیں
288	ظہار کے متعلق سے سرگوشی	262	اللہ صمدیت کو بڑھاتا ہے
290	سرگوشی کا ذکر	263	روز قیامت سونے سرور اور موتوں کی حالت
291	اللہ اور رسول سے دشمنی نہیں ہوتی	264	روز قیامت سونے سرور کی حالت
	سورہ سب سے بڑھ کر اللہ اور رسول سے محبت رکھتے	266	اللہ تعالیٰ کا ذکر
291	قیامت	266	قرآن پر عمل کر
293	تفسیر سورہ حشر و تہ	267	درجات و نعمتیں
294	تعمیر کا تفصیل کا واقعہ	269	دنیا و مٹی اور فانی ہے
298	فانی کی تفصیل	270	ات نے خدایہ بھی
301	مہاجرین اور انصار کے اخلاقیات	271	ظہار میں پر تجربات کے نزول
305	مہاجرین کی چال بازی	272	اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے
306	حضرت عمرؓ کا واقعہ	272	حضرت نوحؑ اور ابراہیمؑ کا ذکر
308	اللہ سے ڈرنا	273	حضرت یحییٰؑ کا ذکر
310	قرآن کی عظمت	275	اہل کتاب سونے سرور کا ذکر

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
339	جود کے فضائل	311	اللہ کریم کے سہ ہستی
340	جود کے فضائل	312	شرک میں سے اور اسی سے دفعہ
341	جود کی اہمیت	313	حضرت صالح کا قصہ
341	جود کیلئے ضروری شرائط	316	حضرت ابراہیمؑ کی ہجرت
342	جود اور قناعت	316	برائیت اللہ کے ساتھ ہے
342	تفسیر سورہ المؤمنین	320	مہاجر و انصار کا احسان
343	موتوں کی خدمت	322	موتوں سے ڈرتے
344	موتوں کی خدمت	326	نافرمانی اور سے نافرمانی اور بچنے کا تہ
345	مہاجرین کی اہمیت	327	تفسیر سورہ مائدہ
346	نیکوئی کی اہمیت	327	سورہ کا تعارف اور شان نزول
348	ان احسان کی اہمیت	328	بزرگوں کو
349	مال اور مال کی حقیقت اور اللہ کے ذکر سے نصرت	328	چراغ کی فضیلت
349	تفسیر سورہ مائدہ	329	چراغ کے فضائل
350	اللہ کی تسبیح	330	تفسیروں کو
351	کافروں کی مزا	330	حضرت علیؑ کے فضائل
351	شرکین کی مزا	331	حضرت علیؑ حضرت عثمانؓ کی بیعت ہے
352	سیرت اللہ کی حقیقت سے تعلق ہے	333	نیکوئی اور اہمیت ہے
353	اللہ کی حقیقت	333	نیکوئی اور اہمیت ہے
353	موتوں اور بچوں کی مزا	334	نیکوئی اور اہمیت ہے
355	تفسیر سورہ مائدہ	335	حضرت عثمانؓ کے تفسیر کا ذکر
355	موتوں کی حقیقت اور مزا	335	تفسیر سورہ مائدہ
356	حقیقت کی حقیقت	336	مہاجر و انصار کا تہ
357	حقیقت اور حقیقت	338	نیکوئی اور اہمیت ہے
357	حقیقت اور حقیقت	339	نیکوئی اور اہمیت ہے

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
387	نون کا مضمون	380	سورہ انا امہ صحت کی صحت
388	قلم کا اثر	382	کورت پر غرق کرنا
390	زمرے غرق کی تفصیل و صحت	384	میت کا مضمون
390	زمرہ کا مضمون	384	صحت و صحت
392	بارغ الاول کا تفصیل و صحت	385	تفسیر سورہ توبہ و نیو
394	نیک اور غمگین برابری ہو گئے	386	شان نزاع کے بارے میں مفسرین کے اقوال
394	مکرہ و زنا صحت مجاہد کر چکا	370	تفسیر کی یادیں
395	سرکش نظریں زلفہ نہیں گئے	371	جسم سے نچل کر راجوں کو بھاؤ
396	حضرت یونس (پہلی بار) کا واقعہ	374	حضرت نون کو راجوں کی یادیں کا ذکر
396	نظریہ کا بیان اور جہلانی کی خدمت	375	حضرت آیتہ و حضرت مریم کے فضائل
397	چند مفید نصیحتیں	377	انھیں کیسوں پر اور اختتام ہوا
398	تفسیر سورہ حاثیہ		اختصاصاً بار بار
399	قیامت کا مضمون	378	تفسیر سورہ ملک کہ
399	بار و خود کا خطاب	379	سورہ ملک کی کیفیت اور فوائد
401	صورت کے پیر کیلئے کا اشتہار	380	سورہ حاثیہ کا مضمون
401	موت کے اٹھانے والے فرشتے	382	آیت الہی کو بھلائے دلوں کا انجیم
402	جن کو اس سال دیکھا جائے گا	382	میت تعالیٰ سے عطا ہونے کی نصیحت
404	جن کو اس سال دیکھا جائے گا	383	میت کو بھلائے گا
405	میت پر نیک اور مسکین کو کھانا کھانا	383	میت کے خطاب سے بے خوف نہ ہونا چاہئے
405	قرآن کریم ہائی ہے	385	باطل عقیدہ کی تردید
406	رسول کفران میں کی پیش کا اختیار نہیں	386	تفسیر کا کام آگاہ کر دیا ہے
406	قرآن فصیح ہے	386	کافروں کو اب دیکھو کہ وہ کون ہیں
407	تفسیر سورہ مبارک کہ	386	پانی نہ کی نصیحت
407	مبارک کا مضمون	386	تفسیر سورہ ہکیم کہ

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
436	مضمون کی تفصیل	408	پچاس ہزار سال کا روز قیامت
431	تجد کے فوائد	410	قیامت کی ہولناکیاں
434	مکروں کیلئے عذاب	411	انسانی عادت
434	کھدک کی گرفت	412	مالوں میں غریب کا حصہ
436	فاتحہ عقبہ الام کا مسئلہ	413	کافروں کی خواہش
437	راہ اللہ میں خرچ کرد	413	مشرق اور مغرب کا رب
437	تفسیر سورہ مدثر کی	414	جہانے والوں کی روز قیامت وحشی
437	قرآن کی دوسری جگہ	414	تفسیر سورہ نوح کی
438	سورہ کا شان نزول	415	حضرت نوح کی تبلیغ
440	ولید بن مغیرہ کی خدمت	416	حضرت نوح کی تبلیغ کی تفصیل
441	دوسری روایت	418	نوح کی روٹی
441	جہنم اور جنت کا ذکر	418	نوح کی رات
442	جہنم کے داروں کا ذکر	420	حضرت نوح کی جہاد اور عذاب
443	فرشتوں کی کثرت کا ذکر	421	تفسیر سورہ جن کی
445	ہر شخص اپنے اولاد پر کھانا پکانے کا	422	جنتوں سے قرآن مانا
446	تفسیر سورہ قیامت کی	423	جنت کا سنا پڑ کر دیا گیا
447	قسم قیامت کی	425	جنت کا اعتقاد اور عملی حالت
447	قسم قیامت کی	426	صرف اللہ کو پکارنا
447	انسان کے اعمال	428	غیر کے مغرب کی جگہ
449	قرآن پڑھنا اور یاد کرنا	428	فائدہ
451	عام نوح کا ذکر	428	نہا آنحضرت ﷺ کی جانتے تھے
453	فائدہ	429	تفسیر سورہ حمل کی
453	تفسیر سورہ مدثر کی	429	سورہ کا شان نزول
453	خود سے سورت	429	غیر ﷺ کے نواز تھے کا حکم

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
475	حضرت موسیٰ کا واقعہ	454	انسان کی پیدائش سے پہلے کی حالت
476	قدرت باری تعالیٰ کے دلائل	457	جنسیت پر اختلافات کی ہارش
478	قیامت صحیح ہے	460	قرآن کا نزول ہی بتدریج ہوا
478	تفسیر سورہ یونس یکہ	461	تفسیر سورہ صافات یکہ
479	شانِ نزول حضرت امیہ مکتوم کی فضیلت	461	تعارف سورت
479	تبلیغ دین	462	اللہ کی قسمیں
481	مرنے کے بعد جہنم کے عقلی دلائل	462	قیامت آنے والی ہے
482	اللہ کے اسمائے	463	جميع دروں کا انجام ہلاک ہوا
483	قیامت کان بوسہ کو بچے والی	464	تین شاہیں
483	شفاعت	464	جہنم کا ذکر
484	تفسیر سورہ نمل یکہ	465	جنت اور جہنم کا ذکر
484	تورہ سورت	466	انجیل واپس پارہ اختتام ہوا
484	قیامت کے قیام کے مناظر		نہیں ہوا پارہ
488	زمانہ جاہلیت کی ایک مزامرہ	467	تفسیر سورہ نازک
488	حضرت عیسیٰ کی شان	467	قیامت یقیناً آئے گی
490	تفسیر سورہ انفذ یکہ	468	انجیل دہائی
490	تورہ سورت	468	انسان کو چڑا
490	قیامت کے قیام کے مناظر	468	سورج غلط
491	رب کریم کے کون اور ہو	468	شجاعت کا معنی
493	تفسیر سورہ المطففین مدنیہ	469	روز قیامت کا علم اللہ کے پاس مقدر ہے
493	آپ قول کر کے دلائل کیلئے ہلاکت	471	جنت میں خطبات ربانی
495	تجربہ جہادوں کے بعد احوال	472	روز قیامت بغیر اجازت کوئی یوں نہ سکے گا
496	فائدہ	473	تفسیر سورہ اذکات یکہ
496	ایکوں کا رویہ کا نام احوال	474	فرشتوں کی قسمیں

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
516	قیامت اور پتے الیٰ	497	سید الخیر کا وارث
517	نبیوں پر اوصاف	498	اہل ایمان پر پتے داؤں کا احکام
518	سید محمد بن عبد اللہ کی شانیں و کمالات	498	تفسیر سورہ انفصاف
519	تفسیر سورہ النجم	498	تعارف سورت
519	تعارف سورت	499	آسمانی پتے کا
520	چتر کی رسم	501	سید الخیر کی رسم
520	لغت الاعراب	502	تفسیر سورہ النجم
521	چتر کا مفہوم	502	تعارف سورت
522	فائدہ	503	روح آسمانی کی رسم
523	اسد یوں کی جائزات	503	چتر کا مفہوم
525	قیامت کی برکتاں	504	کلیان الہی کا اوصاف
526	تفسیر سورہ النجم	509	سورت کی تفسیر
528	ظہر از سرے کا قیام	510	فائدہ
529	غیب و مستحق کا اوصاف	510	تفسیر سورہ انفصاف
530	تفسیر سورہ انفصاف	510	تعارف سورت
530	سورہ انفصاف کی رسم	511	سورہ انفصاف کی رسم
531	چتر کی رسم	512	قرآن کے پتے برقی ہیں
532	سورہ انفصاف کی رسم	512	تفسیر سورہ انفصاف
533	تفسیر سورہ انفصاف	512	تعارف سورت
533	ان اور سورت کی رسم	513	سورہ انفصاف کی رسم
536	تفسیر سورہ انفصاف	514	سورہ انفصاف کی رسم
537	تفسیر سورہ انفصاف	515	سورہ انفصاف کی رسم
537	تعارف سورت	515	تفسیر سورہ انفصاف
538	سورہ انفصاف	515	تعارف سورت

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
560	اہل کتاب کے پاس دین کی	538	مفسرین کی شان
561	آپ کا انبیاء	539	تفسیر کو بھلا
561	قاعدہ	540	تفسیر سورہ انفوش کی تفسیر
561	تفسیر الزلزلہ کی	541	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا، اور کیا
561	تواریف سورت	541	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا
562	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا	542	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا
563	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا	542	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا
564	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا	544	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا
564	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا	544	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا
565	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا	544	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا
565	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا	544	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا
566	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا	545	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا
567	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا	545	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا
567	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا	547	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا
568	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا	547	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا
568	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا	548	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا
569	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا	551	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا
571	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا	552	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا
571	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا	553	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا
572	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا	554	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا
572	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا	555	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا
572	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا	558	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا
573	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا	558	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا
574	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا	558	آپ کے لیے تفسیر کا بیان کیا

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
587	تعارف سورہ	574	واقعی تفصیل
588	اللہ کا نام ہے سزا	577	اباقل کا ذکر
588	آیات نزل	578	تفسیر سورہ ناز کی
589	شیخ سے مراد کیا ہے	578	تعارف سورہ
590	تفسیر سورہ ناز	579	قریش پر رب کریم کے خاص انعامات
590	واقف زول	579	رب نے اہل مکہ کو جو کہ تم کھانا عطا کیا ہے فرمایا
591	اہلباب کی خدمت	580	تفسیر سورہ ناز کی
592	تفسیر سورہ ناز کی	580	مذہبی مت کو چھلانے والا
592	اس کا شان نزول اور اس کی تفسیر کا بیان	580	قیسوں کو دیکھنے والے
594	اس سورہ کے مزید تفصیل	581	لہذا یوں کیلئے ہلاکت
594	فائدہ	582	تفسیر سورہ ناز
596	اللہ کی توحید کا بیان	582	واقف زول
597	تفسیر سورہ ناز اور سورہ ناز (مدنی کی)	582	فائدہ
597	تعارف اور تفصیل	583	فائدہ فائدہ فائدہ
597	فائدہ	583	کوڑا کیا ہے
599	ظن کا معنی	584	خبر سے مراد
599	کہ جس پر جو کچھ دیکھا گیا	584	فائدہ
599	آنحضرت ﷺ پر جاو کیا گیا	584	شان نزول
601	اللہ کی جن صفات	585	تفسیر سورہ ناز کی
601	شیطان دوسرے ڈالتے ہیں	585	تعارف سورہ
602	شیطان جنوں اور انسانوں دونوں میں ہوتے ہیں	586	سومنیوں کی عبادت نہیں کر سکتا
602	قیسوں پر اور اختتام ہوا	586	فائدہ
	چاند تفسیر اور کثرت قرأت سے پتہ چلتی ہے	587	فائدہ
		587	تفسیر سورہ ناز کی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



لَقَدْ آتَيْنَا لِيٍّ فِي عَذَابٍ مُّحْضًى فَلْيُنَبِّئِ الْذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَهُمْ مِنْ عَذَابٍ عَظِيمٍ وَإِذَا الْعَنَانُ عَلَى الْإِنْسَانِ أَخْرَصَ وَنَارِجٍ بَيْنَهُ وَإِذْ أَمْسَتْ أَشْرَفُوا وَدُعَاءُ عَرِيضٍ

[illegible]



۱۔ نہیں۔ یہ اپنے تئیں اسی کا جامنہ لٹا کر بھی بڑے بڑے قصص، شہیدانہ کردار، رفاقت میں مبتلا ہے، وہ اپنے لیے قہر میں رہتا ہے۔ وہ انہی اطمینان۔

پھر رب العالمین نے خود اپنے جملہ عوین فرما دیے اور میری اس کا عہد ہے۔ انہی کو یہ مسائل پہاڑ سے  
 پہاڑی مخلوق اس کے ہتھ میں ہے جو پائے۔ اسے وہ اس کا نتیجہ تو تم نہیں سمجھو۔ ان کے پیادہ ان کو جاکے۔ وہ اس کے رب کو  
 اس کے اس اختلاف عام کوئی نہیں دے گی۔ اس کی اس قسم کی عبادت کے قائل ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تفسير سورة شور في مكيه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حَمْدٌ مَسْقُوعٌ كَذَلِكَ يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ  
لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ  
مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا  
لِأُولَئِكَ اللَّهُ هُوَ الْعَفُوفُ الرَّحِيمُ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ اللَّهُ حَفِيفٌ  
عَلَيْهِمْ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ















اور میں قریش کی حکمرانی کو چاہتا ہوں کہ وہ تمہاری طرف سے ہے۔ یہاں تک کہ تمہاری قوم میں سے جو لوگ تمہارے خلاف ہیں۔

• اور جو لوگ صرف تمہاری ہی ہیں۔ انہیں اور انہیں کی طرف سے اور ان سے کیا ہے۔ انہیں کی طرف سے ان سے۔

• اور جو لوگ تمہاری ہی ہیں۔ انہیں اور انہیں کی طرف سے اور ان سے کیا ہے۔ انہیں کی طرف سے ان سے۔

• اور جو لوگ تمہاری ہی ہیں۔ انہیں اور انہیں کی طرف سے اور ان سے کیا ہے۔ انہیں کی طرف سے ان سے۔

• اور جو لوگ تمہاری ہی ہیں۔ انہیں اور انہیں کی طرف سے اور ان سے کیا ہے۔ انہیں کی طرف سے ان سے۔

• اور جو لوگ تمہاری ہی ہیں۔ انہیں اور انہیں کی طرف سے اور ان سے کیا ہے۔ انہیں کی طرف سے ان سے۔

وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتَجِيبَ لَهُمْ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةً عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝ اللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَ

الَّذِينَ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ۝ يَسْتَغْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

بِهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ ۝ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ

يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝

• اور جو لوگ تمہاری ہی ہیں۔ انہیں اور انہیں کی طرف سے اور ان سے کیا ہے۔ انہیں کی طرف سے ان سے۔

• اور جو لوگ تمہاری ہی ہیں۔ انہیں اور انہیں کی طرف سے اور ان سے کیا ہے۔ انہیں کی طرف سے ان سے۔

• اور جو لوگ تمہاری ہی ہیں۔ انہیں اور انہیں کی طرف سے اور ان سے کیا ہے۔ انہیں کی طرف سے ان سے۔

• اور جو لوگ تمہاری ہی ہیں۔ انہیں اور انہیں کی طرف سے اور ان سے کیا ہے۔ انہیں کی طرف سے ان سے۔

• اور جو لوگ تمہاری ہی ہیں۔ انہیں اور انہیں کی طرف سے اور ان سے کیا ہے۔ انہیں کی طرف سے ان سے۔

• اور جو لوگ تمہاری ہی ہیں۔ انہیں اور انہیں کی طرف سے اور ان سے کیا ہے۔ انہیں کی طرف سے ان سے۔

















خوشی کی وجہ سے کھڑے کر جاتا ہے۔ ایک مختصر حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی قربت سے اس قدر خوش ہوتا ہے کہ وقتی خوشی اس کو بھی نہیں دیتی جو کبھی جگہ میں ہو یا دنیا میں اس کے لئے ہو۔ کہ اور ہمارے دور میں اس کی سواری کا چادر گھم رہا ہو جو اسے رنکھتا ہے۔ حضرت امی سحرؓ سے جب یہ مسئلہ چھڑا گیا کہ ایک شخص ایک عورت سے ہر کام کرتا ہے مگر اس سے نکاح کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں کوئی حرف نہیں پھر آپ نے یہی آیت پڑھی۔ تو یہ تو مستحسن کے لئے قبول ہوتا ہے اور برائیاں تو شرفِ صاف کر دی جاتی ہیں۔ تمہارے ہر قول و فعل اور ہر عمل کا اسے علم ہے۔ اور جو اس کے کہ جھگڑے والے کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور قبول فرماتا ہے۔ وہ ایمان والوں اور نیک کاموں کی امانت قبول فرماتا ہے وہ خود اپنے لئے دعا کریں خواہ دوسروں کے لئے۔ حضرت سوادؓ لکھ شام میں طلبہ پڑھتے ہوئے اپنے حوہ در تھیں سے فرماتے ہیں تمہارا خدا اور وہ جتنی اور مجھے امید ہے کہ یہ آدمی اور۔ ذرا سی جیسی تفریق کر لائے ہو۔ کہ جب کہ یہ بھی جنت میں منتظر ہو گا۔ کہ ان میں سے جب تمہارا کوئی کام کوئی کر دے تو اسے کہتے ہو اللہ تعالیٰ تمہارے نعم کرے تو نے بہت اچھا کام کیا اللہ تعالیٰ تمہارے لئے بہت اچھا کیا۔ اور قرآن کا وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میری لائے اور ایک عمل کرنے والوں کی دعا قبول فرماتا ہے۔ پھر آپ نے اسی آیت کا ترجمہ تلاوت فرمایا۔ معنی اس کے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی سزا ہے ﴿الَّذِينَ يَسْتَعْفِفُونَ﴾ اللہ تعالیٰ کی یہ تفسیر کی گئی ہے کہ جو بہت کوشاں رہتے ہیں اور اس کی اطلاع کرتے ہیں اور مجھے فرمایا ﴿يَسْتَعْفِفُونَ﴾ اللہ تعالیٰ کی یہ تفسیر کی گئی ہے کہ وہ اپنے فعل سے زیادتی نہ دیتا ہے کہ ان کے حق میں ایسے لوگوں کی سزا میں قبول فرماتا کہ ان کے ساتھ انہیں نے کچھ سزا نہ کی ہو۔

حضرت امیر امیر غفرانؓ نے اسی آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے وہ اپنے بھائیوں کی سزا میں نرمی کرتے اور انہیں زیادہ نصرت سے کامیابی بھائیوں کے بھائیوں کی بھی شکایت کی اجازت نہ دیتے۔ سوسوں کی اس عزائم کو جان کر سزا دینی یہ حال جان فرمائی کہ انہیں سخت درد دے گا اور کھرا بہت اہل والے عذاب ہوں گے۔ مگر فرمایا کہ ان میں سے کون کی روڑوں میں وسعت مل جاتی ان کی ضرورت سے زیادہ ان کے ہے پڑ جاتا ہے فرستے میں کر۔ یا میں بلا چاہتے اور دہائے اس کو آگ دیا ہے ایک دوسرے کو پھونکنا یا انہوں کہ ہر گئی اور ظہن تکھ اور بے پرواہی سے بڑھ جاتی۔ اسی لئے حضرت قرآن کا کھانا خدا ہے کہ نہ کہی کا سلام تاجی اچھا ہے جسے ہر سر ملتی و لا ابالی پن آئے۔ اس مضمون کی پوری حد سے کہ مجھے تم پر سب سے زیادہ۔ دنیا کی مافوق کا ہے پہلے بیان ہو چکا ہے۔ پھر فرماتا ہے وہ ایک اللہ ہے سے روڑوں پہنچا رہا ہے۔ بندے کی ملامت کا اسے علم ہے۔ خدا اور تقیر کی کے مستحق کو وہ خوب جانتا ہے۔

قدی حدیث میں ہے ہر سے بندے ایسے بھی ہیں جن کی ملامت اللہ ارادی میں ہے۔ کہ میں انہیں تھیر جاؤں تو وہ دھڑاری سے بھی جاتے رہیں گے۔ اور مصلحت یہ ہے کہ ان کے لائق تھیر ہی ہے۔ ان کو وہی حاصل کر لیں اور آگ مری جائیں تو اس حالت میں میں گویا ان کا وہی کاغذ کر دوں۔ پھر خدا ہر جہ سے کہ لوگ ہمارے رحمت کا انتظار کرتے کرتے دھج میں ہو جاتے ہیں۔ وہی پوری حاجت اور غنت مصیبت کے وقت میں۔ جس پر سنا ہوں۔ ان کی ملامت کی اور شکستہ سزا کرتے جاتی ہے ہر عام ضرورہ صریح رحمت میں پہنچتی ہے۔

امیر المؤمنین علیہ السلامین فاروقی اعظم حضرت عمرؓ میں خطاب سے ایک شخص کہتا ہے امیر المؤمنین فاروقی سہو کی اور اب تو لوگ بارش سے بالکل مایوس ہو گئے۔ تو آپ نے فرمایا عذاب بارش کا وہ ضرور ہو گی۔ پھر اسی آیت کی عبادت کی۔ وہی کہ تھیر ہے جتنی غمگین کے ضرورت اسی کے تھیر میں ہیں اس کے کار کاں ملتا ہے اور حریف میں حقوق کے پھلے کو وہ ہوتا ہے







ان کی اور علت یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کہا کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرتے ہیں۔ جس کا وہ حکم کر رہے ہیں، جہاں سے دور کے رک جاتے ہیں۔ نماز کے پابند ہوتے ہیں جو سب سے اعلیٰ عبادت ہے۔

اعلیٰ علم سے مشورہ کرنا: ہمارے دور میں پھر انہی کی مشاورت کے ساتھ نہیں ڈالتے۔ خود رسول اللہ ﷺ کو حکم الٰہی ہوتا ہے کہ چلاؤ وغیرہ، اقبیر، یعنی ان سے مشورہ کر لیا کرو۔ اسی لئے حضور ﷺ کی عبادت مبارک کبھی کہ جہاد وغیرہ کے ساتھ ہوا کرتا ہے، خود سے مشورہ کر لیا کرتے تاکہ ان کے بی غرض ہو جائیں اور اسی بنا پر امیر المؤمنین حضرت علیؓ نے جب کربلا کو گزری کہ وہ گیا اور وفات کا وقت آیا، چاہتے تھے کہ اسے کہ یہ اپنے مشورے سے کسی کو میرا جانشین مقرر کریں۔ ان چاروں کو اس کے نام ہیں۔ جان، علی، علیؓ، زبیرؓ، سعدؓ اور عمرؓ میں میں لوف، دونوں میں تعالیٰ و تعین۔

یہی سب نے باقاعدگی سے حضرت عثمانؓ کو اپنا امیر مقرر کیا۔ پھر ان کا جینے کے لئے آخرت کی تیاری اور دہاں کے شادیہ میں ایک اور وصف جان فرمایا کہ جہاں یہ حق اللہ تعالیٰ داکرتے ہیں، اب اس قوم کو اس کے معنی کی دانستگی میں بھی کسی نہیں کرتے۔ اپنے دین میں جانوں کا حقد بھی رکھتے ہیں اور وہ بدہجہ بدی حالت کے مطابق ہر ایک کے ساتھ سلوک کا احسان کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ ایسے اہل واپس اور بے شک نہیں ہوتے کہ کمال کے علم کی کوئی روک تھام نہ کر سکیں بلکہ انہی وقت پہنچتے اور رکھتے ہیں کہ کمالوں سے انعام لیں اور مظلوم کو اس کے بچے سے نکالتے، انہی میں انہی عمل غریب کی وجہ سے غالب کر بغیر مجبور دیتے ہیں۔ جیسے کہ نبی اللہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اپنے بھائیوں پر قہر فرما کر فرمایا کہ جو تمہیں میں دیکھنا انت ایسی نیکو کرنا کہ میری خواہش ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں معاف فرمادے۔ اور جیسے کہ سردار انوار مولیٰ اللہ امیر عجمی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے صدیقیہ میں کیا جب کہ اسی (۸۰) کنگار نکلتے کا وقت و حوالہ کرنا چاہا، لشکر اسلام میں گھس آئے جب یہ نکلا ہے مجھے در فرمایا جو کو حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دے تھے آپ نے اس سب کو معافی دے دی اور چھوڑ دیا۔

اور جیسے کہ آپ نے غزوت میں حادث کو معاف فرمادے۔ یہ وہ شخص ہے کہ حضور ﷺ کے سامنے ہونے اس کے ساتھ آپ کی تیار پر قبضہ کر لیا۔ جب آپ جاتے اور سے ڈانٹا، تو اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور آپ نے کھال لے لی اور وہ کفر سے گرا، لی جگہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے صوبہ و ضیاء اللہ تعالیٰ انجمن کو کیا کہ یہ مگر بھی دیکھ پاؤ یہ قبضہ بھی کیا پھر اسے معاف فرما دیا اور جانے دی۔ اسی طرح لیبیر بن اسمعہ نے جب آپ ﷺ پر چار دیکھا تو بدظنہ و عداوت کے آپ نے اس سے در گزر فرمایا۔ اور اسی طرح جس یہودی نے آپ ﷺ کو زہر دیا تھا آپ ﷺ نے اس سے بھی چھوڑ دیا۔ اور باوجود کلام پانے اور مظلوم ہو جانے کی بھی آپ نے اسے بڑے رحم سے کوڑا جاتا کر دیا۔ اسی عورت کا نام زینب تھا۔ یہ مرصوب یہودی کی بہن تھی جو بیک خبر میں حضرت محمود بن طلحہؓ کے ہاتھوں مارا گیا تھا، اس نے کبریٰ کے شانے کے گوشت میں زہر کا ترخو حضور ﷺ کے سامنے پیش کیا تھا۔ خود شانے نے ہی آنحضرت ﷺ کو اپنے زہر والا ہونے کی خبر دی تھی۔ جب آپ ﷺ نے اسے بلا کر اور پلٹ فرمایا تو اس نے انکار کیا تھا اور یہ بیان کی تھی کہ اگر آپ ﷺ سچے ہیں تو یہ آپ ﷺ کو ہلکا نقصان نہ پہنچا کہ کاہرا کر آپ ﷺ اپنے اہل بیت میں جو نے ہیں تو انہیں آپ ﷺ سے راستہ حاصل ہو جائے گی۔ یہ معلوم ہو جانے پر وہ اس کے اقبال نہ لے پھر بھی اللہ تعالیٰ کے رسولی ﷺ نے اسے مجبوراً معاف فرمایا۔ تو بعد میں وہ حق کو دیتی گئی۔ اس نے کہ اسی زہر سے اور اسی زہر پے کھانے سے حضرت یحییٰ بن زکریاؓ فوت ہو گئے تھے قصداً یہ یہودی عورت بھی قتل کرانی گئی۔ اور بھی حضور ﷺ کے اپنے واقعات بہت سے ہیں۔



وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ  
الظَّالِمِينَ ۚ وَلَمَنْ آتَاكُمْ بَعْضُ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ مَاعَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ ۚ إِنَّمَا  
السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَعْلُونَ فِي الْأَرْضِ الْحَقَّ ۚ أُولَٰئِكَ  
لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۚ وَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ ۚ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۚ



















وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ﴿١﴾ أَوِ اتَّخَذَ مَا يَمْلِكُ بَنَاتٍ  
 وَاصْفَاكُم بِالنِّسَبِ ﴿٢﴾ وَلَئِذَا يُنْفَرُ لَمْ يَأْمُرْكُمْ بِاصْطِرَابٍ لِلرَّحْمَنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ  
 مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿٣﴾ أَوْ مَنْ يُنْكِرُ فِي الْحَبْلَةِ وَهُوَ فِي الْغِيصِ عَمِدٌ مُبِينٌ ﴿٤﴾ وَ  
 جَعَلُوا النِّسَابَ الَّذِينَ هُمْ عِبْدُ الرَّحْمَنِ إِذَا فِي الْأَشْهُدِ وَاصْفَاكُم سَكَّتَبُ شَهَا  
 دَتُهُمْ وَيُنْكِرُونَ ﴿٥﴾ وَقَالُوا لَوْلَا الرِّحْمَنُ مَا عَبَدْنَاكُمْ مَا لَكُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ  
 إِنَّ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿٦﴾

ہوئے اللہ تعالیٰ کے بعض بندوں کو اس کا جزو قرار دیا۔ یعنی انسان۔ یہی خدا کا عباد ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے جنہیں خواہ  
 کہ جس اور جنہیں پسند سے برگزیدہ کیا۔ ان میں سے کسی کو آپ اس چیز کی خیراتی چاہے جس کی مثال اس سے خدا رحمن کے لئے بیان  
 کی ہے تو اس کا جزو ایجاد چاہے اور ممکن ہو جاتا ہے۔ کہ اللہ کی عبادت کی باتوں میں انہیں کو جو دلائل اور حجتیں ہیں اور عبادت میں انہیں  
 نہ ہو سکیں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے عبادت کرنا اور فرشتوں کو عبادت کرنا اور ان کی پوجا میں سے سوچا ہے یہ موجود تھا۔ ان  
 کی یہ گواہی لکھی جائے کہ ان سے اس چیز کی پوری گواہی ہے۔ کہنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پوجا تو انہوں کی عبادت نہ کرتے۔ انہیں  
 اس کی گواہی نہیں۔ یہ تو صرف ان کے لئے بھوت ہائیں کہتے ہیں۔

مشرکوں کی خود ساختہ تفسیر: اللہ تعالیٰ مشرکوں کے اس افکار اور عقاید کا بیان فرماتا ہے جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے  
 اسے بداندہ کہا ہے۔ جس کا ذکر سورہ انعام کی آیت ﴿وَجَعَلُوا لِلَّهِ الْأَنْدَادَ﴾ میں ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے جو تصدیق اور سوچنی پیدا کئے ہیں  
 ان مشرکین نے ان میں سے کچھ جہت تو اللہ تعالیٰ کا مقرر کیا اور اپنے طور پر شہادہ کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور یہ عبادت سے عبودیت  
 ہے۔ اب جو ان کے عبودیت کا نام کا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں پہنچتا اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے وہ ان کے عبودیت کو پہنچ  
 جاتی ہے۔ کبھی وہی ان کی یہ حیرت ہے؟ اسی طرح مشرکین نے ان کے ذہنوں کی تفسیر کر کے انہیں اللہ تعالیٰ کے لئے بہت  
 کہیں ان کے خیال میں وہ خدا اور انہوں نے اپنے لئے بہت کئے۔

جسے کہ باری تعالیٰ کا فرما ہے۔ ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهُوَ الْغَنِيُّ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْخَائِبِينَ﴾ کیا تمہارے لئے تو یہی ہیں  
 اور اللہ تعالیٰ کے لئے جنہیں یہ توڑی ہے؟ یہی تفسیر ہے۔ جس میں بھی فرماتا ہے کہ ان مشرکین نے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ  
 تعالیٰ کا جزو قرار دے دیا ہے۔

پھر فرماتا ہے کہ ان کی اس بد تمیزی اور انہوں کے جب یہ انہوں کو خود اپنے لئے بہتہ کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ کے لئے  
 کیسے بہتہ کرتے ہیں؟ ان کی یہ حالت ہے کہ جب ان میں سے کسی کو یہ خبر پہنچتی ہے کہ میرے ہاں لا کی ہوئی تو میں ہر لہتا ہے  
 کہ کیا خبر متا کہ وہاں کہ خبر میں کسی سے ذرا کچھ نہیں کہہ سکتا کہ وہی خدا کا عباد ہے۔ اور اس لئے کہ آیت ہے لیکن پھر  
 اپنی حالت کا مظاہرہ کرتے دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی لڑکیاں ہیں۔ یہ خوب حیرت کی بات ہے کہ خود جس چیز







توحید کا مسلم یہ گمراہ قرار پایا گیا۔ بے خراج ہے باوجود ہے کہ جو کلام لکھ کر لے رہے اور میں انہیں مٹا دیا اور مٹا دیا اور مٹا دیا  
 گئے اور اس قدر مست ہی گئے کہ جب ان کے پاس دین حق اور سونے حق کو آئے تو انہوں نے بائبل لکھی کہ کلام ہے اور  
 سبوتا اشیاء جادو ہیں اور ہم ان کے سحر ہیں۔ ہر نئی اور ضد میں آ کر لکھ کر بیچیں۔ حوالہ انہیں سے حق کے مقابلہ پر آتا ہے  
 اور بائبل مٹانے لگے کہ کیوں صاحب اگر یہ قرآن کی جی کہہ قبول حق کا کام ہے تو میرے اور طاقت کے کفر کیوں پر کسی نہ  
 آؤں پر کسی ایسی وجہ است والے پر کیوں نہ آؤں؟ جب آدمی سے ان کی مراد ولید بن مسعود وغیرہ میں عمر و عتبہ بن  
 ربیعہ حبیب بن مرثد بن لہبائل کنان بن مرثد وغیرہ سے تھی۔ غرض یہ تھی کہ ان دونوں امتوں میں سے کسی کو اسے مٹانے کے  
 آدمی پر قرآن نازل ہوا ہے تھا۔

اس اعتراض کے جواب میں فرمان باری سر ۱۱ ہے کہ کیا امت الہی کے یہ والد ہیں اگرچہ اسے تقسیم کرنے بیٹھے  
 ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حج اللہ تعالیٰ کی عظمت و عظمت سے بھٹکا چاہے وہ بچہ کہاں اس کا علم اور کہیں تھا اور علم والے حوالہ سے  
 کہ رسالت الہی کا حقدار صحیح مطلق میں کوئی ہے؟ یہ نعمت اس کو دی جاتی ہے جو تمام مخلوق سے زیادہ پاک و مبرا ہے زیادہ  
 پاک نہیں ہو۔ سب سے زیادہ کائناتی کمال اور مہبت زیادہ پاک اصل کا ہو۔

بہر فرمایا ہے کہ یہ رحمت الہی تہ تمہیر کرنے والے کہاں سے ہو گئے؟ اپنی روایاں بھی ان کے اپنے لٹنے کی نہیں۔ ۱۱  
 بھی ان میں ہم ملتے ہیں۔ اور فرق، تفاوت کے ساتھ جسے جب جتنا چاہیں دیں۔ اس سے وہ ہوا میں جھینک لیں۔ اصل فہم قوت  
 طاقت وغیرہ بھی ہماری ہی دی ہوئی ہے اور اس میں بھی مراتب جدا جدا ہیں۔ اس میں ایک طاقت ہے کہ ایک دوسرے  
 سے کام لے کر کھڑکی کی اسے اور اس کی اسے ضرورت اور حاجت دیتی ہے۔ ایک ایک کے ماتحت ہے۔ ہر امر اور ہر امر کو  
 تہمیر کر کے دیکھ کر اسے اس سے رہت قبولی کو رحمت بہت ہی بھر اور افضل ہے۔ اس بعد اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے کہ  
 اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگوں کو یہ انظار اور برائی، مضامین کی دلیل جان کر مالہ اولوں کے مثل میں یا بھی تو میں تو سنار کو یہ  
 دیتا نہ دس اتنی اچانک کہ ان کے گھر کی چھین بلکہ ان کے انھوں کی نہ جہاں بھی چھو نہ کی یا نہیں جس سے ڈرے یہ بالفاظ پر  
 چھینے اور ان کے۔ روانہ ان کے چھینے کے تحت بھی چھاننی سے ہوتے اور سونے بھی۔ مر۔ نہ ایسا کوئی نہ کی چیز نہیں  
 یہ کافی ہے اور ان کے ہونے اور ساری مل جاتا ہے سب بھی آخرت کے مقابلے میں بہت ہی کم ہے۔ ان لوگوں کی انھیں ان سے  
 بدلے انہیں سب مل جاتی ہیں۔ حساب پینے، رہنے، رہنے، رہنے میں کچھ ہو جس پر بھی جاتی ہیں۔ آخرت میں تو کھنکھالی  
 ہاتھ ہوتے۔ ایک ٹکلی ہوتی نہ ہوتی۔ جو اللہ تعالیٰ سے کچھ حاصل نہ نہیں۔

چھپے کہ گھج گھٹ میں اور ہوا ہے۔ اور حدیث میں ہے کہ انہوں نے ان کا قرآن تعالیٰ کے نزدیک ایک حجر کے پر کے  
 برابر بھی ہوئی تو کسی کا کفر کو یہاں پائی ۱۲ ایک گھونٹ بھی نہ پلا۔ بہر فرمایا قوت کی جلا یا صرف ان کے لئے ہیں جو دنیا میں  
 ہو کر ہو کر کر رہے رہے۔ اور اور نوزد کی گزارتے رہے۔ وہاں رہت تعالیٰ کی خاص بخشش اور خصوصیت تھیں جو  
 انہیں میں کی ان میں کوئی ان کا کسی نہ ہو گا۔ چنانچہ جب دھر دھر رسول اللہ ﷺ نے پاس آپ ﷺ کے ہاں غلام میں گئے  
 ۔ اور آپ ﷺ نے اس وقت اپنی ازاد میں ملے سے ایسا کر کھا تو۔ تو دیکھا کہ آپ ﷺ ایک چھائی کے گوشے پر لیٹے ہوئے  
 ہیں جس کے شان آپ ﷺ سے جسم ہو۔ سہا نہیں ہیں۔ تو وہ دیکھے اور کہا۔ مال اللہ! یہ آپ ﷺ کی جہاد ہے کہ ان کی ان  
 اور کسی شائبہ دشمن سے زندہ کی نواز رہے ہیں اور آپ ﷺ ان تعالیٰ کے لئے تہہ و پناہ۔ مال اللہ! یہ آپ ﷺ کی جہاد ہے کہ ان کی ان  
 ﷺ ہاتھ دیکھ لگائے کہ انہیں چھپے سے فرما رہے ہیں۔ فرماتے تھے کہ انہیں خطاب فرمایا تو کہ میں نے یہ تو وہ لوگ ہیں جن کی







بحرہ شاد ہو جائے کہ جو قرآنِ مجید بادل کیا گیا ہے۔ ہر امر اس قدر صحت پر ہے۔ جو حقیقت کی سہرہ می اور صاف اور  
کی، جہتی کرنا ہے۔ جو اسے مطہری کے ساتھ لے رہی جنتِ عظیم اور اسے عظیم کارہ سے اس پر چلنے والا اس کے انعام کو  
تھامے اور ایک اور ایک نہیں سکنا۔ پھر۔ لے اور جہتی قوم کے لئے ذکر ہے۔ جن طرف جہتی ہے۔ جہتی میں ہے  
کہ تصور چھٹکے کے فرمایا ہے اس (یعنی طاقت و طاقت) قریش میں ہی رہا جو ان سے جھگڑے کا رہ چھٹکے کا ہے اللہ تعالیٰ انہ سے ان  
کر اسے عجیب تک دین کو قائم رکھی۔ اس لئے بھی آپ کی شرافت کوئی اس میں ہے کہ قرآن آپ ﷺ کی ہی زبان میں نزا  
ہے۔ طاقت قریش میں ہی بادل ہوا ہے کہ سب سے زیادہ اسے جہتی سمجھیں گے۔ انہیں لائق ہے کہ سب سے زیادہ  
مستطیع کی ساتھ عمل بھی انہی کا ہے۔ ہے یا بعد اس میں ہی جہتی بزرگی ہے ان جہتیوں کو کہ امر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی  
جنہوں نے قول انہ سنت کر کے اسلام قبول کیا اور جہت میں بھی سب سے جہتی تھی رہے اور جن کے قدم بقدم چلے۔ ہر  
کے معنی فصاحت کے بھی لے گئے ہیں اس صورت میں یہ یاد رہے کہ آپ کی قوم کے لئے اس کا فصاحت ہو زیادہ رہی ہے لے گئے فصاحت  
نہ ہونے کے معنی میں نہیں جیسے فرمان ہے **بِأَنَّ قَدْ أَتَوْهَا لِيَكُنْ كَلِمَةً لِلَّهِ يُخْرِجُ مِنْهَا مَا يَخْفَى فِي الصُّبُحِ** ہم نے تمہاری  
طرف کتاب بادل کر رکھی ہے جس میں تمہارے لئے فصاحت ہے کیا نہیں قریش نہیں رکھے اور آیت میں ہے **وَأَنْتَ عَشِيرَةُ**  
**فُلِكَ الْفُلُ يُسَمَّى** یہ بھی اپنے خاندانی قریات اور لو کو بتایا کر اسے۔ غرض فصاحت قرآنی رحلت نبوی ﷺ عام ہے کہ  
اولوں کو قوم کو اور ہا کہ کل لوگوں کو شامل ہے۔

پھر فرماتا ہے تم سے مختار ہواں ہو گا کہ کہاں تک کام اللہ پر عمل کیا اور کہاں تک اسے مانا؟ تمام ہر ہر ہر  
اپنی قوم کو ہی رحمت دی جو اسے آخرت میں۔ ہر آپ اپنی اہل اہل۔ نو رہے ہیں۔ کل انبیاء علیہم السلام کے رحمت ہوں  
ظاہر صرف اس قدر ہے کہ انہوں نے توحید پھیلانی اور شرک کو بچا۔ جیسے خود قرآن میں ہے کہ ہم نے یہ نبی کے لئے اس طرح ہے  
کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اس کے ہوا اور ان کی عبادت نہ کرنا حضرت محمد ﷺ کی قرات میں ہے آیت اس طرح ہے  
**وَمَنْ يَدْعُ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَهُ أَجْرٌ مِثْلُ الَّذِي دَعَا بِهِ** اور جس نے اسلام کو بچا ہے وہ اس کے لئے  
اور رحمت لے لے جن میں تھمے پہلے ہم اپنے اور رسولوں کو بچا ہے ہیں۔ محمد ﷺ فرماتے ہیں نبیوں سے جو چلے۔ یعنی  
مصرانہ انہ رات کو جب کہ انبیاء علیہم السلام آپ ﷺ کے سامنے جاتے تھے کہ ہر نبی توحید لے کر آئے اور شرک و طاقت کی ہی تعلیم  
لے کر ہماری جانب سے صحت ہو رہا۔

**وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ ۖ قَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۖ فَلَمَّا**  
**جَاءَهُمْ بِآيَاتِنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَضْحَكُونَ ۚ وَمَا لَكُمْ لِمُنَاجَاؤِكُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هِيَ ۖ كَتَبَتْ**  
**لَهُمْ فِيهَا سُلُوكًا تَتَذَكَّرُونَ ۚ وَأَخَذُوا لَهُمْ بِالْعَذَابِ لَعْنَهُم يَدْعُونَ ۚ وَقَالُوا يَا إِلَٰهَ السَّمِيعِ أَلَمْ تُأْتِكُم مِّنْ**  
**أَمْرٍ عَذَابًا ۚ إِنَّكُم تَعْلَمُونَ ۚ فَلَمَّا لَبِثْتُمْ فِي الْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَنْتَقِبُونَ ۚ**

ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنے دلائل سے۔ کہ انہوں اور ان کے ملاحوں کو بچا اور انہیں اسلام کا نبی کریم پر ہونے کے ہوا۔ اور  
اور رسول ہوں۔ جب ہماری آیتیں انہ لے لے انہوں نے پارانہ خود آپ ﷺ کے سامنے اپنی جہتی لے۔ ہم انہیں نہ نکالیں گے اور انہ سے





وَلَمَّا طَغَى الْبَابُ ابْنُ مَرْيَمَ مُمَلِّكَ إِذْ أَقَامُكُمْ مِنْهُ يَصِدُّونَ ۖ وَقَالُوا آلَهُمِثْنَا خَيْرٌ أَمْ  
هُوَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِجْدَالًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَبِيثُونَ ۚ إِنَّ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ اتَّخَذْتَهُ  
وَجْعَلْنَاهُ مَثَلًا لِبَنِي إِسْرَءِيلَ ۖ وَلَوْ أَنِ آتَيْنَا مِنْكَ فِي الْأَرْضِ مَخْلُفُونَ ۖ  
وَلَكِنَّ لِعَامِلِهِمُ الشَّاعَةَ فَلَا تَسْمُرُكُمْ فِيهَا وَأُتُوا مِنْ هَذَا صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۖ وَلَا يَصُدُّ  
كُفْرُ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۚ وَلَمَّا جَاءَ عِيسَى بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِآ  
يَاتِكُمْ وَلِأُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ هُوَ  
رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۖ فَاخْتَلَفَ الْأَغْرَابُ مِنْ  
بَيْنَهُمْ قَوْلٌ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمِهِ ۚ

[illegible]

مشرکین کے کون سے معبود جمنی ہیں: جنہوں نے معنی معرفت ایسے دیا ہیں کہ انہیں ان کے معبود کے لئے سچے پر کر اوشن لگے جنی ہے انہیں عکس مطلوب ہوا۔

قرارد فرماتے ہیں لیکن اگر قبول ہے۔۔۔ ہمارے لکھی کا قبول ہے نہ پھر نے تھے۔ اس میں جو جوامع کی  
 ہیں انکی نے پناہ میں جان کی ہے وہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ سن ملے اور وہ قریشوں کے پاس شریف فرمائے جو نصر  
 میں حادث بھی آگیا اور آپ ﷺ سے نہوا تھی کرتے تھے۔ اس میں اور جو یہ ہو گیا۔ پھر حضور ﷺ نے قرآن کریم کی آیت  
 ﴿وَاللّٰهُ وَمَا تَعْلَمُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ حُفَّتْ حِفْتُوہٗ﴾ کا صحیح تفسیر یہ ہے کہ جو یہ نہوا تھی تم لوگوں سے جو سب ظلم میں  
 مجھ تک دینے ہوا ہے۔ پھر حضور ﷺ اہل بیت سے چلے گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں جو اللہ ہی نے جبریٰ کی آیت کو دین میں میرے نے اس  
 سے کہا کہ نصر میں وراثت تو میری علیہ مطلب ہے یا: کیا اور پھر آفرین میری مطلب ہیں۔۔۔ جو اسے سمجھو وہ اس کا فہم کیا کر رہی







رہے ہیں جو محض بے سود ہے اس لئے کہ اس کے سنے کا کسی کو بھی فائدہ نہ ہوگا اور ایک بے خبر کی یہ حالت نہیں آجائے گی۔ اس وقت تو وہ مہوں لیکن اس سے کیا فائدہ ہے؟ گواہی کہ میں لیکن وہ صرف میں بلکہ یہی سنے والی ہے۔ پھر اس وقت کہ یہ اس کے بعد کا کوئی عمل نہیں تو کچھ فائدہ نہ ہے۔ اس دن تو حق کی یاد ستیاں لہر اللہ کیلئے تھیں وہ سب مہات سے رہن چ کی گئی۔ دل پر وہی صرف اللہ خدا کے واسطے حق و حقیقت اور وہم۔ ہے کہ۔ جیسے غلبہ اور میں ہے اسلام نے اپنی قوم سے فرمایا تھا کہ تم نے جو سے جو دوستوں کر۔ گئی ہیں یہ صرف دنیا کے رہنے کے ہی میں قیامت کے دن تو ایک دوسرے کا دوسرے کا دوسرے کا ایک دوسرے پر لعنت بھیجیں گے اور خدا ان کا جہنم کا کار۔ کوئی یہ کہ جو تنہا ہی انہ پر آئے۔ ان کی حالت میں یہ کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ان سے فرماتے ہیں وہ ایمان نہ لائے ان میں دوست ہوتے ہیں جب ان میں سے ایک کا خیال نہ جاتا ہے اور ان اتفاق کی طرف سے اسے جسے لی تو فخری حق ہے تو وہ اپنے دوست کو مار کر رہے اور بھٹا ہے اسے اللہ افلاس محض میری دوست قرار دیکھے میری اور میرے سے سال تک کی اطاعت کا قصود نہ تھا بلکہ ان کی یہ اہمیت نہ جانتی رہائی سے۔ وہ کہتا تھا: مجھے یقین الایا کہ ہر ایک کو ایک روز اللہ تعالیٰ سے ملنے ہے لیکن اب ہر ایک تعالیٰ ان سے۔ اور حق پر اہمیت قائم۔ کہ کہیں ایک کے اسے بھی تو وہ اسے جو کہنے لگے۔ کیا ہے اور اس سے بھی تو اسی مرتبہ۔ صلی ہو جائے جس طرح مجھ سے دوستی ہو ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو آپ سے تو حضرت علیوں چاہا۔ اس سے کہنے کہ جو میں نے تیار کیا ہے اسے تو اسے دیکھ لیتا تو بہت ہشتادہ اہل آراء ہوتے ہوتا۔ مگر جب دوسرے سے کہتا ہے کہ یہ میرا ہوا ہے لیکن حق اور لہا ہے ایک ساتھی تھا۔ میں ایک دوسرے کا ساتھی ہوں نہ کہ۔ ابی ہر ایک دوسرے سے کہتا ہے کہ یہ میرا ہوا ہے لیکن حق اور لہا ہے ایک ساتھی تھا۔ بہت بڑا دوست تھا۔ وہ کہتا تھا کہ میں ایک دوسرے کی دوست ہے جب ان میں سے ایک مر جائے تو وہم کی خبر دیا جائے تو اسے بھی بتا دیتا دوست پر آتا ہے اور کہتا ہے ہادی تعالیٰ ان میں سے دوست خاتیر کی اور میرے کی یہ ہادی کی لگے خیر ہر ایک سے انجمن کی خدمت دلائے تھا بھلا بھلائی سے روکتا تھا اور میری طاقت نہ ہونے کا کچھ نہیں۔ ان کا بھی میں تو اسے میرے بعد ہدایت نہ کرتا کہ وہ بھی وہی دیکھے کہ میں نے ان سے اور میں پر تو اسی مرتبہ ان میں سے ایک نے کہا کہ میں نے یہاں سے دوست مر جائے۔ ان کی کہ۔ میں بھی ہوتی ہیں تو کہہ جاتا ہے کہ تم ان کو ایک دوسرے کے اور مصافحہ میں نہ تو تو ایک کہتے ہے تو یہاں پر یہاں تھا کہ اس کا بھی تھا اور بہترین دوست تھا۔ حضرت ابی نعیم اور حضرت علیہ اور اس وقت تو وہ فرماتے ہیں ہر دوستی قیامت کے دن دشمنی سے بدل جائے گی مگر یہ میرا کاروں کی دوستی۔ ان میں سے ایک کہتے ہیں کہ میں نے ان سے دوستی کی ہے لیکن میں دوستانہ نہ کہتا ہے خواہ ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں لیکن قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انہیں ملے کرے فرمائے گا کہ یہی ہے تمہارا دوست۔

پھر فرمایا کہ ان عقیدوں سے روز قیامت میں کہا جائے گا کہ تم تمہارا دوست سے اور دوسرا میرے سے اسے بھی سے۔ یہ ہے تنہا اب ایمان و اسلام کا بدل بھی دامن میں یقین و اعتقاد کامل اور ظاہر میں شریعت پر عمل۔ حضرت صفیر بن سیران اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن جب کہ لوگ اپنی اپنی قبروں سے کھڑے کئے جائیں گے تو سب کے سب گھبراہٹ اور بے یقینی میں ہوں گے۔ اس وقت ایک ملائی نہ اترے گا کہ اب میرے بندو بستی کے دن ان تم پر خوف ہے نہ اس تو مارنے کے مارنے سے عام کچھ ترغیب ہو جائیگی۔ دین مہادی نے کہا کہ لوگوں کو بول سے ایمان لانے سے اور کچھ سے بچہ کام نہ تھے۔ اس وقت وہاں سے بچے مسلمانوں کے ہاتھی سب پاؤں میں چائیں گے۔ پھر ان سے کہا جائے گا کہ تم اور تمہیں نصرت و مدد کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ سو اور اس میں ان کی تفسیر گزرتی ہے۔ پھر فرماتے ہیں ان کے سامنے

















































فرمایا کہ ان سے تم پہنچو مٹی کرواں تمہاں کی خواہش ہم انہیں نہیں دے سکتے۔ اسی لیے اس کے بعد ہی فرمایا کہ تم سب اسی کی طرف لوٹو نہ ہو گے اور ہر جگہ بدی کی بڑا اڑاؤ لگے گا واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم ہے

وَلَقَدْ آتَيْنَا نَبِيَّ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَفَقْنَاهُمْ قُرْنًا الطَّيِّبِينَ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ وَأَتَيْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ مِنَ الْأَمْرِ قُلُوبًا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمْ الْعِلْمُ بَيْنَنَا نَبِيَّهُمْ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ لَقَدْ جَعَلْنَاكَ عَلَى شَرِيعَةٍ مِنَ الْأَمْرِ وَاتَّبَعْتَهُمْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ إِنَّهُمْ لَنْ يَخْشَوْا عَذَابَكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَلِئِنْ الظَّالِمِينَ بَعَثْنَاهُمْ لَأَبْعُثَنَّ اللَّهُ وَلِيًّا لِلْعَالَمِينَ ۝ هَذَا بَصِيرَتُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ

ظہیر نام نے ہی اس اہل کو کتاب نعمت اور نبوت دی تھی اور نہ انہیں کلام اور نہیں روایات دی تھیں اور نہیں دنیا والوں کی فضیلت دی تھی اور نہ اسم کے انھیں اپنی کی صاف صاف دیکھیں وہی کلمہ حقوں نے اپنے پاس مسمیٰ کے اٹھا جانے کے بعد اہل کی خدمت سے ان اختلاف برپا کر دیا تھا جن میں جی دن بھی اختلاف کر رہے ہیں ان کا بطلان قیامت دے گا ان کے اسہان خواہش سے کلمہ حق ہم نے تجھے دین کی علامت واپس قائم کر دیا ہے جو تیری یہ کار و بار انہوں کی خواہش کی پیروی میں نہ کیا گیا تھا یہ ایک نئے کلمہ کے لیے قرآن کو خود سے بنا نہیں سکتے تھے کہ کار و بار میں اس میں ایک اور سے کلمہ حق ہوتا ہے جو ہر جگہ کار و بار میں ہر جگہ حق ہے یہ قرآن ان لوگوں کے لیے دانشمندی اور ہدایت و رحمت ہے اس معاملہ سے پہلو نہیں دے سکتے تھے۔

نبی اس امر اہل پر مشغول تھا۔ نبی اس امر اہل پر جو نعمتیں ہم کریم اللہ تعالیٰ نے انعام فرمائی تھیں ان کا ذکر فرما رہا ہے کہ کتابیں ان پر اتاریں رسول ان میں بھی حکومت انہیں دی بہترین عہد انہیں اور صاف صاف بتا دی تھیں عطا فرمائی اور اس زمانے کے اور لوگوں پر انہیں برتری دی اور انہیں اس وجہ کی حمد و ثناء فرمائی وہیں سچا دین اور ان پر جنت و بہشت قائم ہو گئی۔ پھر ان لوگوں نے موت ڈانٹا اور مختلف کردہ دی گئے اور اس کا باعث بچ نجات اور خودی کے اور کچھ نہ تھا۔ اسے ہی جی رہا ہے ان کے ان اختلافات کا بطلان قیامت کے دن خود ہی کر دے گا۔ اس میں اس وقت کو یہ کہنا کیا ہے کہ خبر اور قرآن ہی ہے نہ کلام ان کی ہدایت نہ ملتا۔

اس لیے نہ جمل دہانے فرمایا کہ آپہنچ رہے ہیں ان کا کلام اور عباد و مشرکوں سے کوئی مطلب نہ رکھتے ملوں کی دیکھیں کہ کہہ تجھے اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا کام ہو گا۔ ان کی وہ مشاغل تو ان میں انہیں میں ہی ہے کہ قرآن کے دامن کو انہیں ہی چھوڑ کر کہتے ہیں۔ یہ سچا کار و بار انہوں کا وہی اور انہیں ان کا زمانہ تو یہ۔ اور کار و بار ہے۔ جو انہیں اندر جیوں سے بنا کر خود کی طرف سے جانتے اور کافروں کے راستہ میں انہیں جس جوا بھی دیتی ہے۔ اور خودی سے بنا۔ اور خودی میں جھوٹے ہیں۔ یہ قرآن ان لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں وہ ان کی سے کلمہ حق ہی ہدایت و رحمت ہے۔

أَرْحَبَ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هُمْ أَكْبَرُ ۚ وَكَانَ لَكُمْ فِي الْقُلُوبِ حُكْمٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۚ  
 وَمِمَّا أَنْذَرْنَاكُمْ مَا يَمْكُرُونَ ۚ وَخَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَرْبَعِينَ يَوْمًا ۚ وَتَجَزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ  
 بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَكُلَّمَا لَا يُقَالُونَ ۚ أَلَمْ يَكُنْ مِنْ الْغَدَاةِ الْهَامُوهُ ۚ وَأَصْلَهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمِهِ ۚ  
 عَمَّ كُلِّ شَيْءٍ وَفِيهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غُطُوءًا ۚ فَمَنْ يَكْفُرْ مِنْ أَهْلِ الْبُكْرَةِ أَفَلَا

تَذَكُّرُونَ

کیا ان لوگوں کا دوسرا کام کرنے میں یہ ممکن ہے کہ ہم انہیں ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو ان کے لئے ہو۔ جبکہ ہم نے ان کو ان کے  
 سر کا ہوا ایمان دیا ہے۔ اگر انہیں کہہ دیں کہ ان لوگوں نے بہت سی عدل کے ساتھ پیدا کیا ہے اور ان کے ہر نفس کو اس کے  
 کئے ہوئے کام کا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ یہ ممکن نہ ہوگا۔ کیا ان سے بھی دیکھا؟ جس نے اپنی خرافات نفس کو اپنا سوا دینا کہا اور  
 باوجود ان کے کہنے کے کہ ان کے پاس ہے۔ اور اس کے کان اور دل پر ہر نگاہی ہے۔ اور اس کی نگاہ پر بھی ہر اہل و عیال و بچے نفس کو  
 نہ کے بعد ان کو اپنے لئے دے سکتا ہے؟ کیا اب بھی تم سمجھتے نہیں کہ ان کے۔

دورانی اور عقلی ہر گز برابر نہیں۔ اللہ چاہے کہ وہ ان کو ارشاد فرماتا ہے کہ وہ اس کا فوراً نہیں سمجھے اور اہل بیت میں سے  
 کہ دورانی اور عقلی برابر نہیں۔ عقلی کا مایاب ہیں۔ یہاں بھی فرماتا ہے کہ اہل بیت کو سزا کہ خود راہی واسطے اور ایمان اور ایمانی  
 اسے موت و ازیت میں دیا اور آخرت میں دیا۔ یہ بھی۔ یہ تو خدائی ذات اور خدائی صفات کے ساتھ پر ہے۔ کہ یہ انہی  
 ہے۔ منہ اور عقلی میں ہے۔ حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں۔ چار چیزیں ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی بنا رکھی ہے۔ جو ان سے بہت جانتے  
 اور ان پر عامل نہ ہوتے وہ انہی تعالیٰ سے فاسق ہو کر ملاقات کرنے کا۔ یہ چار چیزیں ہیں۔ کہ کہیں انہیں پانچ۔ کہ کمال عقیدہ۔ کہ  
 کہ عدل و حرام۔ کہ خود ساختہ۔ چاروں صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔ اس کے عدل کو عدل اس کے حرام سے ہوتے کہ  
 حرام انہی کے عدل کو قائل نہیں اور لائق تسلیم جانتا۔ اس کے سچے ہونے کا اس سے باز آجہ اور عدل و حرام ہر دینی کا  
 مالک صرف ہی کو جانتا ہے۔ دین کی ملکیت۔ حضرت ابوہریرہؓ کا فرمایا ہے کہ جس طرح انہی بول کے اور قصے کے انہی چار  
 نہیں ہو سکتے اس طرح انہی کا کوئی ایک۔ کہ ان کا وہ حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ میرے لئے ان عقلی میں ہے کہ  
 سمجھتے اللہ کی تہ میں ہے ایک جہت کا قاضی پر کھڑا تھا کہ تم یہ ایمان کرتے ہوئے انہی کی امید کئے کہ یہ باطل ایمان ہے  
 جیسے کوئی خدا و مرد و دست میں سے انہی چار چاہتا ہو۔ طرانی کہ ہے کہ حضرت عیسیٰ دہریؓ رات بھر چھبہ میں اسی آیت کو پڑھا  
 پڑھتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

پھر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو عدل کے ساتھ پیدا کیا۔ اور ایک نفس کو اس کے کئے کا بدلہ دے گا  
 اور کسی پر دین کی طرف سے اور اس کی غم نہ کیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ چار چیزیں ہیں کہ تم نے انہیں بھی دیکھا ہو اپنی  
 خواہشوں کو انہی سے نہ ہو۔ جس کام کی طرف طبیعت بھی کر دلا۔ جس سے دل کو بھڑک دیا۔ یہ آیت منزل نے اس امر  
 کو رد کرتی ہے کہ ایمانی برائی عقلی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں جس کی عبادت کا اس کے نبی

میں خیال کرتا ہے ' اسی کو چونک لگا ہے۔ اس کے بعد کے جملے 'اور سب سے پہلے میں ایک قریب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کی بنا پر اسے  
سختی کر رکھی ہے۔ کہ اس کے پاس ہر وجہ و دلیل کے ساتھ آگاہی ہے۔ اور اسے 'مگر وہ کیا ہے۔ دوسری بات  
میں کو بھی 'عزیم ہے اور پہلی 'اور سب سے پہلے میں ایک قریب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کی بنا پر اسے  
میرے ہدایت کی بات میں اتنی ہی نہیں۔ اس کی آنکھوں پر پردہ ہے۔ کوئی دلیل اس کے لئے نظر نہیں آتی۔ بلکہ اب اس کے بعد  
اسے کوئی دہرہ دکھائے کیا تم میرے 'اصل نہیں کرتے؟' ہے فرمایا 'مَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَيَضِلُّ اللَّهُ عَنْهُ فَيُضِلُّهُ فَيُضِلُّهُ  
بِفَضْلِهِ' کہ اسے اس کا ہادی کوئی نہیں 'اور انہیں چھوڑ دیا ہے کہ اپنی سرکشی میں مبتلا رہیں۔

وَالْوَمَا مِنْ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْدِيكُمُ إِلَّا الذَّمُّ وَمَا الْغُرُورُ إِلَّا  
مِنْ وَعْدَانِ مُضِلٍّ لَا يَخْلُفُونَ ۚ وَإِذَا بَطُلُ عَلَيْهِمُ الْوَعْدُ فَكَانُوا كَالْجِبَالِ الَّتِي  
كَانَ قَالُوا الْوَمَا مِنْ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْدِيكُمُ إِلَّا الذَّمُّ وَمَا الْغُرُورُ إِلَّا  
يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۚ

انہوں نے کہا کہ زندگی 'میرے صرف دنیا کی زندگی ہے۔ مرنے میں اور جیتے میں۔ مگر صرف دنیا کی زندگی ہے۔ اور اصل نہیں اس کی  
تو فرمایا 'میں۔ یہ تو صرف قیاس اور عقل سے ہی کام لے رہے ہیں۔ اور سب ان کے سامنے ہادی واضح اور روشنی تعالیٰ کی علامت کی ہوتی  
ہے تو ان کے پاس اس قیاس سے سوا کوئی دلیل نہیں ہوتی کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے وہاں اس کو لاد کر دیکھو کہ اسے کدھی نہیں دہرہ  
کرتا ہے۔ بلکہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہمیں قیامت کے دن جج کرے گا جس میں کوئی شک نہیں ہوگا کہ اسے نہیں سمجھتے۔

فلسفوں اور دہریوں کا رد: دہریہ کہتا ہے کہ ان کے ہم عقیدہ مشرکین عرب کا بیان ہوا ہے کہ یہ قیامت کے مگر میں اور  
کہتے ہیں کہ وہاں اللہ اور اللہ ہے 'بکہ مرنے میں' قیامت کوئی چیز نہیں 'فاسد اور علم کلام کے قائل بھی یہی  
کہتے تھے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے قائل تھے 'اور فلاسفہ میں سے جو لوگ دہریہ اور دہریہ تھے وہ فاسق کے بھی مگر تھے 'ان کا  
خود تھا کہ ہر چہ ہزار سال کے بعد زمانے کا ایک اور قسم ہوتا ہے اور ہر چیز اپنی اصلی حالت پر آ جاتی ہے 'اور ایسے کئی دور کے  
دو قائل تھے۔ دراصل یہ عقل سے بھی بیکار جھگڑتے تھے اور عقل سے بھی اور گردانی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ گردش زمان  
ہی ہا کہ جس نے اہل سے کہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ نے فرمایا 'اس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں اور جو ہم خیال کے کوئی اور  
سنہ قیامت نہیں کر سکتے۔ اور دائرہ و غیرہ کی گنج بخت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا 'اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اللہ آدم اور آدم  
ہے۔ 'اور ہر کوئی زمانے کو گالیاں دیتا ہے۔ اور اصل دہریہ میں تمام کام میرے ہاتھ میں ہیں۔ دن رات کا بھر بھر میں کرتا  
ہوں۔ 'آج روایت میں ہے اور کوئی نہ وہ اللہ تعالیٰ ہی دہریہ ہے۔ ان جڑوں کے لئے سے ایک بالکل غریب سند ہے اور وہاں ہے۔  
اس میں ہے 'اہل جاہلیت کا خیال تھا کہ انہیں دن رات ہی جانا کہ گئے ہیں 'وہی ٹھکانے سے جلتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنی  
کتاب کریم میں نقل فرمایا۔ 'اور زمانہ کو یاد رکھتے ہیں جسے اللہ عزوجل نے فرمایا مجھے اللہ آدم بنی آدم ہے۔ اور زمانہ کو میرے ہاتھ  
اور زمانہ میں ہوں۔ میرے ہاتھ میں سب کام ہیں۔ میں دن رات کا لئے لئے ہوتا ہوں۔ انہی الہی حاکم میں ہے انہی آدم  
زمانے کو گالیاں دیتے ہیں 'میں زمانہ ہوں۔ دن رات میرے ہاتھ میں ہیں۔ اور میرے ہاتھ میں ہے جس نے اپنے ہاتھ سے قرض طلب









دہ کر سکے۔ حج سہ پہل میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے قیامت کے دن فرمائے گا کیا میں نے تجھے ہل بے نہیں دیے تھے؟ کیا میں نے تجھے پروا نہیں انعام، آرام ہزل ٹھیکہ فرمائے تھے؟ کیا میں نے تجھ سے لیے غنم اور تمھوڑیں اور مصلح اور غنم اور دو نہیں کروا دیا اور تجھے پھر نہ دیا تھا کہ سرور و خوشی کے ساتھ اپنے کمالات اور عطیوں میں آزادی اور زندگی دے کر ہے حیرت و حیرت اس کا کہ میرے پروردگار یہ سب کچھ ہے بلکہ میرے یہ تمام احسانات مجھ پر تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر آج میں تجھے اسی طریقہ ملا دوں گا جس طرح تو مجھے پہنچا تھا۔

پھر فرماتا ہے یہ سوائے انہی نہیں اس لیے کہ انہی میں کو تم نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا جواب مذاق و مذاہم اور دنیا کی زندگی میں نہیں دیا جس کے میں انہی کو کھاتھ تو ہی پر مطمئن تھے اور اس قدر تم نے بے فکر کر دی کہ تفریق نصیب اور حساب سے میں چاہے اب تم انہی سے نکالے نہ چاہے اور نہ تم نے انہی کی غلطی کے اور تم نے انہی کی کوئی وجہ طلب کی جانتے تھے۔ یعنی اس خطاب سے تمہارا پہنکار ابھی بحال اور اب میری مخالفت کی کا تمہیں حاصل ہوا بھی، انہی جیسے کہ مومن بنیں خراب و عیب کے جسے میں جانیں گے ایسے ہی تم بے حساب خراب کہے ہو ان کے اور تمہاری توبہ سے سزا ہے گی۔ اپنے اس بعد کو جو مومنوں اور کاروں میں سزا کا بیان فرما کر اب اور خدا فرماتا ہے کہ تمام تم "زمین و آسمان اور برج کے مالک" اللہ تعالیٰ نے لیے ہے جو کل جہان کا پالنے والا ہے اس کی کھربائی یعنی سلطنت اور جلال آسمانوں اور زمین میں ہے۔ وہ جہاں عظمت اور بزرگی والا ہے برج اس کے سامنے بہت سے سوائے اس کا تھا ہے۔ حج قسم کی حد نہ تھی مجھ سے نہ تعالیٰ میں اور خدا فرماتا ہے عظمت پر تمہارے اور کھربائی میری چادر ہے جو تمہیں ان میں سے کسی کو بھی مجھ سے لینا چاہے گا میں اسے غنیمت سمجھ کر اس کا یہی ہوائی اور تکبر کرنے والا روزانی ہے۔ اور میرے لیکن غالب ہے جو انہی کسی سے مطلب نہیں ہونے کا۔ انہی میں جو اس پر وہ ملک کرے اس کے سامنے چاہے۔ وہ حکیم ہے۔ اس کا کوئی قول کوئی قصہ اس کی شریعت کا کوئی مسئلہ اس کی حکمی ہوئی تھوڑا کوئی حرف عظمت سے خالی نہیں اور ہر طرف ترقی دے ہے۔ اس کے سوا کوئی میوہ نہیں نہ اس کے سوا کوئی کھجور۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کے عفو و رحمت سے سزا دہم نہ کی تفسیر ختم ہوئی اور اسی کے ساتھ  
یہودیوں پر اسے کی تفسیر بھی ختم ہوئی۔ وَاللّٰهُ عَلٰمُ الْغُیُوبِ













[illegible][illegible]























ملك عصفت علی فلا یجالی غیر ان عافیتك و مع لی انوار کثور و خلیفک لانی انقرضت فک لطفکات و ضلع علیہ امر اللہنا  
 و لا یحکونہ ان یقر فی غصنتی اویغل فی سعلتک لک انقضی حسی ترضی و لا یخون و لا یفر و الا ملک فہ لکنی اچی کروری  
 اور یہ مسلمان اور انہیں یہ عربی کی ثابت صاف ہے۔ سامنے کرنا ہوں۔۔۔ ورم دار انہیں اور اصل سب سے زیادہ نرم و گرم  
 کے ساتھ ہے اور غزموں کا گلاب قوی ہے۔ یہ پانی بھی قوی ہے۔ تو کچھ اس کو سوپ دے۔ کہہ دو ان کے دشمن کو دیکھ گئے جانے  
 ۔۔۔ یا کسی قریب کے دوست کو کہتے تو کہتے ہیں۔۔۔ یہ ہے کا عقیدہ۔۔۔ رکھا ہو اگر یہ نہ تو کئی بھی کچھ پڑے ہو تو کچھ اس رواد کو کی کوئی  
 پر انہیں لیکن ہمارے کو کچھ حالت کے۔۔۔ نرمی رہے اور یہ سے بہت عداوت دیا ہے۔ جس طرح سے کہے کے یہ خود سے  
 باعث جس کی وجہ سے تمام لوگ میں ہیں۔۔۔ یہ دیکھنا ہے تمام امور کی ملانے والا دینی ہے۔۔۔ تھوڑے اسی بات پناہ طلب  
 کا کہیں نہ کچھ نہ ہو۔۔۔ کتاب و حج غرضہ قابل ہوئے تھے ہر اٹھل کچھ پر اچانے۔۔۔ کچھ تیرے میں رضا مندی اور خوشنوازی۔۔۔ وہ بہت دور کی  
 کرتے اور یہی سے پہلے کی طاقت میں ہی رہا۔۔۔ یہ ہے۔۔۔ ہی غریب انہیں میں تپ نے لطف میں رات کرا کی اور اسی رات قرآن کی  
 تلاوت۔۔۔ تے ہوئے انھیں کے جنازے تپ و جنازہ ہے کہ کچھ لیکن اس میں یہ قوس داخل طلب ہے اس لیے کہ بیات کا کام اہل سنت  
 و اعتقاد کی شریعتوں کے لئے دیکھنا ہے۔۔۔ یہ اس میں اس کی اوج بیان کر دے حد سے نہ ثابت ہو رہا ہے اور آپ کا عارف چاہا ہے کچھ  
 اور غالب کے انتقال کے بعد ہوا ہے یہ حرجت کے۔۔۔ یہ زیادہ سے زیادہ سال پہلے کا لکھا ہے جنت کے۔۔۔ یہ تہ اسی حلقہ وغیرہ میں ہے  
 اور تمام اس علی شیعہ میں ان جنازے کی تلاوت سے اس میں سے الیہ کا کام دیا ہے۔۔۔ انہیں کے ہمارے میں یہ انہیں بادل ہوئی ہیں انہیں  
 یہ روایت اور اس سے پہلے کی معیت ان میں انہیں روایت کا تقابلاً ہے کہ اس میں حرجت میں آئے تھے میں موجود ہیں و حضور ﷺ  
 میں نے قادیان کے قریب ہی میں ہی آپ کی پائی قرآن میں نہ انہیں کوٹ لئے۔۔۔ اس۔۔۔ بعد انہیں نہ تو انہیں کی فوجیں اور۔۔۔ تھے۔۔۔  
 جتنے ان کے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہیں کے الیہ کے الیہ کے اعلان و آثار دینی جب آئے ہیں انکا نام۔۔۔

ملائی و مسلم میں ہے حضرت ہمارا جس نے حضرت مسروق سے پوچھا کہ اسی رات جنازے کے حضور ﷺ سے قرآن  
 کا خواہہ انت کسی نے حضور ﷺ سے من فرمایا۔۔۔ یا تھا تو فرمایا مجھ سے ہے۔۔۔ اللہ حضرت ان مسروق نے کہا ہے ان کی انہی حضور  
 اور میں ﷺ کو ایک روایت سے ہی تھی کہ میں نے کہ یہ خر بکلی لکھ لی ہو اور ایک کو اس میں بھی یہ حد بیان میں مروی بھی احتمال ہے کہ  
 جب وہیں رہے تھے آپ کو کوئی غریب تھی یہی بکلی کہ اس روایت کے آپ لوگوں سے روایت کی فرمادی زائد اہل علم اور یہ بھی ہو سکتا  
 ہے کہ یہ واقعہ اس کے بعد والے کئی واقعہ میں سے الیہ ہو اور اہل علم اور اہل حلقہ شیعی قریب ہے کہ بکلی مروی نہ رسول اللہ ﷺ  
 سے جن کو نہ وہ لکھا غامض ان کے سامنے کے لئے تو تھی پھر بعد میں الیہ اس کے بعد جس کو آپ کے پاس کے لئے لارو آپ کے انھیں قرآن  
 پڑھ کر سنا اور اللہ فرمودہ کی طرف بڑھو جیسے کہ حضرت ان مسروق سے مروی ہے۔۔۔ اس کی روایت میں ہے۔۔۔ حضرت مسروق حضرت ان  
 مسروق سے پوچھنے لگے کہ کیا تم میں سے کوئی اس رات حضور ﷺ کے ساتھ سوچا تھا تو آپ نے جواب دیا کہ کوئی نہ تھا۔ آپ رات  
 بھر ہم سے جاگ رہے اور میں رو رہا کہ ہر صبح خیال کرنا کرتا تھا کہ شاید کسی دشمن نے آپ کو دھوکا دیا تھا اور غصہ آپ کے سر کو  
 کرئی میں ہی ہوا ظن اور اللہ تعالیٰ اور اہل علم کی بدیہی کی طرح کچھ کچھ صاف سے کچھ ہی پہلے ہم نے دیکھا کہ آپ کا واسطہ دیکھیں  
 آپ سے ہیں جن ہم نے رات کو اپنی مادی کیوں بیان کر دی تو آپ سے فرمایا ہم یہاں بیات کا قصہ کیا تھا جس کے ساتھ یہ باتیں  
 نے انھیں قرآن سنا۔۔۔ چنانچہ آپ انہیں خبر لے۔۔۔ ان کے شکوک اور ان کی آپ کے شکوک انہیں اچانے۔۔۔ صبحی شیعہ ہیں انہوں نے  
 آپ سے خوش طلب کیا تھا۔۔۔ یہ کہتے ہیں لیکن حسی میں جو اس کے لئے تھے تو آپ نے پہلے وہی میں نے نہ فرمایا۔۔۔ چنانچہ  
 وہ تمہارے ہاتھوں میں پہلے سے زیادہ گوشت والی ہو۔۔۔ غالب لی اور یہ اور کو نہ تھا۔۔۔ جانور میں چاروں طرف۔۔۔ انہیں اس



















[illegible]

## تفسير سورة قتال

(یعنی سورہ ممتحنہ صلی اللہ علیہ وسلم) ممتحنہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَتِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَاهُمْ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَمْوَالُهُمْ نَزَلَتْ عَلَى مُنْهَبٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ كَفَرُ عَنْهُمْ سُبَّتْ لَهُمْ وَأَصْلَحَ بِاللَّهِمْ ذَلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْمُبَاحِلَ وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَبِّهِمْ كَذَلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ لِلنَّاسِ أَمْثَالَهُمْ

ترجمہ: اور جو کفر سے روکے گئے اور اللہ کے راستے سے ہٹ گئے۔ اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔ ان کے مال پر ان کی غفلت سے ان کے مال سے ان کا مال ہٹ گیا۔ اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔ ان کے مال سے ان کا مال ہٹ گیا۔ اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔ ان کے مال سے ان کا مال ہٹ گیا۔

اس آیت میں دو قسم کے لوگوں کا ذکر ہے۔ ایک وہ جو کفر سے روکے گئے اور اللہ کے راستے سے ہٹ گئے۔ دوسرے وہ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔ ان کے مال پر ان کی غفلت سے ان کے مال سے ان کا مال ہٹ گیا۔ اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔ ان کے مال سے ان کا مال ہٹ گیا۔ اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔ ان کے مال سے ان کا مال ہٹ گیا۔

کفار کے احوال خیر برہا ہیں۔ ان کو اس سے کہ میں تمہیں اللہ کی طرف سے کافراں سے روک رہا ہوں۔ ان کے مال پر ان کی غفلت سے ان کے مال سے ان کا مال ہٹ گیا۔ اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔ ان کے مال سے ان کا مال ہٹ گیا۔ اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔ ان کے مال سے ان کا مال ہٹ گیا۔ اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔ ان کے مال سے ان کا مال ہٹ گیا۔

وَأَذِيقَهُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضْرَبَ الرِّقَابُ حَتَّىٰ إِذَا انْخَضُّوا مِنْهُمُ فَشَدُّوا الرِّقَابُ وَأَعْمَاهُ مَتَاعُهُمْ وَإِنَّمَا فَذِئْذُ الْغُزَىٰ تَصْعَقُ الْعُزْبُ أَوْ رَاهَا ذَٰلِكَ وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَنُنَزِّلَ مِنْهُمْ وَلَكِنْ لِيَنْبَلُوَ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَالَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَنْ يُضِلَّ أَعْمَاهُ سَيَهْدِيَهُمْ وَيُصْلِحُهُم بِاللَّهِمْ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُخْرِجْ أَعْدَاءَكُمْ كُفَرُوا فَاتَّبَعُوا أَعْمَاهُ وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَاتَّبَعُوا أَعْمَاهُ













حکومت نے جانتی تھی کہ جتنی بھی دہشت گردی ہوگی، اس کا کچھ نہ ہوگا۔ یہ تو ان کی اپنی بات تھی۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّى إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا الَّذِينَ أُوْتُوا الْعِلْمَ نَادُوا  
قَالَ لَنَا أُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَ  
عُمَهُمْ هُدًى وَاتَّبَعُوا تَقْوَاهُمْ فَبِمَا يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ  
جَاءَ أَشْرَاطُهَا قَالُوا لَهُمْ دُجَاهُ أَهْلِهِمْ وَكَذَلِكَ أَتَى آلَ اللَّهِ وَاسْتَغْفِرُ  
لِذُنُوبِكُمْ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَدِّمَكُمْ وَمُؤَخَّرَكُمْ



جس تہہ و پلہ چمکا کر اٹھیں وہ تمہارا حق قبر کی گنجائش سے محدود ہے۔

يَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ فَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ مُنْكَرَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَأُولَئِكَ لَهُمْ طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَعْرُوفٌ ۖ وَإِذْ أَعَزَّمُ الْأُمُورَ لِقَوْمِ اللَّهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ ۖ فَبِمَلَّ عَيْنُهُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفِيدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقْطِعُوا أَرْحَامَكُمْ ۚ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَعَمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ۖ







انسان کا لیبر باطن کا غارت ہوتا ہے: یعنی کیا منافقوں کا نہیں ہے کہ وہ کی مکاری اور مکاری کا ظہر اللہ تعالیٰ سسرور ہے کہ یہی نہیں ہے "یہ باطنی خلل خلائ ہے اللہ تعالیٰ ان کا حق اس طرح واضح کر دے گا کہ ہر عقیدہ انہیں بچانے کے لئے وہ ان کی باطن سے نکالے۔ ان کے بہت بہک اوس سوار و اوس جان لئے گئے اور ان کے تعلق کی بہت سی خصلتوں کا ذکر وہاں کیا گیا۔ یہاں تک کہ اس صورت کا دوسرا کام ہی کا حضور کو دنیا باطنی منافقوں کو نصیحت کرنے والی (مناظرہ) ہے جس سے ان کی عقلیں کھینچے ہیں اور اللہ بغض کو اس کے بعد اللہ عزوجل فرماتے ہے کہ اے نبی اگر تم چاہیں تو ان کے وجود نصیب نہ کیا میں تم انہیں حکم نظر جان جاؤ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا میں تم ان فتنوں کو دنیا نہیں دیتا۔ اس کی تعلق پر پردہ ہوا ہے۔ ان کے یوبہ یو شیور ہر جہر یکہ کی نگاہ میں ان کی ذلت نہ ہو۔ اسوہ اسلامی ظاہر رہی پر رہیں اور باطنی حساب اسی ظاہر و باطنی بنے والے کے ہاتھ رہے۔ لیکن ہاں غرضوں کی بات حیرت کے طرز اور حکام کے ذہن سے ہی صاف بچانے والے۔ اسوہ لومین معزز معزز مدین بن مدین فرماتے ہیں جو شخص کسی پوئیدگی کو چھوڑا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس کے چھوڑے پر اور اس کی لہاں پر ظاہر کر دیتا ہے۔

حدیث میں ہے جو شخص کسی مذکورہ پر دوسرے کو دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس پر مہال کر دیتا ہے وہ بہتر ہے وہ اور بدتر ہے تو یہ حدیث نے شرح صحیح بخاری کی شرح میں لکھی اور امتدادی خلق کا بیان ہوا۔ لی طرفہ کر دے جس کے دوسرے کی یہاں ضرورت نہیں۔ حدیث میں منافقوں کی ایک جماعت کی تعیین آئی ہے۔ منہ اس میں ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک خطبے میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا تم میں بعض لوگ نہ منافق ہیں جس میں کافر، ہم لوگوں کو کفر ابو جائے۔ پھر فرمایا اے غلام کفر ابو جائے غلام کفر ابو جائے یا یہاں تک کہ بعض اصحاب کے نام لے کر پھر فرمایا تم میں منافق ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور ان کو لوگوں میں سے ایک کے سامنے سے حضرت عمرؓ سے دوسرا دلت بکڑے سے پامال لینے ہوا تھا۔ آپ اسے خوب جانتے تھے جو چھڑا کر کہا ہے انہیں نے حضور کی اوپر وال حدیث بیان کی تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے قدرت کر کے پھر فرماتا ہے ہم انکام دے کر روک دے کہ ان کے نہیں خوب آثار معلوم کر لیں گے کہ تم میں سے جہاد کون ہیں اور میر کوئی دالہ کون ہیں اور ہم ضرور ان کو اہل کفر نہیں گے۔ یہ تو ہر مسلمان جانتا ہے کہ ظاہر ہونے سے پہلے ہی اس ظلم الغیب کو ہر چیز اور ہر شخص بدھس کے اعمال معلوم ہیں۔ تو یہاں معجز یہ ہے کہ انہما کے سامنے قولہ ہے اور اس مال کو دیکھ لے اور دکھائے اس لئے حضرت ابن عباسؓ انہیں جیسے مواقع پر ملنے لگے کہ انہیں کسے عقل کرے جسے نفوی یعنی تاکر ہم دیکھ سکیں۔

لَا الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا يَكُنْ لَهُمْ  
 لَهْدًى لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَسَيُجْطَوِا الْعَذَابُ \* يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ  
 أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ \* إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ بَدَّلُوا  
 حُكْمًا فَلَنْ تُغْفَرَ لَهُمْ \* فَلَا تَهْتَفُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلَامِ وَتَدْعُوا إِلَى الْإِيمَانِ \* وَاللَّهُ  
 مَعَكُمْ وَلَنْ يَفْزَحَكُمْ عَنْكُمْ

جن لوگوں نے کفر کو زور دیا جس سے انہوں کو روکا اور رسول کی اطاعت کی اس کے بعد کہ ان کے لئے ہدایت ظاہر ہو چکی یہ عظیم تر زور گزرتا تھا کہ ان کو نصیحت نہ کریں گے۔ مگر یہاں ان کے اہل ایمان سے کہہ گا۔ اے ایمان والو! اس کی اطاعت اور رسول کا حکم، خود راہے اہل ایمان کو کفر نہ کرو۔















سرورِ اقدس سے کھڑا نہیں کہ حضور لڑائی کھڑائی نہ کرنا سے نہیں ہے بلکہ شہادتِ حق کے حرب کے ساتھ ہیں انھیں حضرت  
فرستے فرمایا، رسول اللہ ﷺ میرے خیال سے تو اس کام کے لئے آپ (حضرت) اعلان ہو گئیں کیونکہ کہ میں میرے مامران میں سے  
کوئی نہیں یعنی خود ہی کسی کعب کا قریب نہیں جو میری حمایت کرے آپ جانتے ہیں کہ قریش سے میرے کئی بھائی اور نیا بھائی اٹھیں گے  
اور مجھ سے وہ کسی قدر غلام کاٹنے ہوتے ہیں تو مجھے تو وہ غلام بھی لگیں بھڑائی کے اچھا چھوڑ دینا ﷺ نے ہی رابہ کو اپنے بندہ کر  
جناب حضور ﷺ اور ان کے والدین اور سرورِ اقدس قریش کے پاس بھیج دیا آپ وہی رہ گئے کہ راستے میں پانچ مکہ اہل اہل ہوتے ہیں ان میں  
سعد بن عامر لے گئے اور اس نے آپ کو اپنے اپنے اپنی ساری دنیا بھاری دارائی مالان میں انھیں اپنے ساتھ ساتھ لے گئے آپ قریش  
کے جوان کے پاس گئے اور حضور ﷺ کا پیسہ بھیجا انہوں نے لہو کہ آپ اگر بیعت اللہ کا خوف نہ کرنا چاہیں تو کر لیجئے آپ نے جواب  
دیا کہ یہ بات ممکن ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پہلے میں طواف کروں۔ اب ان لوگوں نے جناب اور انہوں کو روک لیا۔ پھر حضرت اسلام  
میں ہی فر فر مشہور ہو گئی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت کو انور خود اللہ سے رسول ﷺ کو جہاد سے  
بھیجا اور آپ نے فرمایا کہ اب تو ہم اپنے لئے کے یہاں سے نکلیں گے یہ نہ چاہیے آپ نے صحابہ کو بلوایا اور اس سے بیعت لی آپ نے رخت  
کئے یہ بیعت دار بنوین ہوئی۔ ان کے کہتے ہیں یہ بیعت سویت ہوئی تھی یعنی لڑنے لڑتے حرب ہو گئی تھی انھیں حضرت جہاد کو بیان ہے کہ  
حرب پر بیعت نہیں لی تھی بلکہ اس اقرار پر کہ ہم قریش سے ہمارے گھمے گھمے جتنے مسلمان صحابہ اس میدان میں تھے سب نے آپ سے  
بہ رخت مندی کی بیعت لی بجز حدیسی قبیل کے جو قبیلہ بنو سہیل کا ایک شخص تھا یہ اپنی اونٹنی کی تڑپ چھپ نہ۔ پھر حضور ﷺ کا وہ صحابہ  
کو معلوم ہوتا تھا کہ حضرت عثمان غنی شہادت کی اولیٰ شخص تھی اس کے بعد قریش نے عقیل بن مرہ کو حسبِ اہل مہاجرین اور ان کے زین  
حفظ کو آپ کے پاس بھیج دیا لوگ اہل قبیلے تھے جو جتنے مسلمانوں اور بعض مشرکوں میں کچھ جھگڑا ہوئی تھی تو یہاں تک پہنچا  
کہ سب دہی اور حرم بادی بھی ہوئی اور انوں طرف سے لوگ بھیج گئے اور ان لوگوں نے حضرت عثمان وغیرہ کو روک لیا اور یہ لوگ  
کہ گئے اور رسول اللہ ﷺ کے مدد کرنے کے لئے آئے کہ اس اقدس حق کے رسول کے پاس آئے اور بیعت کا عزم کیا گئے اللہ کا  
ہم سے کر بیعت کر جائے اب یہ تھا کہ مسلمان چاہتا کہ اسے اپنے ساتھ حضور ﷺ سے آپ اس وقت وہ رخت کئے تھے سب نے بیعت لی اس  
بیعت پر کہ وہ ہر گز نہ قریش کی صورت میں اپنے ہون سے سر سوزنے کا نام نہ لیں گے۔ اس سے مشرکین کو کھپا اٹھے اور جتنے مسلمان ان کے  
پس تھے سب کو بھڑا دیا اور صلح کی درخواست کرنے لگے۔

مجلسی شہ ہے کہ بیعت کے وقت اہل حق نے فرمایا کہ اے خدا جاننے والے جو ہے، رسول کے کام کو اٹھتے ہوئے ہیں۔ یہی آپ نے خواہاں کیا تھا۔ دوسرے ہاتھ پر، اگھر نبی حضرت علی بن ابی طالب نے بیعت کی۔ یہی حضرت علی کے لئے رسول اللہ ﷺ کا حق ان کے اپنے ہاتھ سے بہت اعلیٰ مقام کی بیعت میں سب سے پہلے کرنے والے حضرت ابوموسیٰ تھے انہوں نے سب سے آگے جا کر فرمایا حضور اہل حق پہلے نے تاکہ میں زیست کر لوں۔ آپ نے فرمایا میں بات پر بیعت کرتے ہو؟ جواب دیا جو آپ کے دل میں ہو۔ آپ پر۔ آپ کے اہل خانہ کو وہی تھا۔ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ لوگ کہتے ہیں حضرت عمرؓ کے لئے کہ جو بیعت نہ اپنے والد سے پہلے اسلام قبول کیا۔ وہ اصل و نسب کا نہیں تھا۔ یہ ہے کہ بعد میں اسے میں حضرت عمرؓ نے اپنے صاحبزادے حضرت علیؓ کو ایک اندر دیا کہ میں بھیجا کہ جا کر اپنا حق دے اسکا اس وقت رسول اللہ ﷺ کو گھر سے بیعت لے رہے تھے۔ حضرت عمرؓ کو اس کا علم نہ تھا۔ اپنے مور پر پوچھا میں نے کئی کی تعدادوں کو دے دیا ہے۔ حضرت عبداللہؓ کے ہاتھ پر بیعت ہو رہی ہے تو یہ بیعت سے مشرف ہوئے بلکہ حضور اہل حق نے حضرت عمرؓ کو پاس سے روک لیا کہ حضور ﷺ بیعت سے روک رہے ہیں اب جناب قادریؒ نے علامہ حضور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس بنا پر وہ کہتے ہیں کہ بچے کا اسلام آپ سے پہلے لے لے۔ بخاری میں

روایت میں ہے کہ وہ کھٹک نہ دھوئیں تھے آزاد کر رہے تھے جو حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ وہ ایسے کی گاہیں حضور ﷺ پر ہیں اور لوگ آپ کو تھیرے ہوئے ہیں حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا جاؤ اور تم کو کیا ہو رہا ہے کہ اتنے دیکھا کہ بیعت ہو رہی ہے تو بیعت کر لی بلکہ جاکر حضرت عمرؓ کو خبر کی۔ چنانچہ آپ بھی فوراً آئے اور بیعت سے شرف ہوئے حضرت عمرؓ نے کہا کہ کیا بیعت ہے کہ جب ہم نے بیعت کی ہے اس وقت حضرت عمرؓ خدا وحق آپ کا ہاتھ دے رہے تھے اور آپ ایک ہول کے اور خستے تھے حالانکہ حضرت عمرؓ میں بہادر گاہیاں ہیں کہ اس موقع پر وہ سخت کی ایک جگہ ہوئی شرف کو آپ کے سر سے لاپ کو غار میں خستے ہوئے تھے ہم نے آپ سے موت پر بیعت نہیں کی بلکہ نہ بھاگتے پر حضرت عمرؓ میں گور فرما دیں ہم نے دینے پر بیعت کی تھی۔ آپ نے دینے میں ایک مرد نہ بیعت کر کے میں نے ایک طرف کو کھڑا کر دیا کہ آپ نے مجھ سے لیا صبر تو بیعت نہیں لیتا ہمیں نے کہا حضور میں نے تو بیعت کر لی۔ آپ نے فرمایا حق تو بیعت کر دیا چنانچہ میں نے قرب جان پر بیعت کی۔ صبر کا وہ انوس میں کھڑا کر دیا کہ وہ صرف ایسی ہی کا قہار کچاں گریہاں بھی آسودہ ہو گئیں۔ آپ نے دینے میں کہ وہ ہار دیتے نہ لینے کے بعد آپ نے خود رکھا وہ معلوم ہو کہ میں بے پروا ہوں تو آپ نے مجھے ایک ذوال صلیب فرمایا بلکہ وہ لوگ سے بیعت بھی فرما کر لی بلکہ آخری مرد یہی طرف دیکھ کر فرمایا سلمہ تم بیعت نہیں کرتے ہم نے کہا، سول اللہ صلیب مرد یہی دونوں نے بیعت کی میں نے ان کے ساتھ بیعت کی تھی بلکہ جس کا وہ ہار دیتے نہ رکھا ہوں۔ آپ نے فرمایا چھا بلکہ میں۔ چنانچہ میں آخری صلیب کے ساتھ بھی میں نے بیعت کی۔ آپ نے بلکہ یہی طرف دیکھ کر فرمایا سلمہ تمہیں ہم نے جو ذوال صلیب دی تھی وہ کیا ہوئی ہمیں نے کہا سول اللہ (ﷺ) حضرت عمرؓ سے یہی طاقت ہوئی تو میں نے دیکھا کہ اس کے پاس، شخص کا اور دیکھے کو کوئی چیز نہیں میں نے وہ ذوال صلیب نہیں دے دی تو آپ نے دے دیا ہم بھی اس شخص کی طرف سے اس نے اللہ سے دعا کی کہ اسے اللہ میرے پاس رکھے کہ اپنے کو بھیجے۔ جو مجھے میری جان سے بھی نہ اور مرے۔

بلکہ اہل مکہ نے سب کی تحریک کی کہ وہ ذوال صلیب اور سب کو کی۔ میں حضرت عمرؓ میں یہ نہ تھا کہ وہ حقان کے گھڑے نہ دیں۔ اس کی خدمت کیا کرنا تھا۔ وہ مجھے کھانے کو دے دیتے تھے میں تو ایسا گھبراہٹ میں ہوں اور اہل بیت اب وہاں میں چھوڑ کر جاتے کہ نہ کہ چلے آئے تھا جب صلیب پر بھی اہل مکہ کے لوگ اور اہل مکہ کے دھڑاتے تھے تو میں ایک دو وقت سے جا کر کھانے وغیرہ دیکھتا رہتا تھا جس کی وجہ سے نہ سوچا اپنا تک مشرکین تک میں سے ہار گئی، میں آئے اور حضور ﷺ کی شان میں کچھ کلمات لکھتے تھے میں میں ایسی کرتے تھے مجھے برا معلوم ہوا کہ وہاں سے اٹھ کر دوسرے وقت لے گیا کیا ان لوگوں نے اپنے اختیار اور اسے اور وقت پر کچھ نرمی لیت گئے تو وہی دوسرے ہی ہوئی جو میں نے تیار والی کے بچے کے مجھ سے کوئی حوالہ نہ کر دیا ہے کہ اب جو وہ ہوا حضرت عمرؓ اور ہم کو خبر دینے گئے میں نے صحت سے کھانا پانی وادی و رخت لے گیا جہاں وہاں سے اسے کھانے پانے کی پیلے تو میں کے اختیار پیلے میں کہہ اور اپنے آپ باجمہ میں انگلیں اور دوسرے ہاتھ سے کھڑا کر لی کہ ان سے کیا سوال ہے کہ میں میں نے حضرت عمرؓ کو عزت دی ہے تو میں سے جس نے میرا اختیار میں اس کا ہم کر دیا۔ جب اسے مان پئے میں نے کہا اھو۔ میرے آئے آئے کے چلے چہ چہ ان میں ہوں۔ ان کے آگے آگے۔ حال اللہ ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوا۔ اھو میرے پلا حضرت امام بھی کر زانی صحت کے ایک مشرک کو کھڑا کر کے اسے اور بھی ای طرح کے و مشرک میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے تھے۔ آپ نے میں کی طرف دیکھا اور فرمایا نہیں چھوڑ دینی کی بات تھی نہیں کے مر رہے۔ ہمارا میں نے خبر لے کر وہ بھی یہی ہیں چنانچہ سب کو اور دیکھا کہ ان کا بیان آیت ﴿وَأَنذَرْتَهُمْ يَوْمَئِذٍ كُلًّا أَنِذَرْتَهُمْ عَنكُمْ﴾ آتا ہے۔

حضرت سعید بن جبب کے والد بھی میں حاضر ہوا حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ کا بیان ہے کہ اگلے سال جب ہرج و مرج کے وقت میں وہ وقت کی کچھ اہل پر ہجو وادی میں ہوا معلوم کر کے کہ میں جگہ حضور ﷺ کے ہاتھ پر ہم نے بیعت کی تھی اب اگر تم یہ









جہاں تھوڑے زمانے کے بعد کہ بھی نہ ہو کر۔ اور غلط اور غلات بھی لے جاتے تھے اور وہ عزت و شہرت لے کر اکثر اوقات اور راحت حاصل ہوتی کہ دنیا بخت بدلتی ہے اور وہاں رہنے والی روٹی اور اس لئے دنیا کی بہت سی چیزیں مٹ جاتے تھے وہ دنیا اور کمال شہرت والا اللہ تعالیٰ سے کہہ دینا خواہم جس سے ہم دوسروں کے میں ان میں دوپہر کے وقتے نہ کر رہے تھے اور سال نہ **تھکے**۔ سہارا لے نہ دیا کہ کوئی بدلتے کے آئے اور وہ ان انہی سے آگئے ہیں۔ ہم بہت اوقات وہاں رہے اور تصور ہوتا ہے آپ اس وقت دوسرا درخت تھے کہ ہم نے آپ کے ہاتھ پر چڑھ کر اس کا کر آہستہ **والفعل** دھس اللہ کے آگئے ہیں۔ حضرت عثمان کی طرف سے آپ نے اپنا فیہ تو اس سے کہہ کر خودی نہایت لڑی تو میرے کہی حلق ہونے فرقی نصیب ہے کہ ہم تو یہاں پر ۱۰ سال ہیں اور ان دنوں ان کا صحابی کر رہے ہیں۔ یہ نیکو جناب اور مال قبول **تھکے** نے فرمایا اہل ان ممکن ہے کہ عثمان مجھے اپنے پیچھے طواف کرے اور ان کی ساری بات کہہ دے۔

وَعَدَ اللَّهُ مَعَانِهِمْ كَثِيرَةً تَأْخُذُ وَهِيَ أَفْعَلُ لَكُمْ هَذِهِ وَكَفَى الَّذِينَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَ  
يَكُونُ آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝ وَلَقَدْ لَرَّ لَكُمْ تَقْدَارًا عَلَيْهَا قَدْ  
أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ۝ وَلَوْ أَنَّا أَتَيْنَاكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَكَّلُوا الْأَدْرَ  
بَارَكُمْ لَا يَحْمِدُونَ وَلَبِئَآءُ لَانصِيرُ ۝ سُبْحَةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِ وَلَكِنْ يَجِدُ  
لِسُبْحَةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۝ وَهُوَ الَّذِي كَفَى أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَآيِدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ  
بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝

اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت سے باتیں چھوٹی کا وہ دیکھیں تم حاصل کرو گے ان میں سے تمہیں میری حفاظت ہے اور ان کے ہاتھ تم سے ہاتھ  
ہوئے تاکہ تمہاری لئے لکھیں ایک ٹھوس ہو جائے۔ اور ان دنوں تمہیں مدد کی دلچسپی اور تمہیں میری اس بات کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے تمہیں  
تمہیں اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے کام میں لکھا ہے۔ اور تمہیں یہ چاہئے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے کام میں لکھا ہے۔ اور تمہیں  
اللہ تعالیٰ نے تمہیں لکھا ہے۔ اور تمہیں یہ چاہئے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے کام میں لکھا ہے۔ اور تمہیں  
اللہ تعالیٰ نے تمہیں لکھا ہے۔ اور تمہیں یہ چاہئے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے کام میں لکھا ہے۔ اور تمہیں

مساجد و عہدہ کی دفعات اور کافرین کا اشتعال ہی بہت سی چیزیں سے مراد آپ کے لئے اور بعد ان سب چیزیں میں  
میرا ہی قسمت ہے اور میری قسمت ہے اور میری قسمت ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا یہاں سے بھی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاں سے  
یہ وہاں سے لکھا ہے کہ کافرین کے خون سے تمہیں لکھا ہے۔ اور تمہیں یہ چاہئے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے کام میں لکھا ہے۔ اور تمہیں  
اللہ تعالیٰ نے تمہیں لکھا ہے۔ اور تمہیں یہ چاہئے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے کام میں لکھا ہے۔ اور تمہیں  
اللہ تعالیٰ نے تمہیں لکھا ہے۔ اور تمہیں یہ چاہئے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے کام میں لکھا ہے۔ اور تمہیں

















اسے جیسا دیکھو جیسا آپہن کر دیکھتے ہو غور سے خطا کیے بغیر تو کس نے اسے اس قدر دل سے بھی کر لیا، اب سب کچھ یوں ہو گیا کہ شخص اپنے  
کلمہ اپنے دل سے کہتا تھا کہ میں نے اسے اس قدر دل سے بھی کر لیا، اب سب کچھ یوں ہو گیا کہ شخص اپنے

یہ بات سچ بتائی ہے مگر یہ تو جس نے کہا ہے۔ اسے اپنی اس بات پر کھڑے ہو کر دیکھو کہ کیا اسے کچھ بھی پتا ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ یہ بات سچ بتائی ہے مگر یہ تو جس نے کہا ہے۔ اسے اپنی اس بات پر کھڑے ہو کر دیکھو کہ کیا اسے کچھ بھی پتا ہے۔

[illegible]

میں نے اس کے لیے اس کے قریبی نے چار سو روپے دیے۔ ہر دھرم کے لوگوں نے اس کے لیے اس کے قریبی نے چار سو روپے دیے۔ ہر دھرم کے لوگوں نے اس کے لیے اس کے قریبی نے چار سو روپے دیے۔

۱۶۔ آپ کو یہ بتا دے کہ کھانا کھانے کے لیے فراہم کیا گیا ہے۔ اس سے قبل یہ خیال پر عمل کرنا کہ کھانا کھانے کے لیے فراہم کیا گیا ہے۔

— قائدِ محمدی نے ان کی زبان کاٹ دی۔ جو کہ اس امر نہیں لکھی تھی کہ چار میٹھے مراد علی چرچے نے قاتلِ محمدی میں ہیں۔

اس وقت انہیں سنا کہ ان کی آواز میں ایک عجیب سی بات تھی۔ وہ کہتا تھا کہ میں نے ایک عجیب سی بات سنی ہے۔

کئی بار وہ اسے اسے کہنے لگے تھے کہ اس کی بات نہ مانتے ہیں، ۷۔ انہیں دیکھو، اسے میں انہیں نے ہم میں نے

[illegible][illegible][illegible][illegible]

66. ان کے لئے صواب اور غلطی کی بات کی جائے گی۔

... (The text is too blurry to transcribe accurately, but it appears to be a continuation of the text from the previous block.)

... (b) ... (c) ... (d) ... (e) ... (f) ... (g) ... (h) ... (i) ... (j) ... (k) ... (l) ... (m) ... (n) ... (o) ... (p) ... (q) ... (r) ... (s) ... (t) ... (u) ... (v) ... (w) ... (x) ... (y) ... (z) ...

[illegible]

	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	32	33	34	35	36	37	38	39	40	41	42	43	44	45	46	47	48	49	50	51	52	53	54	55	56	57	58	59	60	61	62	63	64	65	66	67	68	69	70	71	72	73	74	75	76	77	78	79	80	81	82	83	84	85	86	87	88	89	90	91	92	93	94	95	96	97	98	99	100	101	102	103	104	105	106	107	108	109	110	111	112	113	114	115	116	117	118	119	120	121	122	123	124	125	126	127	128	129	130	131	132	133	134	135	136	137	138	139	140	141	142	143	144	145	146	147	148	149	150	151	152	153	154	155	156	157	158	159	160	161	162	163	164	165	166	167	168	169	170	171	172	173	174	175	176	177	178	179	180	181	182	183	184	185	186	187	188	189	190	191	192	193	194	195	196	197	198	199	200	201	202	203	204	205	206	207	208	209	210	211	212	213	214	215	216	217	218	219	220	221	222	223	224	225	226	227	228	229	230	231	232	233	234	235	236	237	238	239	240	241	242	243	244	245	246	247	248	249	250	251	252	253	254	255	256	257	258	259	260	261	262	263	264	265	266	267	268	269	270	271	272	273	274	275	276	277	278	279	280	281	282	283	284	285	286	287	288	289	290	291	292	293	294	295	296	297	298	299	300	301	302	303	304	305	306	307	308	309	310	311	312	313	314	315	316	317	318	319	320	321	322	323	324	325	326	327	328	329	330	331	332	333	334	335	336	337	338	339	340	341	342	343	344	345	346	347	348	349	350	351	352	353	354	355	356	357	358	359	360	361	362	363	364	365	366	367	368	369	370	371	372	373	374	375	376	377	378	379	380	381	382	383	384	385	386	387	388	389	390	391	392	393	394	395	396	397	398	399	400	401	402	403	404	405	406	407	408	409	410	411	412	413	414	415	416	417	418	419	420	421	422	423	424	425	426	427	428	429	430	431	432	433	434	435	436	437	438	439	440	441	442	443	444	445	446	447	448	449	450	451	452	453	454	455	456	457	458	459	460	461	462	463	464	465	466	467	468	469	470	471	472	473	474	475	476	477	478	479	480	481	482	483	484	485	486	487	488	489	490	491	492	493	494	495	496	497	498	499	500	501	502	503	504	505	506	507	508	509	510	511	512	513	514	515	516	517	518	519	520	521	522	523	52
--	---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	----

شعبہ سائنس، جامعہ اسلامیہ، کراچی

حضرت سیدنا اے جاس میں یہ بھی ہے۔ اس سے انکو بھی تصور قحطی اور جوع خود بخود ملے گا۔ اس لئے کہ جو سونے کا پتھر دیکھنے سے

یہی کی خدائی میں غیر جانبدار باغداد ہے۔ نہ پہنچے، نہ چھوڑے۔ نہ دیکھیں، نہ ہاتھ لگائیں۔ یہی کی خدائی میں غیر جانبدار باغداد ہے۔ نہ پہنچے، نہ چھوڑے۔ نہ دیکھیں، نہ ہاتھ لگائیں۔

وہاں سے ہر جگہ مضمر ہے۔ اس لیے آج کل کہا جاتا ہے کہ ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ ہم کون کون سے امور میں غور کر رہے ہیں۔

پیشکش: اردو کے بڑے بڑے اسکالر، محققین، شاعرین، ادیبوں کی تصانیف اور کتب خانوں کی کتب کی تصاویر اور تفصیلات کی ایک جامع فہرست۔

میرے دل آپ کے لیے جھٹکتے ہیں، آپ کے ہر غم و غصے کی فریاد کو اپنی آواز میں اٹھاتے ہیں اور اسی لیے آپ کے لیے

تھے میرا تو آپ۔۔۔ اعضاء اجل کے تھے۔۔۔ وہ۔۔۔ یاں ہر قریب دعا کے۔۔۔ سو۔۔۔ تجھ ہی اب آپ بات کرنے میں تھا۔۔۔ نظر۔۔۔

بے سوکھ سے جوں ہی آواز مکی غالی دے۔ وہ فحش یہ ہے کہ عجب آئینہ چہرہ آئینہ کے چہرے۔ مگر اس طرح کے نکتے ہی کیسے نہ ہو جی

انکاروں سے واقف ہونے کے لیے اس سے پہلے اس آئینہ کا ایک آئینہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ آئینہ جو ایک عظیم الشان اور بے مثال ہے۔

.....

۱۔ غلام نے جس شخص کو اس نے جہاں سے دیکھا ہے وہ اس شخص کے لئے ایک نیا ہیرو ہے۔

بڑی عظیم کرتے ہیں اس لئے قربانی کے بہ نورانی کو کر دیا اور اس کی طرف تائب وہاں سے جو یہ مظلوم کھارو صحابہ کی قربانی کیلئے کیا  
 صحابہ میں جس کو ہمارا کہ ان لوگوں کو بیت اللہ سے روانہ نہایت لڑکھٹا ہے۔ وہی میں یہ جی ہے کہ غمزدار کو کہ آپ نے فرمایا یہ  
 یک بار نہیں ہے۔ ابھی یہ بیضا باقی کر دیں باقاعدہ سبیل آیا اسے دلچہ تر حضور ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا اب عام سبیل ہو  
 تیار اس نے سبب **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** کہ اور آپ کے نام کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے حاضر کیا تو آپ نے فرمایا اللہ میں  
 رسول اللہ ہی میں کو نعمت الہیہ اس بنا کہ جب آپ کی اتنی بیعت تھی تو آپ نے یہ بیعت کا کیا یہ بیعت الہی کی رحمت رکھتے ہوئے جو  
 سے جو نہیں کے میں حضور ﷺ کو آپ نے صبح اور نصوات ہوئے فرمایا کہ رسول نہیں یہ بیت اللہ کی زیارت کر لیتے ہیں کے انہیں  
 سبیل نے کہا یہ میں حضور ﷺ نہیں روز کوٹ کہیں کے۔ یہ وہ آپ کے اور تھوڑے تھے۔ جب یہ ٹھہر رہی تھی کہ جو کافران میں سے  
 مسلمان ہو کر حضور ﷺ کے پاس چلا جاتے آپ اسے دیکھتے رہتے ہیں کے کسی مسلمان سے نہ کہا کہ میں اللہ یہ کہے ہو سکتا ہے کہ وہ  
 مسلمان ہو کر ہے۔ اور اہم اسے کافران کو سوچ دینا یہ وہی باقی رہی تھیں جو حضرت ابو جہل دینی جڑوں میں بھرت ہوئے تھے۔  
 سبیل نے کہا بیت اللہ میں بیٹھے۔ آپ نے فرمایا ابھی میں صبح نہر میں نہیں اور اس سے کہے دیکھتے رسولوں اس نے کہا پھر تو اللہ کی قسم  
 میں کسی طرف نہ دو کسی طرف نہ چلے کرتے میں وہاں نہ نہیں اویں۔ آپ نے فرمایا خود مجھے خاص میں کی بیعت اجازت دے اور اس نے کہا  
 میں اس کی اجازت بھی آپ کو نہیں دوں گا۔ آپ نے دوبارہ فرمایا میں اس نے پھر بھی ہمارا کوہاں کوہاں کوہاں نے کہا میں ہم آپ کو کسی  
 اجازت دیتے ہیں۔ اس وقت حضرت ابو بکر نے مسلمانوں سے فریاد کی ان چاروں کو شریک نہیں بنی غلت عین بنائیں وہاں کرتے تھے۔  
 اس پر حضرت عمر حاضر ہوئے اور وہ کہہ چلے کہ پھر کیا ہے چھانکر آپ نے یہ سے یہ نہیں فرمایا کہ ہم بیت اللہ میں جاہل کے اور اس کا  
 طواف لگتی رہیں گے۔ آپ نے فرمایا میں یہ تو میں نے کہا ہے نہیں یہ تو نہیں کہ یہ کسی سال ہوگا۔ حضرت نے فرمایا کہ میں نے آپ نے  
 نہیں فرمایا۔ آپ نے فرمایا میں تو وہاں جاؤں اور بیت اللہ اطواف نہ کر دوں۔ حضرت نے فرماتے ہیں میں پھر حضرت ابو بکر  
 صہ بن کہیں تاہم وہی کہا میں کیا جان دوں کہ میں اس میں اچھا ہے کہ کیا حضور اللہ تعالیٰ کے رسول نہیں اس کے جواب میں حضرت  
 ابو بکر نے فرمایا میں ہیں۔ پھر میں نے حضور ﷺ کی پیش کوئی کاسی میں نہ فرمایا۔ میں جواب دیا کہ جو جواب خود رسول نے  
 ﷺ نے فرمایا اس پر بیت میں یہ بھی ہے کہ جب حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کو غصا دینا یعنی کہ وہاں رہنے والا پھر  
 فوسب کیا ایک ساتھ کھڑے ہوئے اور فرمایاں سے فرمایاں دو ایک اور سے کار خود اس وقت کے دور سے تم کے ہوا زادہم کے  
 قریب تھا کہ انہیں میں لڑا دیں۔ اس کے بعد ایمان وہی اور میں حضور ﷺ نے پاس نہیں میں نے با۔ میں آیت **لَا تَلْبِسُوا الْغُلَامَ**  
**الْمَنَافَاةَ حُلَّةَ الْغُلَامِ** کہ ان غلاموں کو اور حضرت نے فرمایا اس علم کے باعث اپنی اور شریک جو یہ کہ کوئی اس طلاق دے وہی میں  
 میں سے ایک نے معاویہ بن ابی سفیان سے نکاح کر لیا اور دوسری نے صفوان بن امیہ سے نکاح کر لیا۔ ان شہرت ﷺ میں سے دیکھیں  
 کوٹ کر دینا ضرور آگئے۔

اور ایسی ہی ایک قربانی یہ مسلمان تھے موقع ہمارا کہ بیت علی کریم رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ پھیلان کے بیٹھے ہی دو کافر  
 حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ وہ ہمارا کیا نام اگر تھیں کہ وہاں بیٹھے ہم قریشوں کے بیٹھے ہوئے ہمارا  
 ہیں اور ابو یوسف کو اہل لینے کے لئے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا ابھی بات سے میں اسے دیکھ کر نہ ہوں۔ چنانچہ آپ نے حضرت ابویوسف  
 کو انہیں سوچ دیا یہ انہیں کے کہ چلے جب وہ اٹھ کھڑے ہوئے آپ نے گھڑی سے وہیں مجبور کیا کھانے کے لئے تو حضرت ابویوسف نے ان میں سے  
 ایک شخص سے کہا وہ اللہ میں رکھ رہا ہوں کہ آپ کی کوہاں نہایت ہی کم و بیش۔ اس نے کہا میں بیعت نہ ہی دیکھ لو کہ یہ کی ہے میں نے بارہ  
 اس کا تجربہ نہ کیا ہے اس کی حالت کا یہاں پہنچے ہیں آجے ہو۔ میں نے تو کیا ان۔ میں نے کوئی نہ دیکھا نہ تھا نہ جو ہمارا کہہ دیا۔ ابھی































وَلَنْ طَافَتْ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ أَقْتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى  
الْأُخْرَىٰ فَذَلِكُمُ الْبَغْيُ الَّذِي يُبْعَثُ حَتَّىٰ تَقَىٰ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَارَتْ فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا  
بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝ إِنَّهَا لَأُولَٰئِكَ الْمُحَرَّمُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلَحُوا بَيْنَ  
إِخْوَتِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝

[illegible]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْخَرُوا قَوْمًا مِنْ قَوْمٍ عَلَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءً مِنَ  
نِسَاءِ عَلَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ وَلَا تُخْزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَرُوا بِاللِّغَابِ بِأَسْمَاءِ  
الْإِسْمِ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ٥

— ایسا انوکھائی کی علامت ہو گی کہ اس شخص پر اس قدر غصہ ہو گا کہ وہ اس شخص سے نفرت کرے گا۔ لیکن اگر وہ اس شخص سے نفرت کرے گا تو اس کے لئے یہ بہتر ہے کہ وہ اس شخص سے نفرت کرے۔ لیکن اگر وہ اس شخص سے نفرت کرے گا تو اس کے لئے یہ بہتر ہے کہ وہ اس شخص سے نفرت کرے۔

ہذا حق اور سب غیر کی مخالفت نہ ہند داخلی قوتوں، حق و باطل کے لئے اور اس کا باطل کا لئے سے راستہ ہے۔  
 ہر شے جس کے تصور ہم سے حق سے جدا ہوتا ہے اور اس کو باطل، غلط سمجھتے ہیں اس کی اصلاح قرآن کریم نے یہاں باطل کے لئے نہ  
 دیکھ کر اس سے ہم جس کا تمہدق لازم ہے اس ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ حق ہے اور ہر حق کو اس کے بغیر غلط  
 قرار دینا باطلی ہے وہ کلمہ جبریدہ کی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس سے وہاں اس میں غلطی کو حرم قرار دیا ہے یہ حق و باطل کا  
 ہے جو وہی لکل غلطی کے لئے یعنی خدا تعالیٰ نے اس پر ہر عقل سے جو وہی ہے جو حق تعالیٰ سے اور اس میں  
 ہے وہ غلطی غلطی سے کہ ممکن وہاں کوں اور حق تعالیٰ کوں نہ ہوا ہوا۔ باطل اور غلطی کے لئے اس کے لئے اس میں ہر غلطی کا  
 ہر شے جس کے لئے قرآن کریم یہاں نے فرمایا ہے کہ یہ حق میں غلطی کا وہ صعب ہے کہ جس میں کسی ایک دوسرے کو صعب نہ سمجھتے  
 فرمایا **وَلَا تَقْلُوبُوا مِثْقَالَ ذَرَّةٍ** اور **وَأَن تَرَوْا بَدَلَ عِلْمٍ مِّنْ عِلْمٍ مِّنْ عِلْمٍ مِّنْ عِلْمٍ مِّنْ عِلْمٍ مِّنْ عِلْمٍ** اور اس میں  
 میں اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے کو غلطی کے لئے نہ ہوا ہوا۔ باطل اور غلطی کے لئے اس کے لئے اس میں ہر غلطی کا









[illegible][illegible]

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

جس کو کونجھن قوسیدہ کو ترقی ملی ہو، انھوں نے یہاں تک غور کیا ہے کہ قوسیدہ میں ایسا دور نہ آجائے جس کی بنا پر انھیں ہٹا دیا جائے۔ قوسیدہ ہمارے لیے

جس اللہ نے خدایا علیہ نعم سب مکی سے جلا وطن کر دیا۔ اس لیے اللہ ہے بخیر و بکرم اللہ تعالیٰ الامور را خیر جنتہ

[illegible]

مگر فرمایا جس پرانی یہ بات کہتے ہو تو اس کا ثبوت ملے گا۔ اور شہادے کے استقلال پر موقوف رہنا احمقوں کی بات ہے کہ تمہارے یہ سب بات کوئی کام نہیں آئے۔ اس کے بعد یہ امر برسرِ امرت توڑ دیا کہ اس کے بعد تو میں بھی یہ گفتگو نہیں کر سکتا۔









































ہر پر شک ہو گئے اور وہ جاتے ہیں اور تمہاراں میں اسے پڑھاتے ہیں اسی وقت کہتے ہیں۔ اسی چراغ کی ایک صلیب میں سے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں تمہارے پیچھے کتاب پڑھانے والا ہے اس سے مراد کہ ہل پیچھے کی طرف سے ایک جگہ میں مٹی ٹھونکنے والے ہیں۔ اور صالح فرماتے ہیں ایک سے دو شمشیر لائے ایک ہتھیار میں مراء خوش خط ہے۔ حسن یعنی فرماتے ہیں اس کی خوبصورتی میں نہ خراب۔ پھر حضرت امیر المومنین فرماتے ہیں اس سے مراد ساتواں آسمان ہے۔ ممکن ہے آپ کا مطلب ہو کہ قائم رہنے والے ستارے اس آسمان میں ہیں۔ ان کے اسیست کو کہاں سے کہ یہ آخر میں آسمان میں جو ساتویں آسمان ہے وہاں عالم ہے اور تمام اقوال کا حاصل ایک ہی ہے یعنی مسنونہ و افلاک آسمان میں پھرتی اس کی صفائی میں کی جائیگی اس کی چست کی جائیگی اس کی خبر عملی اس کی پڑائی اور کھائی اس کی کھانا اس سے جھکا جائیگا اس سے بھلا پڑے گا۔ دیکھتے ہیں اور بعض نصیب۔ یہ کہ تمہاراں دوسری اور چاند بھیہ جلد اس سے مزین ہوگا یہ سب اس کی خوبصورتی اور صفائی کی چیزیں ہیں۔ چوتھا ہے کہ مشر کو تمہارے اقوال میں مختلف اور خطبہ یا تحریر کی صحیح نتیجہ پر اب تک خواجے کو ہر کبھی کسی چیز پر کوئی دیکھ کر کہتا ہے کہ تمہاراں اچھا نہیں۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ان میں سے بعض قوافی اور چاہتے تھے بعض اس کی تکرار کرتے تھے۔ پھر فرماتا ہے یہ حالت اسی کی آتی ہے جو خواجہ ترمذی اور اپنے بہت باطل اقوال کی وجہ سے ایک اور جگہ جاتا ہے صحیح کھوہر کا نام اس سے فرماتے ہیں کہ یہ ہے جس سے اس کی جگہ ہے جو عالم تکمیل و مانتقدون ما استم علیہ بغض الالمن هو حال الحیجہ ہے یعنی قلوب میں ہے حیوان ہاں ہے ہاں کے بڑے بھی لوگوں کے اور کو یہاں نہیں سکتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس سے مراد وہی ہے جو ۵۰۰ فرمودہ ہوگا اور۔

[illegible]

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۖ آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ  
ذَلِكَ مُحْسِنِينَ ۖ كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ النَّاسِ ۖ وَالَّذِينَ كَانُوا يَلْمِزُونَ ۖ وَبَالَاسْخَارِهِمْ يَسْتَعْفِفُونَ ۚ  
وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّكَالِيلٍ وَالْمَعْرُومِ ۖ وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِلْمُوقِنِينَ ۖ وَفِي تَقْوَاهُمْ أَفَلَا  
تُبْصِرُونَ ۚ وَفِي السَّمَاءِ آيَاتٌ لِّكُلِّ مَن ذَكَرَهُ ۖ وَمَا نَعُدُّونَ ۖ قُورَيْبٍ بِالنَّجْمِ ۖ وَالْأَرْضُ بِئْسَ  
مَثَلٌ ۖ مَّا أَنْتُمْ تَتَّبِعُونَ ۚ

مِثْلَ مَا أَنْكُرْتُمْ قُلُوبُكُمْ

چنگ تھوکی، اے لوہب! جسٹن میں دہرائو تو میں نہ جانتا۔ اس نے رب نے اور وہ انھیں حکمران قیادت اس نے دے دی۔ یہ وہ تو اس نے۔  
 پہلے ہی پہلے کار ہے وہاں تو لوہب تم کو سناوتے تھے، یہ آخری میں اس انتظار نہ رہتے تھے۔ وہ لوہب نے ان میں اچھے لوگوں کا یہ سہارا ہے







تو توں کے حقوق کو اس کی عقل و فہم کے اختلاف کو اس کی حرکات و سکنات کو اس کی بیخودی و ذہنیاتی کی حد تک پر غور کرو، ہر عضو نہیں اس سب جگہ سے اسی لئے کہ یہ بعضی فرمایا خود تبارہ و وجہ میں حق اس کی نسبت کی کتابیں ہیں کیا تو مجھے نہیں "مطلعات قدواء" فرماتے ہیں کہ بعض ایسی یہ کتابیں خود اسے کا اپنے بزرگوں کی کتاب پر نظر ڈالے گا وہ یقیناً - کہ گاہ کہ جب اسے اللہ تعالیٰ نے علی پیدا کیا ہے وہ رابلی ہدایت کے لئے علی علی ہے۔ پھر فرمادے کہ اس میں شہادہ دی، روزی ہے یعنی بارش اور وہ بھی جس کا قسم سے وہ دیکھ لیا جا تا ہے یقیناً منہ۔

حضرت واصل اعدب نے اس آیت کی تلاوت کی اور فرمایا ہر اوراق و مسطور میں ہے اور میں سے زمین میں مٹاؤں کر رہا ہوں یہ سہرا کہتے چھوڑ جاؤ جنگل میں چپے گئے۔ جن دن غم و غمناں تھا بھی ملانگن خیر۔ دن دیکھتے ہیں کہ درختوں کا پتہ غور سے ان کے پاس رکھا ہوا ہے۔ ان کے بھائی بھرت نے بھی نیا دھن تو لیا۔ ایک نیت تھی یہ بھی دن نے ساتھ ہی تھے، دونوں بھائی تو غریب و محنت ای طرح جنگوں میں ہی رہے۔ بھارت کریم خود اپنی قسم عاتق فرما تے کہ میرے جد و جہ سے یہ مخلوق قیامت کا دوبارہ ملانے کا۔

۱۹۴۸ء کا یہ بھتیسا ہر اس کے لئے اور اچھا شہ ہو کر رہے۔ وہ دن ہیں جیسے تھیں تھاری زبان سے نکلے کہ ہر نے الفاظ میں شک نہیں جو ہماری طرف سے تھیں۔ میں بھی کوئی شک نہ کر رہا تھا۔ حضرت مولانا صاحب کوئی بات کہتے تو فرماتے تھے تو تعالیٰ ہمیں رہا کرے جو اللہ تعالیٰ کی قسم کو بھی نہیں سمجھتا۔ یہ بدستور سلسلے میں بھی واصل اعدب حضرت مولانا سے روایت کرنے میں سبکی کا کام نہیں لیتے۔

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ الرَّيْحَمَةِ الْمَكْرُمِينَ ۖ فَمَا يَعْمَلُ بَيْنَهُمْ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ ۚ فَارَأَى إِلَىٰ أَنَّهُمْ قَرَاءَ إِلَىٰ أَنْ يَخْلُوَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَافِرُونَ ۚ فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۚ قَالُوا لَا تَنْخَفُ وَبَشِّرْهُ بِغُلَامٍ عَظِيمٍ ۚ فَأَقْبَلَ امْرَأَتُهُ فِي صَرَخَةٍ غَمَزَتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجْزٌ عَقِيمٌ ۚ وَالْقَوْلُ الْكِبَارُ ۚ قَالَ رَبِّكِ إِنَّهُ هُوَ الْعِلْمُ الْعَلِيمُ ۝

[illegible]

اللہ ابراہیم کے معزز مہمانوں کا: یہ اللہ ساری دوسری اور تیسری بھی ترہ کا ہے۔ یہ مہمان فرشتے تھے جو پہلے انسان بنے تھے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے عزت و شرافت سے رکھی ہے۔ حضرت ادم اور ابنِ سبیل اور نوح علیہ السلام ایک جماعت تھی ہے۔ یہ ان کی فیاضت کہ واجب ہے۔ یہ بیٹھے ہیں۔ یہ آیات اور قرآن کے ظاہر اور باطن میں ہیں۔ انہوں نے اسلام کیا جس کا جواب اللہ تعالیٰ نے دیا کہ وہ اس کا ثبوت دے اور اسے اسلام اور حق کا ثبوت دے اور یہی قرآنِ باری تعالیٰ ہے۔ قرآنِ شریف ہے۔





وَفِي مُوسَى إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ قَرْنَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ۖ فَتَوَلَّىٰ وَرَآكُنْهُ وَقَالَ سِرْوَ  
بَجَنُونَ ۖ فَأَخَذْتَهُ ۖ وَجُنُودُهُ فَنَجَدُوهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ ۖ وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ  
الرِّيحَ الْعَقِيمَ ۖ مَا تَدْرِمْنَ شَيْءًا ۖ أَنْتَ عَلَيْهِمْ إِلَّا جَعَلْتَهُ كَالزَّمِيرِ ۖ وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ  
لَهُمْ تَعَبُوا لَعْنَىٰ جَدِّكُمْ ۖ فَفَعَّلُوا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ ۖ فَاخَذَ تَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ يُنْظَرُونَ ۖ قَبَا  
أَسْطَأَعُوا مِنْ قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُتَعَبِينَ ۖ وَقَوْمُ نُوحٍ ۖ مِنْ قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا  
فَاقِينَ ۖ















وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَمِينَ ۖ وَآمَدْنَا نُهُمْ يَفَاقِهِمْ ۖ وَالْحِمَىٰ يَبْتَائِثُهُمْ ۖ يَنبَأُ رَعُونَ فِيهَا كَأَن لَّا تَغُوبُ فِيهَا وَلَا تُلَوِّحُ وَلَا تُكْمِرُ ۖ وَيُخَوِّفُونَ عَلَيْهِمْ غُلَامًا لَّهُمْ كَذَاتِهِمْ لَوَلَوْ فَعِلُوا ۚ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۖ وَالْوَالِدَاتُ يُغْنِي عَنْهُنَّ مُشْفِقِينَ خِمْرًا ۚ إِنَّهُ عَلَيْكُنَّ آوَقِعَاتُ عَذَابِ النَّارِ ۚ إِن كَانِ مِنْ قَبْلِ ذَٰلِكَ دَعْوَانِ ۖ هُوَ الَّذِي رَجَعَهُمْ

















[illegible][illegible]











اور پوچھتے ہیں کہ اگر سبھی کی حقیر قسم ہے کہ میں طرہ کوکب کسی راحت کو بھی پہنچے میں ہی طرہ میں رفت سہرا و شقی  
 بر فتنے میں رہتے ہیں۔ اہل رب حضور ﷺ پہنچے تو آپ ﷺ سے کہا کیا کہ جو کوکب سہرا و شقی پہنچے اس میں نہ راحت کی  
 شامیں نہ روز پیدا تو سہرا و شقی کہیں؟ حضرت ﷺ نے اسے دیکھا۔ اسے اہل رب انھوں سے کہی بھی نہ دیتی۔ ان کے  
 فرات میں حضور ﷺ سے سہرا و شقی کہ آپ ﷺ سے سہرا و شقی نہ آیا۔ آپ ﷺ کے فرمایا ہے کہ اس کی مثالیں ادا کئے ہوئے نہیں  
 اور یہ کہ چاہے ایک ایک فرشتہ کو سہرا و شقی کی تکذ اور اقلاد آپ ﷺ کی گاہیں اور ان میں نہیں ہوگی جس طرح کہ اپنے کا طرہ  
 دین کی ہیں۔ اہل رب کہی کہ اس کا اہمیت نہ پوری شکل کہ جو سہرا و شقی دیکھا ہے اسے اس کے سہرا و شقی نہ دیکھا ہے۔ اس کا  
 نیک نام نے توحید شہادے آپ ﷺ نے ادا کئے ہیں۔ ان کی مثالیں ادا کئے ہیں جسے سہرا و شقی ہے۔ جو توحید میں ادا کئے ہیں  
 اس لیے کہ جو توحید میں پوری پوری گاہیں، گاہیں جو سہرا و شقی کہ سہرا و شقی دیکھا ہے اس کے سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کا  
 دلیل جائز اس وقت کہ یہ ہے کہ حضور ﷺ نے اس وقت ان کا یہ دیکھا ہے اس کے سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کا  
 ﷺ نے اپنے رب کی پوری پوری گاہیں، گاہیں اور سہرا و شقی دیکھا ہے اس کے سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کا  
 سہرا و شقی کہ یہ کہ ایک سہرا و شقی ﷺ کی خواہش پر دوسری توحید میں پوری پوری گاہیں، گاہیں اور سہرا و شقی دیکھا ہے  
 دینی میں سہرا و شقی دیکھا ہے اس کے سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کا سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کا  
 دیکھا ہے اس کے سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کا سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کا سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کا

أَفَرَأَيْتُمُ اللَّذِّتَ وَالْعُزَّىٰ ۖ وَمَنْوَةَ الْغَابَةِ ۖ وَالْأُخْرَىٰ ۚ أَلَمْ يَكُن لَّهُنَّ الْآزْفَىٰ ۚ تِلْكَ إِذَا  
 قَسَمَ لِيُضِيئِي ۚ إِنَّ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءُ سَعَتْ بِهَا رَقَبَتُهَا ۖ وَأَوَّكَّرَ مَا نُزِّلَ اللَّهُ بِهَا  
 مِنْ سُلْطٰنٍ ۚ إِنَّ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنْفُسُ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمْ  
 الْهُدَىٰ ۚ أَمْ لَا أُنْصَلِحُ النَّاسَ ۚ مَا آمَنَ ۚ فَلْيَلْهُمُ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ ۚ وَكَمْ مِنْ مِّثْلِكَ فِي  
 السَّمٰوٰتِ لَا تَغْفِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مَنْ بَعَدَ ۚ إِنَّ يَدَ اللَّهِ لَمِنَ شَيْءٍ لَا تَرَوْنَ

کرامت کے لائق اور علی کو دیکھا کہ سہرا و شقی دیکھا ہے اس کے سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کا  
 یہ سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کا سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کا سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کا  
 علی کو دیکھا ہے۔ اس کا سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کا سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کا  
 کہ توحید ہے۔ اس کا سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کا سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کا  
 اس کے سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کا سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کا سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کا

لاست فانی اور سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کے سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کا  
 اس کے سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کا سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کا سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کا  
 اس کے سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کا سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کا سہرا و شقی دیکھا ہے۔ اس کا

















[illegible][illegible]

هَذَا تَذِيرٌ مِنَ التَّذِيرِ الْأُولَى: أَرَفَتِ الْأَرِيفَةُ قَائِسَ بَأْسٍ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَالِشِقَاقَةِ  
أَقْبَنَ هَذَا الْحَدِيثُ تَعْبُورُونَ وَتَتَعَسَّكُونَ وَلَا تَبْكُونَ وَأَنْتُمْ سَاحِدُونَ فَأَمِيزُوا

وَاللَّهُ الْعَلِيمُ

یہ نکتہ ثابت کرنے میں پہلے قرآن الہامی میں یہ بات ثابت کی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنے لیے ایک خاص کام دیا ہے۔ اگرچہ یہ کام ظاہری اور باہر کے لیے ہے، مگر اس کے اندر ایک اور کام ہے جو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنے لیے ایک خاص کام دیا ہے۔ اگرچہ یہ کام ظاہری اور باہر کے لیے ہے، مگر اس کے اندر ایک اور کام ہے جو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

[illegible]

ہو جیسے اس کے بعد کی سورت میں ہے ﴿ اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ قُرْآنُ فَسُفِّهُوا ﴾ قیامت قریب آگئی۔

مفسر جو کہی حدیث میں ہے کہ لوگوں کی زبانوں کو چھوڑنا اور حقیر جاننے سے کہ۔ سنا سنانے بھولنے زبانوں کی مثال لکھا ہے جیسے ایک قلعہ کی بکو قریب اور حیرت کے دور گزریں سمیت کہ تھوڑی تھوڑی لے لے کر گزریاں گے اس طرحی کم کم میں لیکن اب ادب سے گزرنے جائیں تو ایک لہجہ جاتا ہے جس سے لیکن کی رقیبیں پتہ جائیں۔ اسی طرح چھوٹے چھوٹے گناہ بڑے گناہوں کا جڑا ہے اور سبب تک اس کو بڑا کر دیا جاتا ہے اور یہ بلا کہ جاتا ہے۔ اور حدیث میں ہے میری اور قیامت کی مثال اسکی ہے جیسے آپ ﷺ نے اپنی شہادت کی اور در میان کی انھی اٹھا کر ابن کاغذ سے دیکھ کر میری اور قیامت کی مثال دو گھنٹوں کی سی ہے۔ میری اور آخرت کے۔ ان کی مثال ٹھیک اس طرح ہے جس طرح ایک قوم نے کسی شخص کو ملائے پھینکا اس نے انہی کے لشکر کو باطل و زیبا کی لیکن گناہ میں چھپا۔ دے کے لیے تھک دیکھ یہاں تک کہ اسے دھکا دے کر بہت جگہ سے پہلے ہی لیکن یہ نہ تھا جائیں تو اب پیٹنے پر چڑھ گیا وہ چڑھ کر چلا کر انھیں اشارے سے تھا وہاں کہ خبر اور دوا چاہا انھیں مر پر موجود ہے۔ جس میں اس کی دوائے دوا ہوں۔ اسی حدیث کی شہادت میں اور بھی بہت سی ہیں اور کچھ شےیں ملاحظہ ہیں۔

قرآن سے ممتد پیغمبر ﷺ اور مشرکین کے اس فعل پر لکھ فرمایا کہ ﴿ قُرْآنٌ یُنزلُ مِنْ مِکْرَامِہِمْ ﴾ قرآن کرتے ہیں اور بے پروائی کرتے ہیں بلکہ اس کی رحمت سے غیب کے ساتھ انکار کر بیٹھے ہیں اور اس سے نفی دار انہی کرنے لگتے ہیں۔ یہ ہے کہ تمام شے ایمان والوں کے اسے ہی کر دئے۔ محبت حاصل کرتے جیسے مومنوں کی حالت بیان فرمائی کہ وہاں کلام اللہ کی سن کر دئے احمے ہوئے میں گزرتے ہیں اور فطوریہ غصوں میں بلا جاتے ہیں۔ معترف انہی عبادت فرماتے ہیں جو گناہ کو کہتے ہیں۔ یہ یعنی خست ہے۔ آپ ﷺ سے ﴿ ضَلُّوا عَنْ سَبِيلِہِ ﴾ کے معنی اصرار کرنے دیکھ کر کچھ کرنے والے بھی مروی ہیں۔ معترف انہی عبادت فرماتے ہیں غفلت کرنے والے۔ پھر اپنے بندوں کو غم دیتا ہے کہ توبہ اخلاص کے باوجود وہ غصوں غلوں اور توبہ کے لئے والے ہی چوڑے کچھ بھاری شے سے غصہ لگاتے اور آپ ﷺ کے ساتھ کسی مصلحتوں کے لئے مشرکوں نے اور جن دامن نے سورہ الفتح کے بعد کے صوفیہ پر مجاہد کیا۔ سند احمد میں ہے کہ کہیں کہیں رسول اللہ ﷺ نے سورہ الفتح پڑھی۔ نبی آپ ﷺ نے مجاہد کو ان لوگوں نے بھی پڑھا آپ ﷺ کے پاس تھے۔ دوائی حدیث مطلب انہی عبادت اور انہی میں میں نے پھر اظہار۔ بعد کہ یہ سن سہلیں گئے ہوتے تھے اسلام کے بعد جس کی فی زبانی کہ سورہ مائدہ کی تلاوت سننے بعد کرتے۔ یہ حدیث سن کر انہی میں آگئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسے سہجہ محکم فی خیر التمام ہو ﴿ فَاذْكُرُوا اللہَ ﴾

## تفسیر سورہ قمر مکیہ

تعارف سورت : سورہ قمر کی روایت سے پہلے گزرنے والے کہ رسول اللہ ﷺ میرا بھی اور میرا بھی کی تلاوت میں سورہ قمر پڑھا کرتے تھے اسی طرح بڑی ہی غفلت میں بھی آپ ﷺ ان دونوں کی تلاوت فرمایا کرتے تھے کیونکہ اس میں وہ سب کے عبادت اور آخرت میں اور دوا دہندہ کی کام تھا حق توبہ اور تلاوت رسالت و پیر و ہم نعمہ و سلامیہ کو کر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۱﴾ وَالْقَمَرِ ﴿۲﴾

اقْتَرَبَ النَّجْمُ ﴿۳﴾ وَالنَّشْقُ الْقَمَرُ ﴿۴﴾ وَلَیْسَ یُرْوٰی اِلَّا یُعْرَضُوْا یَقُوْلُوْا سِعْرٌ مُّسْتَمَرٌّ ﴿۵﴾ وَكَذٰلِیْ















پران کی قوم میں سے کوئی بھی ایمان نہ لایا تو یہاں تک کہ خود حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی بھی کافر رہی تھی۔ تو ہمیں سے بھی ایک شخص کو ایمان نصیب نہ ہوا۔ پھر خطاب الہی سے بھی ہاتھ نہ پھیرا۔ آپ کی بیوی بھی قوم کے ساتھ ہی ساتھ پاک ہوئی صرف آپ اور آپ کی اولاد ہی اس نوحہ سے بچ گئے۔ شاکر ان کو کہنا اسی طرح ہے اور آیت میں کام آتا ہے اور انہوں کی شکر گزاری کا جملہ ہے۔

خطاب کے آنے سے پہلے ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں چکڑا رہے تھے لیکن انہوں نے توبہ کھینچ لی بلکہ ملک شہر اور چکڑا کیا۔ وہاں سے مہاجرین سے انہیں چکڑا دیا گیا۔ حضرت جبرائیلؑ حضرت میکائیلؑ حضرت اسرافیلؑ وغیرہ آسمانی سواروں میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر پہنچیں ان کے آگے تھے نہایت ہی بصورت چہرہ۔ بیداری وادب تکلیف۔ عاتقوں شباب کی عمر۔ ہر پرست نے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر سے ان کی بیوی نے جو کفر و فحش قوم کو اعلان کیا کہ ان کا دل سے ایمان آئے ہیں۔ ان کو ان کو اللہ کی بدولت تو جی ہی روز بھاگ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مکان کو گھیر گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور وہ سب نہ کرے انہوں نے تربیتی فرما دی کہ کسی عمر میں ایمان نہ آتا تھا۔ اسی وقت یہ سب ہمہ یوم قاتل کا وقت تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں سمجھا رہے تھے ان سے کہہ رہے تھے کہ یہ میری بیوی تھی اب تو میری سوجھ بوجھ میں نہیں رہا۔ میں اس پر اٹھ کر چھوڑ دو۔ حال جیسے ہے ناچار اٹھو۔ لیکن ان سرکشوں کا جواب تھا۔ آپ کو معلوم ہے کہ انہیں جو قوت کی طاقت تھی۔ جہاں چاہا وہاں ہے۔ آپ سے عقلی نہیں تو نہیں اپنے ایمان کو پہنچا رہا۔ جب اسی ایک وقت میں بہت دقت آکر پکارا۔ دلوں کا ہلاک ہلاک ہوا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے توبہ آگے اور بہت ہی شک ہوئے۔ تب حضرت جبرائیلؑ علیہ السلام پر نازل اور بتایا کہ ان کی تعمیل پر بھیجیں سب اللہ سے ہو سکے۔ انہیں باطل جان رہیں۔ اب تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھتے ہوئے اور چہرہ پر میرا ٹوٹے ہوئے سا کادھ ہے۔ کے بچھے پاؤں دیکھیں۔ سب کچھ کے وقت میں ہی یہ خطاب الہی آیا جس سے نہ بھاگ سکیں نہ اس سے بچا۔ چھڑا گئے۔ خطاب کے سارے روز وہ اس کی طرف دیکھ کر نہ کر سکا وہاں انہوں نے کچھ یہ کہ قرآن قرابت ہی آسان ہے جو چاہے محنت حاصل کر سکتا ہے۔ کوئی ہے بھی جس سے نہ روکتا ہو سکتا ہے؟

وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ الذُّكْرُ فَأَنبَايَاتُنَا لِكُلِّهَا فَآخَذْنَاهُمْ أَخَذَ عَزْزِنَا مُقْتَدِرًا ۝ الْفُكَّاكُ  
خَمِيرٌ مِّنْ أَوْسَاطِكُمْ كُفُّوا فِي الزُّبُرَةِ ۚ لَئِنْ يَبْقَاوْنَ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُخْرِجَهُمُ مِّنْهُمُ سَبْحًا  
الْجَمْعُ وَيُولُونَ الذُّبُرَ ۚ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَذًى وَأَمْرٌ

یعنی فرعون کے پاس بھی آگے آئے انہوں نے ان کی تمام باتیں سن لی تھیں۔ ان کے دل پر تو یہ بھی پکڑا گیا کہ فرعون نے انہیں کافروں کا فرقہ سے رکھ کر انہیں اپنا ٹھکانہ بنایا تھا۔ انہیں ان میں پھنسا دیا تھا۔ انہیں ان کے لیے کہتے ہیں کہ یہ دل لینے والی جماعت ہیں ان کے لیے یہ جماعت گستاخی کرنے کی اور پھنسانے کی ہے۔ ان کے لیے کہتے ہیں کہ یہ جماعت کی گھڑائی کے وقت پکڑا دیا جائے۔ اور حق اُن کی بی بی

قوم فرعون پر خطاب۔ فرعون ان کی قوم کا خدا جاننا کہ وہ اپنے کو ان کے پاس اللہ کے واسطے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام حضرت موزوں کے آگے میں نہ بڑے ٹھکرے اور دردمند بنائے ہیں۔ ان کی طرف سے انہیں وہی باتیں ہیں جو ان کی نوبت کی حقانیت پر پوری دلیل بنتی ہیں۔ لیکن یہ فرعون ان سب کو جھٹلاتے ہیں جس کی شہادت میں ان پر خطاب الہی نازل ہوتے ہیں اور بالکل ہی جیسے فرعون کا ہے۔ پھر فرعون اپنے اس شرکین پر قریش اب ظاہر نہیں ہے۔ کچھ جبر و جبر و جبر ہے۔ انہیں یہی جماعت اسے یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے کو ان کے خلاف سے نکلنے کے لیے فرعون کے قہر سے لے کر ان کی قوم میں کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ ان کے طرف





[illegible]

صحیح مسلم میں ہے: "مَنْ خَالَفَ رَأْيَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ كِتَابٍ فِي شَيْءٍ مِنْ دِينِهِ، فَهُوَ كَافِرٌ بِمَا كَانَ عَلَى دِينِهِ".  
 ترجمہ: "اگر کوئی شخص کسی کتابی شخص کے دین کے کسی شے میں اس کے رائے سے مخالف ہو جائے، تو وہ اپنے دین کے خلاف کفر کا مرتکب ہو گیا۔"  
 یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کتابی شخص کے دین کے کسی شے میں اس کے رائے سے مخالف ہو جائے، تو وہ اپنے دین کے خلاف کفر کا مرتکب ہو گیا۔  
 اس حدیث سے اس کا بھی مطالب ہوئے (اسان میں اور اس کا یہ نسخہ)۔

کسی کو نہ کہ چھوٹا نہ سمجھو: حضرت علیؓ بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں: جب تم مجھے یہ کہو کہ وہ بڑا ہے یا چھوٹا ہے تو کہو: وہ بڑا ہے یا چھوٹا ہے۔

١٠ لا تَحْمِلْ مِنْ ثَلَاثِينَ مَهْرًا	١١ إِنْ الصَّغِيرَ عَنِ بَخْوَةِ كَثِيرًا
١٢ إِنْ الشَّعْرَ وَلَوْ هَانَمَ عَنْهُ	١٣ عَنْدَ اللَّهِ مُسْكِرٌ لِيُغَيِّرَ
١٤ هَارِجُهُمْ عِنْدَ الْعَاقِلَةِ لَا تَكُنْ	١٥ صَبْبٌ قَلْبًا وَ شَعْرٌ تَغْمِرُ
١٦ إِنْ الْبَحْبُ دَا جَبَّ إِلَيْهِ	١٧ طَرِ الْقَوَاوِدَ وَالْهَمَّ الصَّكْرَا
١٨ فَشَالِ عِدَائَكَ الْإِنْدَ نَشْدُ	١٩ وَكُنْ بِرَمْدٍ هَادِيًا زُ مَصْرًا

یعنی صنیہ نہا ہوں کو بھی حتیٰ حد پہنچا دیا۔ صنیہ، اعلیٰ تیرہ سو چالیس تھے۔ کوئٹہ پہنچے جیسے تیس سو اسی تھے۔ بے خانہ  
 بھی عرصہ گزر چکا۔ اللہ کے پاس وہ صلیب نہ تھے۔ بے خانہ اور جیسے، بھٹی سے اپنے غنیمت کو دے کر، وہ بیاتہ ہو چاکہ خشک سے بنی  
 کی طرف آدھک ہو چکا۔ اس کر کے بھلائی کی طرف ایک باب کوئی شخص ملے۔ خدا سے محبت نہ تھے اس کا دل نہ لگتا۔ بے خانہ











[illegible][illegible][illegible]

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَالِينٌ ۖ وَبَيْنَ يَدَيْهِ جَهَنَّمُ ذُؤَالِجِلِلٌ ۖ وَإِلَّا كَرِهَ لِيَ قَبَائِلِي ۖ أَتَدْرِكُهُمْ  
تِلْكَ الْكَذِبِينَ ۖ يَتَسَاءَلُونَ فِي السَّمَوَاتِ ۖ وَالْأَرْضِ ۖ كُلُّ يَوْمٍ هُمْ فِي شَأْنٍ ۖ فَيَقُولُ قَبَائِلِي ۖ أَتَدْرِكُهُمْ  
تِلْكَ الْكَذِبِينَ ۖ

[illegible][illegible]



فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٥٥﴾ يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ شَوَاطِيرَ مِنْ نَارٍ وَهُوَ مُخَوِّسٌ فَلَا تَنْصَحِرُونَ ﴿٥٦﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ

۵۵۔ اور کیا تم اپنے رب سے ان کی آئی ہوئی نعمتوں کو انکار کرتے ہو؟ ۵۶۔ اور وہ تم پر آگ کی بارش بھیجتا ہے اور تم کو ڈراتا ہے اور تم کو نصیحت کرنے سے باز رکھتا ہے۔

ان دونوں آیتوں کا خطاب قرآن مجید کے پہلے ہی میں کیا گیا ہے اور ان کے بعد یہ آیتیں آئی ہیں۔ ۵۵۔ اور کیا تم اپنے رب سے ان کی آئی ہوئی نعمتوں کو انکار کرتے ہو؟ ۵۶۔ اور وہ تم پر آگ کی بارش بھیجتا ہے اور تم کو ڈراتا ہے اور تم کو نصیحت کرنے سے باز رکھتا ہے۔

۵۷۔ اور کیا تم اپنے رب سے ان کی آئی ہوئی نعمتوں کو انکار کرتے ہو؟ ۵۸۔ اور وہ تم پر آگ کی بارش بھیجتا ہے اور تم کو ڈراتا ہے اور تم کو نصیحت کرنے سے باز رکھتا ہے۔

۵۹۔ اور کیا تم اپنے رب سے ان کی آئی ہوئی نعمتوں کو انکار کرتے ہو؟ ۶۰۔ اور وہ تم پر آگ کی بارش بھیجتا ہے اور تم کو ڈراتا ہے اور تم کو نصیحت کرنے سے باز رکھتا ہے۔

۶۱۔ اور کیا تم اپنے رب سے ان کی آئی ہوئی نعمتوں کو انکار کرتے ہو؟ ۶۲۔ اور وہ تم پر آگ کی بارش بھیجتا ہے اور تم کو ڈراتا ہے اور تم کو نصیحت کرنے سے باز رکھتا ہے۔

وَاِذَا السُّعْتِبُ السَّمُوْعُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۱۰﴾ فَاِتَى الْاَرَبُ رِيْكَمَا تَكْذِبُنِ ﴿۱۱﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُنْصَلُ عَنْ ذَنْبِهِ اِنْسٌ وَّلَا جَانٌّ ﴿۱۲﴾ فَاِتَى الْاَرَبُ رِيْكَمَا تَكْذِبُنِ ﴿۱۳﴾ يَعْرِفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسَمِيْعِهِمْ فَيُوْخِذُ بِالْوَاوِصِ وَاَلْاَقْدَامِ ﴿۱۴﴾ فَاِتَى الْاَرَبُ رِيْكَمَا تَكْذِبُنِ ﴿۱۵﴾ هٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۶﴾ يَطْوُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَیْمَرٍ اِنْ ﴿۱۷﴾ فَاِتَى الْاَرَبُ رِيْكَمَا تَكْذِبُنِ ﴿۱۸﴾

تکذیب

تکذیب

یہاں پہلے آیت ۱۰ سے ۱۸ تک کی آیات ہیں۔ ان میں سے پہلی آیت ۱۰ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ زمین کو دھواں بنا دے گا۔ اور آیت ۱۱ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ زمین کو دھواں بنا دے گا۔ اور آیت ۱۲ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ زمین کو دھواں بنا دے گا۔ اور آیت ۱۳ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ زمین کو دھواں بنا دے گا۔ اور آیت ۱۴ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ زمین کو دھواں بنا دے گا۔ اور آیت ۱۵ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ زمین کو دھواں بنا دے گا۔ اور آیت ۱۶ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ زمین کو دھواں بنا دے گا۔ اور آیت ۱۷ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ زمین کو دھواں بنا دے گا۔ اور آیت ۱۸ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ زمین کو دھواں بنا دے گا۔

آسمان چٹ جائے گا۔ آسمان چٹ ہوا اور آسمان میں آگ ہو جائے گی۔ اور آیت ۱۱ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ زمین کو دھواں بنا دے گا۔ اور آیت ۱۲ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ زمین کو دھواں بنا دے گا۔ اور آیت ۱۳ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ زمین کو دھواں بنا دے گا۔ اور آیت ۱۴ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ زمین کو دھواں بنا دے گا۔ اور آیت ۱۵ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ زمین کو دھواں بنا دے گا۔ اور آیت ۱۶ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ زمین کو دھواں بنا دے گا۔ اور آیت ۱۷ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ زمین کو دھواں بنا دے گا۔ اور آیت ۱۸ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ زمین کو دھواں بنا دے گا۔

یہاں پہلے آیت ۱۰ سے ۱۸ تک کی آیات ہیں۔ ان میں سے پہلی آیت ۱۰ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ زمین کو دھواں بنا دے گا۔ اور آیت ۱۱ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ زمین کو دھواں بنا دے گا۔ اور آیت ۱۲ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ زمین کو دھواں بنا دے گا۔ اور آیت ۱۳ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ زمین کو دھواں بنا دے گا۔ اور آیت ۱۴ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ زمین کو دھواں بنا دے گا۔ اور آیت ۱۵ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ زمین کو دھواں بنا دے گا۔ اور آیت ۱۶ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ زمین کو دھواں بنا دے گا۔ اور آیت ۱۷ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ زمین کو دھواں بنا دے گا۔ اور آیت ۱۸ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ زمین کو دھواں بنا دے گا۔



وَكَيْفَ مَقَامُ رَبِّهِ جَنَّاتٍ ۖ فِيهَا أَيْ الْأَرْكَانُ كَمَا تَكُونُ ذَوَاتُ أَفْنَانٍ ۖ فِيهَا الْأَرْكَانُ كَمَا تَكُونُ فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِي ۖ فِيهَا أَيْ الْأَرْكَانُ كَمَا تَكُونُ فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ رُوحٌ ۖ فِيهَا أَيْ الْأَرْكَانُ كَمَا تَكُونُ

اس قسم کے لیے جو اپنے رب سے واسطے گزارنے سے لڑا کرتے ہیں، پس اپنے رب سے روٹی کی نعمتوں میں سے کس قدر بھوکھا رہا ہے؟ اور ان کی  
پیشانی پر کئی ٹھیکوں اور غصہ آجائے۔ جو اپنے رب کی کس خدمت کو کم سمجھتے ہو؟ ان دونوں باتوں میں، اپنے رب سے کتنے ہیں۔ ہاں، جن  
آسمان پر اپنے رب کی کون کون سی نعمت کے منکر و چالاک ہیں، ان کی صفوں میں ہر قسم کے لیے بھی بڑا نقصان ہو گا۔ چنانچہ ان کا نہیں اپنے رب کی  
پسند ہے؟

اللہ کا خوف، رب کا انعام ہے۔ اسی غائب، چھڑا سالی، تیرے تیرے خا ولسن خوف و معرت صوفی کیگز کے بابہ میں  
 قابل ہوئے ہے، معرت صوفی کی قصہ کہرتے ہیں یہ ایک اس شخص کے کہتے ہیں کہ میں نے ہونے کے جس سے کہا تھا مجھے آپ میں ہوا ہے۔ تا  
 میں اللہ حالی ہو کر نہ لوں، اس گلہ کے لئے سے بعد قید، اس قیدوں کو کہی اللہ خالی نے توں فرمایا خدا سے جنت میں سے لیکر لیں  
 کجی بات یہ کہ یہ ایک صاحب ہے۔ معرت اس کو ان لہرہ کا توں بھی کہی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ شخص فرست سہن ہے رب کے  
 ساتے کمر اگلے کا دار اپنے دس میں کہتے ہیں اپنے تینا میں کی خواہش سے چاہا ہے اور سرخشی میں نہ ہو بلکہ آخرت کی فکر زیادہ کرنا  
 ہے۔ اس لئے اپنے اہل و عیال سے جدا ہے۔ غربت و تنہا ہے قیامت سے ان سے ایک یہود اور عیسائی میں کی۔ کجی بھاری  
 میں ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ عیسائی چاہتی کی کہ اس کی دوسری کوئی سالانہ بھی نہ ہو نہ کوئی کامی ہو گا۔ وہ عیسائی ہونے کی ہوا میں کی  
 کے ہر حق و جو کہ میں میں ہے سب ہونے کا وہاں عیسائی میں اور یہ ہوا میں کوئی چیز میں نہ ہو نہ اس کے کجی ہونے کے ہر ہند سے  
 جو اللہ عزوجل کے پیروں سے ہے یہ جنت میں ہوں گے یہ حدیث سہن کی اور انہوں میں بھی ہے کہ جو اور کہے۔ کوئی حدیث  
 معرت سے فرماتے ہیں میرے دل میں کہو کہ میں سے اس نے تقسیم ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولسن خوف و معرت کو دیکھا حتیٰ کہ  
 کی۔ ہونے کی وہ عیسائی سترہ کی کے لیے اور چاندنی کی وہ عیسائی صاحب عیسائی کے لیے حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے ایک  
 کہ اس میں ایک کی حدیث کی توں سے لیکر فرما کر اور ہونے کی میں اس سے چاہی ہو آپ ﷺ نے یہ بھی ایک نہ کی۔ میں نے ہر کسی  
 سوال کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو اور کی پاک ہو کر دلوں ہو گے۔ آمین

[illegible]







































































































يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرُسُلِهِ يُؤْتِكُمْ كُفُلًا مِمَّنْ رَحْمَتُهُ وَيَجْعَلَ  
لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ إِنَّمَا يَعْلَمُ هَٰذَا الْكِتَابَ الْإِلَٰه  
يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللَّهِ وَإِنَّمَا الْفَضْلُ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ  
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ





وَالَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ هُمْ أَشَدُّ ذِلَّةً فِي عَذَابِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۚ

الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنكُم مَّن كَفَرُوا فَهُنَّ مُنْهَثِمَةٌ ۖ إِنَّ مَهْثَمَهُمْ إِلَّا  
الْبُيُوتَ وَلَدَنَّهُمْ ۚ وَرَهُمْ يُقْفَلُونَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُوفٌ غَفُورٌ  
وَالَّذِينَ يُخْفَرُونَ مِنكُم مَّن كَفَرُوا فَهُمْ يُعَذَّبُونَ ۚ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۚ مِن  
قَبْلِ أَنْ يَتَمَآسَا ذَرْبَكُمْ تَوْعَظُونَ بِهِ ۚ وَاللَّهُ يَتَعَلَّمُونَ خَيْرٌ ۚ فَمَنْ لَّمْ  
يَهْدِ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِن قَبْلِ أَنْ يَتَمَآسَا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ  
فَلِطَعَامِ سِتِّينَ مِسْكِينَ ۚ ذَلِكَ لِيُتَوَضَّعُوا لِلَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ  
وَاللَّكَفِيرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

وَالَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ هُمْ أَشَدُّ ذِلَّةً فِي عَذَابِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۚ  
وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنكُم مَّن كَفَرُوا فَهُنَّ مُنْهَثِمَةٌ ۖ إِنَّ مَهْثَمَهُمْ إِلَّا  
الْبُيُوتَ وَلَدَنَّهُمْ ۚ وَرَهُمْ يُقْفَلُونَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُوفٌ غَفُورٌ  
وَالَّذِينَ يُخْفَرُونَ مِنكُم مَّن كَفَرُوا فَهُمْ يُعَذَّبُونَ ۚ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۚ مِن  
قَبْلِ أَنْ يَتَمَآسَا ذَرْبَكُمْ تَوْعَظُونَ بِهِ ۚ وَاللَّهُ يَتَعَلَّمُونَ خَيْرٌ ۚ فَمَنْ لَّمْ  
يَهْدِ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِن قَبْلِ أَنْ يَتَمَآسَا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ  
فَلِطَعَامِ سِتِّينَ مِسْكِينَ ۚ ذَلِكَ لِيُتَوَضَّعُوا لِلَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ  
وَاللَّكَفِيرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

مَنْكَرٌ مُّبِينٌ ۚ وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنكُم مَّن كَفَرُوا فَهُنَّ مُنْهَثِمَةٌ ۖ إِنَّ مَهْثَمَهُمْ إِلَّا  
الْبُيُوتَ وَلَدَنَّهُمْ ۚ وَرَهُمْ يُقْفَلُونَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُوفٌ غَفُورٌ  
وَالَّذِينَ يُخْفَرُونَ مِنكُم مَّن كَفَرُوا فَهُمْ يُعَذَّبُونَ ۚ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۚ مِن  
قَبْلِ أَنْ يَتَمَآسَا ذَرْبَكُمْ تَوْعَظُونَ بِهِ ۚ وَاللَّهُ يَتَعَلَّمُونَ خَيْرٌ ۚ فَمَنْ لَّمْ  
يَهْدِ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِن قَبْلِ أَنْ يَتَمَآسَا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ  
فَلِطَعَامِ سِتِّينَ مِسْكِينَ ۚ ذَلِكَ لِيُتَوَضَّعُوا لِلَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ  
وَاللَّكَفِيرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝





اس صامت کے بھائی تھے۔ ان کی بیوی صاحبہ کا نام خود ہے شہرہ بن علیہا قاضی نے نہ توئی مہلہ! اس وقت سے حضرت قول کو بار بار شاید طلاق ہوئی۔ انہوں نے ان کو حضور ﷺ سے کہا کہ میرے یہاں نے مجھ سے کہہ کر لیا کہ وہ فارم میرا علیحدہ ہوئے تو وہ خود ۱۶ روپے جو جائیداد کے ٹکڑے اب اس لڑکی بھی نہیں رہی تھے مجھ سے وہ لادہ لادہ ہوئے اس مسئلہ کو میں نہایت سوچا کرتا اور بھی اسی طرح کی باتیں کہتی جاتی تھی اور وہی جاتی تھیں۔ سب تک کہہ کر کوئی حکم اسلام میں نہ تھا! میں پر یہ آیتیں شروع سورت سے لے کر انجیل تک پڑھتی۔ حضور ﷺ نے حضرت اوس کو جو لادہ لادہ چاک لیا تم کا نام آؤ کہہ کر کہتے ہو! انہوں نے قسم خاں کیا اور کہا۔ حضور ﷺ نے ان سے لیے اور قریش کی انہوں نے اوس سے سنا کر خرید لیا۔ کہہ لیا اور اپنی بیوی صاحبہ سے رجوع کیا (وہاں پر ہوا)۔ حضرت اوس یہاں سے لادہ لادہ بھی بہت سے ہزاروں کاٹیں لڑیاں ہے کہ یہ آیتیں لڑائی کے بارے میں قابل ہوئی ہیں واللہ اعلم

ظہار کی تعریف: لفظ ظہار مشتق ہے کسرت چونکہ اہل جاہلیت اپنی بیوی سے ظہار کرتے وقت جوں کہتے تھے کہ وہ انت علیٰ مکلفہم یعنی مجھ پر اپنی بیوی جیسے میری بیوی کی بیٹھ۔ شریعت میں ظہار یہ ہے کہ اس طرح خود کو کسی مضمحل کام لے لیا ہو یا نہ ہو۔ ظہار جاہلیت کے زمانے میں طلاق کھانا کا قنداق تھنی لے کر اس امت سے لے لیا۔ اس میں کھانا مقرر نہ ہوا اور اسے طلاق قرار نہیں پڑا۔ جب کہ جاہلیت کا دستور تھا۔ سفیر سے کچھ اعتراضات نہ کیے فرمایا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ جاہلیت کے اس دستور کا ذکر کرتے فرماتے ہیں اسلام میں جب حضرت خویلدؓ کا والدہ تھیں آپاؤ، انہوں میں بی بی عجبہؓ نے گئے حضرت نے اس نے بی بی چون صاحبہؓ کو حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ جب آپ کی توڑ بھاگا آپؐ کی رورہیں۔ آپؐ نے واقعہ سن کر فرمایا یہ ہے اس کا کوئی غم نہیں۔ اسے شہید اتھیں تھیں اور آپؐ نے حضرت خویلدؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بیوی کو بھیجی اور بڑھ نائیں۔ جب غلام کی آزادی کی خبر آیا تو غم نہ کیا کہ ہمارے پاس غلام نہیں تھا۔ وہ اس کا ذکر نہیں کر گیا کہ اگر ہم روز تین مہر دے بی بی کو بی بی تو یہ اپنے بڑھاپے کی موت ہو جائے۔ جب کھانا کھانے کا ذکر آیا تو کھانا کھانے لگیں۔ تو مرادوں گئے۔ تاہم اسے کہو کہ وہ بڑھاپہ کی آہنہ پی حضور ﷺ نے اسے اس میں صابر رہا۔ اگر انہیں دیکھو اور فرمایا ہے صوفی نور اور اپنی بیوی سے جو جبر کرلو انہیں جبر کرنا کی اجازت دینی اور بیٹے کی مجلس خوارات سے بھلی نہیں۔

حضرت ابو العباس سے بھی اسی طرح مدعی ہے خزانے میں خور و خرد نہ دینے کی ایک نصیحت کی یہی تھی جو ائمہ کرام سے غفلت و کوتاہی تھی۔ کسی اور کسی بات پر مبالغہ یا تو بیجا یا تو مبالغہ کی رسم کے مطابق تھا کہ کاجوان کی ملاقا تھی۔ یہ وہی مبالغہ محض تھا کہ اس پہنچیں اس وقت آپ ﷺ حضرت عائشہؓ کے کمر میں تھے اور وہی صبح آپ کا سر دھو رہی تھیں اور سارا توہین یا نیکہ آپ نے فرمایا اب کیا ہو سکتا ہے؟ یہ سب ظلم ہیں تو اس پر لازم ہو گیا کہ میں ان کے لئے کھانا یا دھوئی دے دوں گا۔ اب حضرت عائشہؓ آپ کے کمر پر رک کا ایک طرف کا حصہ دھو کر دوسری جانب آئیں اور دوسرا حصہ دھوئے لیں تو حضرت خور بھی کھوم کر اس طرف آئیں اور پتا وقت دہریہ آپ نے پھر بھی جواب دیا۔ حضرت ام المومنین نے، بولا کہ آپ کے یہ نہ کہ کھانا خلیفہ کو لیا ہے تو اس نے کہہ کر اور نہ کر بھیجے۔ پھر درجہ ٹھک گئیں۔ اور وہی روز ہی ہرنی شہر کا دہریہ جب ان کی تہ آپ نے فرمایا اور عزت کہاں ہے؟ حضرت ام المومنین نے آواز نہ بکھاری۔ آپ نے فرمایا یا اپنے غلام کو لے آؤ یہ آؤنی بہانی میں اور اپنے شوہر کو لانا نہ کر تو دینی اور ایسے اسے تھے جیسے انہوں نے کہہ تھا آپ نے جو "سَعِدَةُ بِاللَّهِ السَّعِيدُ الْعَلِيُّ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ" چاہ کر اس صورت لی یہ آخری حاکم اور فرما کہ تم غلام آؤ کہہ سکتے ہو انہوں نے کہا نہیں۔ کہہ دینے سے انہوں نے اپنے ایک روز سے رکھنے کو؟ انہوں نے قسم کھا کر کہا کہ انہوں نے دھو کر تو پانی پاں پانی دے دیا۔ فرمایا کہ ساتھ مکتبوں کو کھانا دے سکتے ہو انہوں نے کہا نہیں لیکن اگر آپ میری اور ان فرمائشوں کو اور بات ہے۔ جس حضور ﷺ نے ان



















نیا شخص اس شخص کے بانی ہوئے کافر پر غداروں کو حکم یہ صدق سب تک واجب ہے۔ تو یہ جواب کہ۔ اسے نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی جنہیں محال فرمایا وہاں ہرگز نہ ہوا۔ تاہم اس کا پرانی طرح خیال رکھنا واجب کہ۔ اس وقت سے پہلے صدق کلمہ کا شرف حضرت علیؑ کو حاصل ہوا ہے مگر یہ حکم بہت کچھ پسندوار صدق ہے۔ حضور ﷺ سے اپنے سے پوشیدہ باتیں نہیں دیں مگر پوشیدہ پر تو یہ حکم یہ ہے کہ حضرت علیؑ سے خود بھی یہ واقعہ۔ انھیں مرنا ہے کہ۔ اپنے سے کہہ دیاں آیت پر تم سے پہلے ہی نے عمل کیا۔ یہ بعد کوئی عمل نہ کہ۔ یہ پاس ایک ایسا خاصہ تھا کہ میں نے اس کے لئے ایک اور حکم اللہ کے نام پر کسی مسکین کو۔ اگر آپؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپؑ سے مراد کوئی کی۔ جو تو یہ حکم اللہ کا تھا کہ سے پہلے ہی کیا یہ کسی نے عمل نہیں کیا۔ اور میرے بعد کوئی اس پر عمل نہ کرے۔ مگر آپؑ نے اس کی نیت کی خدمت میں اس پر عمل کیا۔ حضور ﷺ نے حضرت علیؑ سے چاہا یہ صدق کی مقدمہ ایک بار سفر فرمائی ہوئے تو آپؑ سے کہی یہ قسمت ہوئی۔ فرمایا تمھارے دل میں کلمہ اس کی بھی طاقت نہیں۔ آپؑ نے فرمایا چھ مہینے قیام میں نہ رہا۔ وہ ایک دور رہا۔ آپؑ نے فرمایا اور تم کو جس نے تمکد دل سے۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں میں میری اس بات اللہ تعالیٰ نے اس میں سے یہ تحفہ لے لیا۔ اس بات میں بھی یہ روایت ہے وراثت میں فریب کرتے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں مطلب۔ یہ حضور ﷺ سے روایت کرتے سے پہلے صدق کلمہ کا فرماتے تھے انھیں نہ کوئی حکم نہ سے بعد وہ آپؑ فرماتے ہیں میرے لئے تحفہ سے سوائے اس کے کہ میں نے حضور ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ وہاں فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حضور سے آپؑ پر تحفہ فرمائی ہوئی اب انھوں نے عداوت پیدا کر لی۔ یہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر کلمہ کی فرمائی۔ اس تحفہ کا صلہ نہ کروں۔ مگر اس میں میری یہ بھی نکتہ قیام ہے کہ یہ حضور ﷺ سے روایت ہے۔ اہل اللہ اور مسلمانوں سے اس حال میں فرماتے ہیں۔ حضرت اللہ کا قول ہے کہ صدق کی کچھ باتیں تم پر حضور ﷺ سے روایت ہے علیؑ بھی یہی فرماتے ہیں کہ صدق میری عمل کرنا تھا۔ ان کا خود اس حدیث میں حکم کو بدل دے۔ اور اللہ تعالیٰ سے روایت ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَّا هُمْ فِیْكُمْ وَلَا مِنْكُمْ وَلَا يَحْكُمُوْنَ عَلٰی الْكُذِبِ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝۱۰۱ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۝۱۰۲ اِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝۱۰۳ اِتَّخَذُوْا اَیْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۝۱۰۴ فَالَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝۱۰۵ لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَا اَوْلَادُهُمْ فَرَنْ اللّٰهُ شِیْئًا لِّوَلٰئِكَ اَصْحَبُ النَّارِ ۝۱۰۶ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۱۰۷ یَوْمَ یَبْعَثُ اللّٰهُ جَمِیْعًا فَمَنْ یَّقْلُبُوْنَ لَهٗ كَمَا یَحْكُمُوْنَ لَكُمْ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِلَّا اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝۱۰۸ اَسْمَعُوْا عَلَیْهِمُ الشَّیْطٰنُ فَاَنۡسَاهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ۝۱۰۹ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ ۝۱۱۰ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۱۱۱

























وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقِ شَعْرَةَ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ

[illegible][illegible][illegible]



























ہاں ہے کہ مال بدولت تک میں ہی غلام و غریہ قیامت میں سے نہ تھے۔ صرف یہ دعویٰ تھا کہ مال تک پہنچے تھے، اس لیے کہ میں نے نہیں  
اس میں حاصل تھا۔ اب یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ میں تھے۔ یہاں تک کہ جب علیؑ نے عبد اللہ اور حسن اللہ ﷺ نے  
ان پر چڑھائی کہتی پان فوطیہ ﷺ کی فرائض تھی کہ انہیں اجاہل و بدیش ملیں تاکہ خود پر ہی نہ ہونے پائے۔ لیکن یہ کہتا ہوں کہ یہاں  
اس لیے آپؐ نے انہیں خالی سے رہا بھی کی کہ باہمی قتالی امدادی تیاری کی فوجیں تیار نہ ہو چکیں۔ غرض انہیں نہ کہہ سکیں۔ اور آپؐ نے  
مسلمانوں کو تیار کیا۔ فاطمہ علیہا السلام نے اس میں موثر پائی۔ علیہ السلام نے تمام علماء و اہل فوج و مشیرین سے ہاتھ استہانت کیا  
میں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس ارادے اور مسلمانوں کی غلطی کی فوجیں تھیں۔ آپؐ کا ارادہ اس سے صرف یہ تھا کہ میرا کوئی مسلمان  
قریش پر نہ ہو جائے جس کے ہاتھ میں ہاں ہے۔ مال اور مال اور مال سکھلا دیں۔ جو غلام حضور ﷺ کی دعاؤں پر چل رہی تھی۔ لیکن خدا کو  
قریشوں کو کسی ذریعہ سے بھی اس دور سے کام نہ لیا۔ ان لیے نہ خالی سے آپؐ کو اس پر شہرہ و راز سے مطلع نہ کیا۔ اور  
آپؐ نے اس صورت سے پہنچا اپنے سارا کچھ کہتے ہیں کہ وہاں کیا ہوا۔ اس سے حاصل نہ کیا۔ یہ غرض انہیں کیا ہوتی تھی۔

حضرت حاطب کا واقعہ: مسند احمد میں ہے حضرت علیؑ نے فرمایا تھے کہ اگر تیرے حکمران عدل سے وعدہ کرے کہ رسول اللہ ﷺ نے  
جائز فرمایا تم یہاں سے فوراً نکلو۔ اور افسانہ میں جب تم پہنچو گے تو تمہیں ایک سادہ فوجی سوار فوج لے لی جس کے پاس ایک ہاتھ  
تم سے ہتھیار ہیں کہ اور یہاں کے فوجی تم یہاں گھوڑوں پر سوار ہو کر بہت تیز رفتاری سے۔ اور ہو گئے اور وہ غلام جس میں پہلے فوجی  
ہوئے ہیں ایک سادہ فوجی سوار فوج لے لی تھی۔ یہ کہتے ہیں کہ جو فوج تیرے پاس ہے وہ سب حاطب کے حوالے کر دی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ  
آج میرے پاس کوئی فوج نہیں۔ ہم نے کہا تھا کہ تم یہاں سے جیسے چاہو۔ اور فوج میں کوئی نہ لے کر آؤ۔ فوج میں نہ لے کر آؤ۔ فوج میں نہ لے کر آؤ۔  
وہ خود تم سے نہیں گئے۔ اب تو وہ فوج سے پہلے اور آخر اس نے اپنی پناہ لی کہ اس میں سے وہی چھ نکال کر تیار۔ حاطب  
کیا ہم اس وقت وہاں سے وہاں روانہ ہوئے۔ حضور ﷺ کی خدمت میں اسے پیش کر دیا۔ چاہئے کہ یہ سلام ہو کہ حضرت حاطب  
نے اسے تمہارے اور یہاں کی فوج میں اس کے حضور ﷺ کے حوالے سے لکھا۔ اور کہا کہ آپؐ نے کہا حاطب یہ ایک فوج  
ہے۔ حضرت حاطب نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ چھوڑ دے۔ لیکن یہی لی گئی تھی۔ فوج میں حاطب اور فوجیوں میں سے نہ  
تھا۔ چاہئے کہ یہاں لاؤ۔ آپؐ نے نہ تو فوج لے لی تھی۔ اور یہی جہاں سے کہتے ہیں کہ انہوں میں سے جو وہاں سے جان بچا کر  
وہاں سے گئے ہیں وہ ان کی ہی ہمت کہتے ہیں۔ لیکن یہی کہتے ہیں کہ انہوں نے حاطب کی خدمت سے کہہ کر آپؐ نے کہا کہ  
آؤ یہاں کے ساتھ کوئی سکوت۔ اصحاب انہوں سے کہتے ہیں کہ حاطب انہیں اور انہیں اور انہیں کے نسب کی وجہ سے  
ان کا تعلق ہے۔ یہ اسے اصحاب کی کہ ہے۔ یہ اسے تعلق ہو۔ یہاں حاطب نے اپنی فوجیں لپکا۔ اپنے زین سے وہ ہتھیاروں کے اسلام  
کے بعد غرض سے اس میں ہوا۔ اس کی فوج کی وجہ سے صرف اپنے زین کی حاکمیت و اہل فوج۔ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم سے ہوا۔ اور  
حاطب جان کر کہ جس ہوا اہل فوج کے ہوتے۔ آپؐ نے اپنی فوج ایک طعنہ لپکا۔ جس میں نہ ان مسلمانوں کو نقصان پہنچا یا انہوں کی دعا  
انہوں کے پیش نظر ہو۔ حضرت ﷺ نے فوجیوں کو فوجیوں کے ساتھ ہوا۔ یہ وہاں سے کہتے ہیں کہ آپؐ کو بہت غصہ ہوا۔  
فرمانے لے پھر رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ اس فوج کی آواز نہ ہو۔ آپؐ نے فوجیوں کو یا مہم نہیں کہ یہ چاروں صفوں میں  
اور جو انہوں نے اللہ تعالیٰ نے تمہارے فرمایا جو چاہو۔ لیکن انہوں نے نہیں کی۔ یہ روایت ہے کہ ہر کسی کی حد تک نہ

ہے۔

نیک بخاری نے حاطب علیہ السلام میں انہوں سے کہہ دیا کہ فوجی نے یہ صورت نہ لپکا۔ یہاں حاطب انہیں میں سے کہتے ہیں کہ





































وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ يُقَوْمِ لِمَ تُوذُّونَنِي وَقَدْ تَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ  
إِلَيْكُمْ فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاءَ اللَّهِ قَلْبَهُمْ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝ وَإِذْ  
قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ بَنِي إِسْرَءِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا  
بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ فَلَمَّا  
جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُبِينٌ

اور اذ قال موسیٰ لِقَوْمِهِ یُقَوْمِ لِمَ تُوذُّونَنی وَقَدْ تَعْلَمُونَ اَنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ فَلَمَّا زَاغُوا اَزَاءَ اللّٰہِ قَلْبُهُمْ وَاللّٰہُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفَاسِقِیْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ عِیْسٰی ابْنُ مَرْیَمَ بَنِیْ اِسْرَءِیْلَ اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرَةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِی مِنْ بَعْدِی اسْمُهُ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَیِّنَاتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ

ترجمہ: اور اذ کہ موسیٰ نے اپنے قوم سے کہا: "یہ لوگو! میں نے تم کو اللہ کے رسول کے طور پر بھیجا ہے، لیکن تم مجھے کفر سے متوجہ کرتے ہو۔" اور اذ کہ عیسیٰ بن مریم نے اپنے قوم سے کہا: "میں تم کو اللہ کے رسول کے طور پر بھیجا ہوں، لیکن تم مجھے سحر سے متوجہ کرتے ہو۔"

یہ دونوں آیات اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں لکھی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو اپنے رسول کے طور پر بھیجا تھا، لیکن ان کے قوم نے ان کو سحر سے متوجہ کر دیا۔

اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول کو ماننا اور ان کے ساتھ رہنا ہر انسان کی ذمہ داری ہے۔ اگر کوئی اللہ کے رسول کو مانے اور ان کے ساتھ نہ رہے، تو وہ اپنے آپ کو گمراہ کر لے گا۔

اسی طرح ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول کو ماننا اور ان کے ساتھ رہنا ہر انسان کی ذمہ داری ہے۔ اگر کوئی اللہ کے رسول کو مانے اور ان کے ساتھ نہ رہے، تو وہ اپنے آپ کو گمراہ کر لے گا۔









اللہ عزوجل نے قرآن مجید کو انصاف سے لکھا ہے۔

اس میں ہر ایک کو اپنا حصہ ملا ہے۔ ہر ایک کو اپنا حصہ ملا ہے۔ ہر ایک کو اپنا حصہ ملا ہے۔ ہر ایک کو اپنا حصہ ملا ہے۔

مفسرین نے اس کے ساتھ ساتھ ذکر کیا ہے کہ اس میں ہر ایک کو اپنا حصہ ملا ہے۔ ہر ایک کو اپنا حصہ ملا ہے۔ ہر ایک کو اپنا حصہ ملا ہے۔ ہر ایک کو اپنا حصہ ملا ہے۔

یہ امر اس لئے کہ اس میں ہر ایک کو اپنا حصہ ملا ہے۔ ہر ایک کو اپنا حصہ ملا ہے۔ ہر ایک کو اپنا حصہ ملا ہے۔ ہر ایک کو اپنا حصہ ملا ہے۔

یہ امر اس لئے کہ اس میں ہر ایک کو اپنا حصہ ملا ہے۔ ہر ایک کو اپنا حصہ ملا ہے۔ ہر ایک کو اپنا حصہ ملا ہے۔ ہر ایک کو اپنا حصہ ملا ہے۔

## تفسیر سورہ جمعہ مکیہ

یہ سورہ مکیہ ہے۔ اس میں ہر ایک کو اپنا حصہ ملا ہے۔ ہر ایک کو اپنا حصہ ملا ہے۔ ہر ایک کو اپنا حصہ ملا ہے۔ ہر ایک کو اپنا حصہ ملا ہے۔





















وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّاْ اُؤْسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ  
وَهُمْ مُسْتَكْبِرُوْنَ ۝ سَوَّاهُمْ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفِرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ  
اللَّهُ لَهُمْ اِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ ۝ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُولُوْنَ لَا تَنْفِقُوْا  
عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتّٰى يَنْفَقُوْا ۚ وَالَّذِيْنَ خَزَايِٕنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَا  
لْحٰكِمِ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ يَقُولُوْنَ لَيَنْبَغِيَ عَلٰى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنْ يَّخْرُجْنَ  
اَلَا عَزَمَتْهُنَّ الْاَذَانُ ۚ وَالَّذِيْنَ الْعِزَّةُ ۚ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا  
يَعْلَمُوْنَ ۝

















آیت اور وہاں ہے۔ وہ وہاں الغن کھڑا لا غنبا الشاعا فل ملی زویجہ لیا شکیہ و کاف لیس میں ہم پر قوس ہے۔ اُن کی قوم کے ساتھ ہے۔ یہ کہ اگر تم یقیناً پائے نہ کرے۔ اُن کی قوم کی آیت میں  
 ثم رجعوا واما کما کما بعد چاروں کو، سو میں قرآن مجید میں اور اہل انبیاء میں میں اللہ تعالیٰ نے شیعہ و کفر  
 قیامت کے لئے اللہ تعالیٰ نے قریب کوئی رک ہے۔ اُن کی الیہ الامامہ ہوا میں ہے۔ یہ کہ ہے، اذکک یومہ یجعلوہ لک الدن و  
 ذلک یومہ یجعلوہ لک الدن و اُن کے لئے اللہ تعالیٰ نے جانے اور ان کے لئے جانے ہے۔ وہ کہ ہے، اذکک یومہ یجعلوہ لک الدن و  
 لیسخولون الی مقتدر یوم یظلمون ہم میں قرآن مجید میں اور اہل انبیاء میں میں اللہ تعالیٰ نے شیعہ و کفر  
 اُن میں فی ممت طایفہ ہے اُن کی قوم ہے۔ اُن کی قوم ہے، اذکک یومہ یجعلوہ لک الدن و اُن کے لئے اللہ تعالیٰ نے جانے اور ان کے لئے جانے ہے۔ وہ کہ ہے، اذکک یومہ یجعلوہ لک الدن و  
 یہ وہاں کیا ہو گا کہ اُن کے لئے اُن کی قوم ہے، اذکک یومہ یجعلوہ لک الدن و اُن کے لئے اللہ تعالیٰ نے جانے اور ان کے لئے جانے ہے۔ وہ کہ ہے، اذکک یومہ یجعلوہ لک الدن و  
 یہ کہ جانے دیکھ اُن کے لئے اُن کی قوم ہے، اذکک یومہ یجعلوہ لک الدن و اُن کے لئے اللہ تعالیٰ نے جانے اور ان کے لئے جانے ہے۔ وہ کہ ہے، اذکک یومہ یجعلوہ لک الدن و  
 کاف لیس میں ہم پر قوس ہے۔ اُن کی قوم کے ساتھ ہے۔ یہ کہ اگر تم یقیناً پائے نہ کرے۔ اُن کی قوم کی آیت میں

مَا أَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ اللَّهُ قَلْبَهُ وَلِلَّهِ  
 يَكُنْ شَيْءٌ عَسِيبٌ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَى  
 رَسُولِنَا الْبَلَاءُ الْمُبِينُ إِنَّ اللَّهَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ

اُن کی قوم کے ساتھ ہے۔ اُن کی قوم کے ساتھ ہے۔ یہ کہ اگر تم یقیناً پائے نہ کرے۔ اُن کی قوم کی آیت میں  
 اُن کی قوم کے ساتھ ہے۔ اُن کی قوم کے ساتھ ہے۔ یہ کہ اگر تم یقیناً پائے نہ کرے۔ اُن کی قوم کی آیت میں

مفسرین نے اُن کی قوم کے ساتھ ہے۔ اُن کی قوم کے ساتھ ہے۔ یہ کہ اگر تم یقیناً پائے نہ کرے۔ اُن کی قوم کی آیت میں  
 اُن کی قوم کے ساتھ ہے۔ اُن کی قوم کے ساتھ ہے۔ یہ کہ اگر تم یقیناً پائے نہ کرے۔ اُن کی قوم کی آیت میں  
 اُن کی قوم کے ساتھ ہے۔ اُن کی قوم کے ساتھ ہے۔ یہ کہ اگر تم یقیناً پائے نہ کرے۔ اُن کی قوم کی آیت میں  
 اُن کی قوم کے ساتھ ہے۔ اُن کی قوم کے ساتھ ہے۔ یہ کہ اگر تم یقیناً پائے نہ کرے۔ اُن کی قوم کی آیت میں  
 اُن کی قوم کے ساتھ ہے۔ اُن کی قوم کے ساتھ ہے۔ یہ کہ اگر تم یقیناً پائے نہ کرے۔ اُن کی قوم کی آیت میں  
 اُن کی قوم کے ساتھ ہے۔ اُن کی قوم کے ساتھ ہے۔ یہ کہ اگر تم یقیناً پائے نہ کرے۔ اُن کی قوم کی آیت میں  
 اُن کی قوم کے ساتھ ہے۔ اُن کی قوم کے ساتھ ہے۔ یہ کہ اگر تم یقیناً پائے نہ کرے۔ اُن کی قوم کی آیت میں  
 اُن کی قوم کے ساتھ ہے۔ اُن کی قوم کے ساتھ ہے۔ یہ کہ اگر تم یقیناً پائے نہ کرے۔ اُن کی قوم کی آیت میں  
 اُن کی قوم کے ساتھ ہے۔ اُن کی قوم کے ساتھ ہے۔ یہ کہ اگر تم یقیناً پائے نہ کرے۔ اُن کی قوم کی آیت میں  
 اُن کی قوم کے ساتھ ہے۔ اُن کی قوم کے ساتھ ہے۔ یہ کہ اگر تم یقیناً پائے نہ کرے۔ اُن کی قوم کی آیت میں





نے ان لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ تم جو کچھ کہتی رہی ہو اس کا اعلان کر دو اور میں اس کا جواب دے گا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ان سے کہا کہ میں نے ان کو کچھ نہیں کہا، یہ سچ ہے۔ ان کے پاس کوئی کتاب نہیں تھی۔

اس کے ساتھ ہی کہہ دیا کہ ان لوگوں کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ آپ سے کہہ رہے ہیں کہ میں نے ان کو کچھ نہیں کہا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ان کو کچھ نہیں کہا۔

وَمَا كُنْ بِمِنْكُمْ بِمَعْلُومٍ ۚ فَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّهُ بَشِيرٌ ذَكِيقٌ

## تفسیر سورہ طلاق مدنیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ بِعَدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ  
رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِطَاحِشَةٍ  
مَعِيْنَةٍ ۚ وَبِذَلِكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا  
تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُخْدِثَ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا

ترجمہ: اے نبی! اگر تم نے عورتوں کو طلاق دیا تو ان کو ان کی عدت کے ساتھ طلاق دے دو اور ان کی عدت کا حساب رکھو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ تم اپنے رب سے ڈرو۔ اگر تم نے عورتوں کو ان کی گھروں سے نکال دیا تو ان کو اپنے گھروں سے نکالنا چاہیے۔ اور اگر تم نے عورتوں کو اپنے گھروں سے نکال دیا تو ان کو اپنے گھروں سے نکالنا چاہیے۔

یہ وہی حد ہے جو اللہ نے عورتوں کو طلاق دینے کے لیے رکھی ہے۔ اگر تم نے عورتوں کو ان کی گھروں سے نکال دیا تو ان کو اپنے گھروں سے نکالنا چاہیے۔ اور اگر تم نے عورتوں کو اپنے گھروں سے نکال دیا تو ان کو اپنے گھروں سے نکالنا چاہیے۔

طلاق کی حدت اور اس کی حدود کا بیان ہے۔ یہ حدت ہے کہ عورت کو طلاق دینے کے لیے اس کی عدت کا حساب رکھنا چاہیے۔ اور اگر تم نے عورتوں کو ان کی گھروں سے نکال دیا تو ان کو اپنے گھروں سے نکالنا چاہیے۔ اور اگر تم نے عورتوں کو اپنے گھروں سے نکال دیا تو ان کو اپنے گھروں سے نکالنا چاہیے۔







آیت اتری کہ مکی بندوں کو اللہ تعالیٰ نجات دے دیجہ لہذا اس کا ثامن بھی نہ ہو جس سے اسے روزی پہنچا ہے۔ مسئلہ احمد میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ لڑکا کی خبر سے انسان اپنی روزی سے محروم ہو جاتا ہے۔ خود یہ لڑکا نہ دینی چیز صرف دعا ہے مگر میں روزی کی کسے دینی چیز صرف غلہ کی خوش طو کی ہے۔

یہ حدیث اہل بیت میں ہے کہ حضرت عرف انجلی کے لڑکے حضرت سالمؑ جب کاڑوں کی قید میں تھے تو حضور ﷺ نے فرمایا ان سے کہلو اور کھڑت خواہ غول و لا غولہ الا باللہ ۱۱ پڑھتا رہے۔ ایک دن ایک بیٹہ جیسے جن کی قید کھلی گئی اور یہ وہاں سے نکل جاتے ہیں لوگوں کی قید کو انکی ہاتھ لگی جس پر سوار ہو لیے راستے میں ان کے اونٹوں کے رموں نے انہیں اپنے ساتھ پکڑ لائے وہ لوگ پیچھے دوڑے لیکن یہ کسی کے ہاتھ نہ تھے میرے اپنے کمرے آئے اور وہاں پر کھڑے ہو کر آواز دی۔ باپ نے آواز میں کہ فرمایا کہ کی قسم یہ تو سالم ہے۔ میں نے کہا ہاں وہ تو قید بند کی مصیبتیں بھیل رہا ہو گا۔ اب دونوں میں باپ اور خود مرنے والے کی طرف دوڑے پھر لڑکھا تو ان کے کمرے کے حضرت سالم نہیں اور تمام انکئی کا ٹولے سے بھری دی ہے۔ پوچھا کہ یہ اونٹ کیسے ہیں انہوں نے ہاتھ جان کیا تو فرمایا چھوڑ دینا حضور ﷺ سے ان کی بابت مسئلہ روایت کر آؤں۔ حضرت ﷺ نے فرمایا وہ سب تہذیب الہیہ ہے جو چاہو کرو لہذا یہ آیت اتری کہ اللہ سے دارنے والوں کی مشکل اٹھ آسان کر دے۔ لہذا ان روزی پہنچا ہے۔ ابن ابی حاتم کی حدیث میں ہے جو شخص یہ طرف سے بھگے کہ لڑکا کا ہو جائے اللہ اس کی ہر مشکل میں اسے نکالت کرتا ہے اور بے ثمن روزی دے گا ہے اور اللہ سے بہت کر دینا حق کا ہو جائے اللہ بھی اسے اسی کی طرف موہ دیتا ہے۔

مسئلہ احمد میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عباسؓ حضور ﷺ کے ساتھ آپؐ کی سواری پر آپؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جو آپؐ نے فرمایا ہے میں نہیں چننا بائیں تھا بائیں سو تم اللہ کی یاد رکھو۔ جس پر انکے کا اللہ کے حکم کی نجات کر، تو اللہ کو اپنے پاس لکھ اپنے سامنے ڈانٹے۔ جب کہ لکھا ہوا تھا کہ میں سے انکو نصیب نہ اعلیٰ ہو ہی سے دعا چاہو کہ تمام امت علیٰ نبی و آلہ و صحبہ علیہم السلام کو منظور ہو تو وہ اسامی علی علیہم السلام بھی لکھ لکھا اور بھیج دیا۔ اسی طرح مدت کے ساتھ امت کو بھی کر تھے کوئی نقصان پہنچا چاہیں تو بھی نہیں پہنچا سکے مگر تقدیر میں نہ تھا۔ انھیں اللہ بھیج دیا۔ یہ سن کر ان کے دل پر حدیث ہے تمام زندگی اسے حسن سمجھتے ہیں۔ مسئلہ احمد کی اور حدیث میں ہے جسے کوئی حاجت ہو اور وہ لوگوں کی طرف سے ہائے تو بہت ممکن ہے کہ وہ سختی میں پڑ جائے اور کام مشکل ہو جائے اور حاجتی حاجت اللہ کی طرف سے جائے اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مدد فرمائی کہ اسے باوجود ایسی دیکھا میں ہی اور اسے ہونے کی موت کے بعد۔ پھر ارشاد ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کو جس طرح چاہے اپنی مخلوق میں پراکرنے والا اور انکی طرح جلدی کرنے والا ہے ہر چیز کا اس نے انداز مقرر کیا ہوا ہے۔ جیسے اور جگہ ہے جو کل حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہر چیز اس کے پاس ایک انداز سے ہے۔

وَالَّذِينَ يَمُنُونَ مِنَ النَّبِيِّينَ مِنَ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُمْ أُخِذُوا مِنْ سَبْتٍ إِنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا  
وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَأُخِذُوا مِنْكُمْ وَإِنْ يُضْمَنَ مِنْكُمْ إِنْ يَضْمَنَ مِنْكُمْ وَإِنْ يَضْمَنَ مِنْكُمْ  
يَعْلَمُ لَهُ مِنْ أَمْرِ يُسْرًا ذَلِكَ أَمْرُ اللَّهِ أَنْزَلَهُ إِلَيْنَا وَمَنْ يَنْتَهِ عَنْهُ يَكْفُرْ عَنْهُ  
سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا













کے جس کے فرمان کا قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور اس پر عمل میں کو اسے خوش کرے۔ تو فرمایا کہ مومن آسمان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے جسے  
حکمت فرما میرا احکام کے کوئی قوم سے نہیں تھا جو اللہ فرما مختلف حقیق اللہ منبع نعمات طیبہ کا کچھ کیا تو نہیں سمجھتے کہ اللہ اس  
نے مومن آسمانوں کو کس طرح اور کسے پھر کیا ہے اور ہرگز رستہ ہے۔ وَاَنْصَبَ لَهُ السَّمُوعَاتِ وَالْأَزْمَلِ وَمَنْ هُوَ الَّذِي  
ساقطی آسمان دراز کیا اور جس پر جو کچھ ہے سب اس نے اپنی تخلیق سے بہت زیادہ فرمایا ہے اس کی مثال زمین میں نہیں ہے کہ جتنی  
والمسلم کی کچھ حد سے ہے جو کچھ حکم کے کسی کی ایک روایت ہر زمین کے رکھتے ہوئے، جسوں کا حوالہ پر بلا ہونے کے۔ کچھ  
ان کی میں ہے اسے ہر زمین زمین غیب اخصیہ یا بے شک میں نے اپنی غائب میں اور فی اللہ خداوند اور اجناس زمین میں اللہ اس کے  
و ان میں ہیں اور ہے جس کا قدر اللہ انہی بعض انہوں نے کہ ہے کہ اس سے ہر وقت انہوں نے ہے قائم اور اللہ اس کے  
اور اختلاف ہے جو جس پچاس لکے ہیں اور اولی قرآن وحدیث کا سرسٹا خلاف لیا ہے۔ سورہ مدہ میں آیت وَهُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ  
ان کی تفسیر میں ماقولہ ماقولہ کا مومن کے مومن کی اور فی کھدوان کی مومن لاجلہا مومن کی ہے پر ایمان ہو چکا ہے۔

حضرت ابن مسعود اور دیگر صحابی بھی یہی فرماتے ہیں ایسے اور حدیث میں بھی ہے مومن آسمان اور جو کچھ میں سورہ ان کے  
اور مومن ہے اور ماقولہ زمین اور جو کچھ میں سورہ ان کے اور مومن ہے ان کے مقابلہ میں ہے جسے کچھ لکے ہیں جو نہ بہت بھل  
میدان میں ایک چھوڑا اور۔ میں یہ کہ جس حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے اس کی تفسیر کیا ہے ماسے بیان ان کے ہے نہ  
ہوئے اور۔ کا مجموعہ نہ ہے اور حدیث میں ہے کہ کسی شخص نے اس آیت کا مطلب پوچھا تو اس نے آپ کے فرمایا کہ میں جیسے اور  
اول کہ ہوش تجھے کہ اس کا تو اس کا کائنات کہ وہ اور دیکھ کر اس آیت کے ہر دین میں جس لفظ اور اس کے علیہ السلام کے اور اس  
زمین کی مخلوق کے ہے اور ان فی اولی اس روایت میں آئے ہر آسمان میں جس راہیم علیہ السلام ہے۔ علی کی کتاب وَالْاَسْمَاءُ  
وَالْاَصْفَاتُ ہے جس حضرت ابن عباس کا قہر ہے کہ مرقیہ مومن میں سے ہر ایک میں بھی ہے جس شخص سے کہ اور ام میں جس  
تو مہلہ سارے اور ان میں جس شخص نے انہوں نے اور یہ ہے کہ مومن میں جس شخص میں مایہ اسام کے۔ ہر اور مائی نے  
فیک اور روایت بھی ابن عباس کی اور ان سے اور فرمایا ہے اس کی اس کے ہے نہیں یہ باطل غلط ہے۔ ہر مائی کے ایک اور بھی  
سب سے علم میں جس کی حیرت کوئی نہیں اور ان کے علم۔ ایک مسئلہ اور بہت ہی مشکل روایت اس کی نہ چاٹا ہے جس شخص میں مائی  
ہے کہ حضور ﷺ ایک مرتبہ صحابہ کے مجلس میں تشریف لائے اور جب سب کسی فرمایا کہ میں چپ چاپ ہیں پوچھا کیا بات ہے  
جواب ملا کہ یہ کہ میں سنی ہے۔ فرمایا ایک ہے جو فوت پر لکھن اور انہیں کہیں نہ کی بات تو یہ تو جس میں نہ چاٹا اسے  
میں مغرب کی طرف ایک سفید زمین ہے اس کی سفیدی اس کا نور ہے و فرمایا کہ انہوں نے اس کی سفیدی ہے۔ اور ان کا رستہ جو کہیں نہ کے  
وہاں اللہ کی چمک حضور ہے جس نے ایک آنکھ کھینچنے کے برابر بھی نہیں کی اس کی قربانی نہیں کی صحابہ کے لئے کہا ہر شیطان ان سے کہیں  
ہے فرمایا کہ میں نے کسی شخص کا شیطان پھاڑا بھی ان کا ہے و انہیں اور پھاڑا یہ بھی انہوں میں "فانہ غیر مغرب اور علیہ السلام  
کی پیدائش کا بھی ہم نہیں۔ لکھتے سورہ طلاق کی تفسیر بھی پوری ہوئی۔

## تفسیر سورہ تحریم مہانیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ لَتُبْتَغَىٰ مَرْضَاتُ أَرْوَاحِكَ وَاللَّهُ عَفُوٌّ رَّحِيمٌ







وقت قرعہ کاوش رہی۔ سب آپ میرے پاس آئے میں نے تمہارا تمام لہجہ و آواز اور ہر حرکت پر سہاٹی آتے میرے بھی جتنی احاطہ  
 بحر حریف، رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے بھی یہی فرمایا کہ حضرت قصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہی کے وقت حضرت نے  
 شہد کا شہرت پلا چاہا آپ نے فرمایا مجھے ان کی خدمت نہیں حضرت سدا غلام نے لکھیں اوسوں میں سے تھے جو عراقیہ میں سے تھے  
 نہ موش نہ۔ صحیح مسلم ان حدیث میں آئی، دینی ہے کہ نبی ﷺ اور سب امت غلات خجائی کی لیے اس بیوہ کے لیے ہی آپ  
 نے سفارحہ کھلائے اس میں بھی قدرہ ۵۰۰۰۰ تھی جب آپ نے جواب دیا کہ نہیں میں نے خود ہی سے قرآن میں سے کلمہ دیا کہ چار  
 اس شہد کی تعلیم نے علم اور عت کو بے سارو کا جس نے کو نہ کا یہ سفاکی ہے اور اس کے وتر سے اس شہد میں اس کی پورائی ہوئی۔ اس  
 روایت میں لفظ پرست ہے جس کے متعلق جو یہ کہنے ہیں کہ یا اللہ شہد کی عیون کو بھی جلا دے کہتے ہیں جو ہر مریہ اور بھی آوارہ  
 کہتے ہیں۔ عرب کہتے ہیں جو حضرت حرمین العکبرہ جلد ہر نہاد تپ رہا اور سر کی پٹی کی آواز غالی دیتی ہو۔ ایک حدیث میں  
 ہے پھر وہ جتنی پرندوں کی بھی اور طیشی جاتی آواز میں پیش ہے پھر سامی عربی میں غلو ہے کہ ہے۔

مستحق کہتے ہیں کہ حضرت شہد کی ٹھکان میں قادیان انہوں نے اس غلو سے ان کو جڑی شین کے ساتھ چھوا جس نے اپنی  
 پھولنے میں سے ہے حضرت شہد کے سر پر طرفہ دیکھا اور فرمایا یہ ہم سے آباد است جو کہتے ہیں میں ٹھیک ہے تمہارا جہان کرلو اور عرض  
 شہد کوئی کے اقد میں شہد پڑے ویوں میں ۵۰۰۰۰ مریہ کی ہیں ایک حضرت قصہ کا دور حضرت ابوبکر کا دور میں امریہ اشقی کے  
 ایہوں میں حضرت عائشہ کے سر کو حضرت قصہ کھلا ہے۔ میں ٹھکان ہے ۱۰۰۰۰ تھے ہاں میں ایک تو ٹھیک ہے انہیں میں وہ توں سے  
 ہارے میں اس آیت کا ذکر ہوا اور انور طلب ہے لہذا انہی میں اس قسم کا حضور کہنے انی حضرت سائیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور  
 حضرت قصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اور اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے جو سند امام احمد میں حضرت ابی جابر سے مروی ہے کہ  
 فرماتے ہیں مجھے وہ توں سے اور اچھی کہ حضرت عائشہ حضور ﷺ کی آواز دہائی ہوئی کہ جہاں کام معلوم کران میں کافر آیت جہاں  
 شوق با جہاں میں ہے جس کے سطر میں جب غنیہ رسول پلے تو میں بھی میرا کاب ہو گیا ایک ایسے میں حضرت سے عزت پھر نہ  
 دیکھی کی طرح ہے میں اور بھی لے دے دیتے ہیں کیا آپ حاجت مند رہی تے ذرا نہ آئے۔ میں نے پوری دیا اور حضرت ابوبکر  
 مودتہ انروانی کیا کہ اے امیر المومنین میں نے کہتے ہیں یہ آیت ہے ۱۱۱۱ توں کون ہیں؟ آپ نے فرمایا ان عباس اوسوں۔ حضرت  
 زبیری فرماتے ہیں حضرت عمرؓ انروانی کا یہ روایت کرنا ہر معلوم ہو انکی پھیلا جائزہ تھا اس لیے جواب دیا کہ اس سے مراد حضرت ہے نہ کہ  
 اور حضرت خلف ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حضرت عمرؓ نے اقد بیان کر شروع میں لیا تو ہم قریشی تواری مورخوں کو اپنے زیر فرمان رستے  
 تھے لیکن یہ وہ توں پر موبہن کی جو انکی حادی تھیں۔ جب ہم ہجرت کر کے مدینہ آئے تو ہند کی مورخوں نے ہجر کی ایک جگہ لکھی ہم  
 پر حلیہ حاصل کرنا چاہتے مدینہ کے ولایتی قصہ میں حضرت امیر مدینہ کے گھر میں حضور ﷺ خلیفہ مرتبہ اچھا بنی پر کھڑا کرنا  
 اور کہہ کہتے تھے کہ تو قیامت کر اس نے مجھے ابوبکر دینے شروع لکھے تھے نہایت برا معلوم ہوا کہ یہ کیا حرکت ہے۔ یہ کی بات لکھی؟ یہ  
 نے میرا تعجب دیکھ کر کہا کہ آپ انکی خیال میں ہیں کہ ان میں ہم آنحضرت ﷺ کی کیا چیز بھی آپ کو جواب دیتی ہیں اور بعض مرتبہ  
 تو ان بھروسہ جال پھوڑتی ہیں۔ اب میں قادیانہ و سرقی المومنین میں دیکھا یہ حدیثی میں حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ کیا دور روایت  
 کیا کہ کیا ہے کہ تم حضور ﷺ کو جواب دیتی ہو کہ انکی کلمہ سارا سارا رو بھی دیتی ۱۱۱۱ اب طاہر کہ ہے۔ میں نے کہا کہ  
 برباد ہوئی اور قصہ میں بھی دلی جس نے کیا کیا۔ کیا تم اس سے غافل ہو گئیں کہ رسول اللہ ﷺ کے قصہ کی وجہ سے ان کی عزت پر ان  
 زراعت جو حاکم اور انکی نہ دے ۱۱۱۱ اور ان سے حضور ﷺ کو دینی جواب نہ دیا کہ تم سے کہہ طلب کرنا جو دانا ہو کہ سے  
 دیکھ اپنا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو علی و عثمان کی حرمین کرنا اور تم سے انکی عورت سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی سکھ













ﷺ نے جو وعدے و شراعت فرمائی ہے، آپ ﷺ نے قلم اٹھا کر نہیں لکھیں وہ سب حق ہیں۔

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ٥٠  
وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَانَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهَا مِنْ رُوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُنْتِ مِنَ الْقَانِنِينَ ٥١



ان بڑی صاحب کلام آسمیہ نبیّت حرام قرار دینے کے ایمان لانے کا وہ تو ابو عالیٰ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ فرعون کے دروغ کی حسرت کا ایمان ان کے ایمان کا باعث بن گیا، ایک روز فرعون کی لڑکی کا سر گودھ دہی میں اچانک اچھکی ہاتھ سے لڑکی اور من کے منہ سے نکلی، کیا کہ گدھ برباد ہوں۔ اس پر فرعون کی لڑکی نے کہا کہ کیا میرے باپ کے سوا تو کسی اور کو گدھ دے دیتی ہے اس نے کہا میرا اور میرے باپ کا اور پرچہ کا رب اللہ تعالیٰ ہے اس نے خدشہ میں اچھکی اور خیر خواہ لہجہ میں اپنے باپ کو اس کی خیر کر دی، فرعون نے انہیں ہلکا کر خود چھٹاکر کیا تو میرے سوا کسی اور کی عبادت کرتی ہو؟ جواب دیا کہ یہی میرا اور تیرا اور تمام مخلوق کا رب اللہ ہے میرا ہی عبادت کرتی ہوں۔ فرعون نے قسم دیا اور انہیں چت بنا کر من نے ہاتھ پیراں پر بیٹھیں گڑوا دی اور سانپ چھوڑا پیدہ پا نہیں ڈالتے رہیں۔ پھر یکے ان ایثار کو کہا اب بھی تیرے طغیانات درست ہوتے ہیں؟ وہاں سے جواب ہاں میں اور میرا تمام مخلوق کا رب اللہ ہی ہے۔ فرعون نے کہا اب میرے سامنے میں میرے لڑکے کو کھٹکے کھٹکے کر دوں گا اور تب بھی میرا کہاں لے اور اس میں سے باز آجا۔ انہیں نے جواب دیا کہ جو کچھ تو کر سکتا ہو کرنا ہی اس قابل ہے ان کے لڑکے کو پکڑو اور کھجور کا دان ان کے سامنے سے دو اور انہیں اس بچے کی دماغ تلخی توڑنے کے کہا اسے راسخ و جاہلیہ سے ہے اللہ تعالیٰ نے جو سے دوسرے کو اب پتہ کر کے ہیں اور فلاں فلاں شخصیت تھے نہیں گداؤں نے اس دروغ فرسائے کا چشم خود کھلایا لیکن میرا کیا اور راسخی یہ تھا کہ کہتے رہیں۔ فرعون نے پھر انہیں ای حرمین نامہ کر دیا وہاں اور سانپ چھوڑا یہ پھر یکے ان ایثار کو کہا اب وہی ان کی صاحب نے ہر نہایت میرا استقلال ہے وہی جواب دیا اس نے میری وہی وہ ممکن کی اور من کے دوسرے بچے کو بھی ان کے سامنے پیش کر دیا اس کی روح نے اسی طرح اپنے اللہ کو کوٹھڑی دی اور میر کی حقین کی فرعون کی اس جہاد میں نے بچے کی ذرا سی خوش خبری سنی تھی۔ اب اس چھوٹے بچے کی خوش خبری سنی اور ایمان لے آئیں۔ اور ان بڑی عداوت کا یہی روح اللہ تعالیٰ نے بغیر کر لی اور ان کی حوصلہ اور حرج جواز کے باوجود وہ جواب جتا کر فرعون کی جہاد کو اٹھا دیا کیا یہ اپنے ایمان اور جنت میں بہت جگہ نہیں ہیں تک کہ فرعون کو بھی ان کے ایمان کی فتح ہو گئی اس نے ایک روز اپنے درباریوں سے کہا تمہیں کچھ میری بیوی کی خبر ہے؟ تو اسے کیا بتاؤ۔ سب نے ہانی غریب کی اور ان کی بھلائیوں بیان کیں۔ فرعون نے کہا تمہیں نہیں معلوم؟ اور میرے ۱۸۳ دوسرے کوستہ فانی ہے پھر شہرہ کو کہ انہیں قتل کر جائے چنانچہ بیٹھیں گاڑی گئیں اور ان کے ہاتھ پاؤں نامہ کر ڈال دیو گئے اس وقت حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے رب سے دعا کی کہ پروردگار میرے لیے اپنے پاس جنت میں مکان بنا دے اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور یہی بنا کر انہیں ان کا جنتی درجہ دکھایا اس پر یہ بیٹھے گئیں ایک اسی وقت فرعون آیا اور انہیں ہتھ پکڑ کر کہنے لگا کہ تمہیں عجب نہیں معلوم ہوتا کہ اتنی غلت سزا یہ جہل ہے اور پھر جس دہی سے بیٹھا اس کا دروغ کھانے نہیں اضر ضرائعی خداؤں میں یہ شہید ہو گیا اور رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ پھر وہاں اسی وقت مرحمت فرمائی کہ ان علیہ السلام کی ایمان کی جاتی ہے کہ وہ ایمان نہ لائے لیکن انہیں میرے اپنے فرشتے جبرئیل علیہ السلام اور وقت ان میں درجہ چھوٹی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو انسانی صورت میں بھیجا تھا اور بھیجا تھا کہ وہ اپنے من سے ان کے گرجان میں پھر تک بارہا آئی سے ملے اور ہمارا حضرت جبرئیل علیہ السلام پر ہوتے۔ جس نے فرماتے کہ ہم نے جس میں ایمان اور چھوٹی۔

پھر حضرت مریم علیہ السلام کی اور تہنید ماری ہے کہ وہ اپنے رب کی تقدیر اور شریعت کو کبھی متغیّر نہ کیا اور پوری فرمایا برادر تھیں۔ مسند احمد میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے چار کھیریں سیکھیں اور صحابہ سے دریافت کیا کہ جلد سے ہو کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی کوچہ داخل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا سو گناہ میں سے جو توبہ میں سے انکسار ہے، مگر اللہ تعالیٰ عنایت فرماید اور ہر طرح میں اللہ تعالیٰ نہایت رحم فرماتا ہے۔ اور مریم علیہ السلام سے عذر من اور اسے رخصتی نہ تھی۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص اہم میں جو غرض من کی تھی تھیں۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر آدمی میں توبہ واجب نہال

بہت سارے ہوتے ہیں لیکن ہرگز میں سے کالی ہرگز میں صرف حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جو فرعون کی بیوی تھیں اور حضرت مریم بنت عمران اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت فرید ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت ہرگز میں ایسی ہی ہے جیسے سائن میں چاندی ہوئی روٹی کی فضیلت ہائی کھانوں پر بھر پائی تراب ابدان والہا یہی حضرت عائشہ علیہ السلام کے بعد کے پیار کے موقع پر اس حدیث کی سند میں ہر لحاظ بیان کر چکے ہیں لہذا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسی صورت کے آیت کے الفاظ ﴿فَإِنَّهَا وَفِي كَافٍ﴾ کی تفسیر کے موقع پر وہ حدیث بھی ہم بیان کر چکے ہیں جس میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کی بیٹی بی بیوں میں ایک حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت عزائم بھی ہیں۔

﴿وَالْحَمْدُ لِلَّهِ﴾ ۳۲۰ تحریر کی تفسیر تحریر ہوئی۔ اور اس کے ساتھ ہی انھیں بیسویں پارہ رقم ہوا



























برے خلق کی بھی مذمت کرتے تھے اور انہوں نے کہ ان کی مجلس کو نہیں جہت تھی اور ہر مہتمم اور غلیظ عقیدہ  
نے بھی حاضرین کو مجھے جانتے ہے کہ ان کے لئے ان کی قوم ان کی قوم کوئی ہے کہ آپ ان کی قوم میں تو یہ عمل ممکن  
اور یہ بھی مطلب ہے کہ یہ جانتے ہیں کہ آپ ان سے مہربان ہیں اور ان کی قوم کو یہ جانتے ہیں کہ ان سے مہربان ہیں۔  
فرماتے ہیں کہ انہوں نے ان کے لئے اپنے غرض کی کمی کو ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے  
ہے اس لئے انہیں یہ حکم اور مراد انہیں ان کا جہت ہے اور یہ جہت ہے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے  
مقتدر استقامت اور ہمت ہے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ "مہمل" سے مراد "کتاب" ہے۔ "مہمل" سے مراد "کتاب" ہے۔ "مہمل" سے مراد "کتاب" ہے۔  
مہمل کے معنی ہیں کہ انہوں نے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے  
اور ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے  
اور ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے  
فرماتے ہیں کہ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

اور یہی وہی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ "مہمل" سے مراد "کتاب" ہے۔ "مہمل" سے مراد "کتاب" ہے۔  
مہمل کے معنی ہیں کہ انہوں نے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے  
اور ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے  
اور ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے  
فرماتے ہیں کہ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

مہمل کے معنی ہیں کہ انہوں نے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے  
مہمل کے معنی ہیں کہ انہوں نے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے  
اور ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے  
اور ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے  
فرماتے ہیں کہ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

مہمل کے معنی ہیں کہ انہوں نے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے  
مہمل کے معنی ہیں کہ انہوں نے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے  
اور ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے  
اور ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے  
فرماتے ہیں کہ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

























میں تھے تو آپ کی کردار و ذات کو دیکھ کر اور تھے عظیم اور تو ان کو یاد رکھ کر دیکھ کر بھی تھے کچھ عجیب تھے اس پر یہ روایت دوسری سند سے بھی ایسی ہے کہ جس سرور و بے یمن اور بھی عجیب نہیں۔

وَاذْكُرْ فِي الْفُؤُورِ نَفْعَةَ وَاحِدَةٍ ۖ وَحُيِّلَتْ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَذُكِّرْتَا ذِكْرًا  
وَاحِدًا ۖ فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۖ وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَسُيُوفُ مِيزَانٍ ۖ وَهِيَ ۖ  
وَالسَّيِّدُ عَلَى أَرْجَائِهِمَا وَيُخَبِّرُ عَرْشُ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَنِينَ ۖ  
يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۖ

میں جب کہ صور میں ایک پہاڑ چوٹی جانتے کی، اور زمین اور پہاڑ اٹھائے جائیں گے، اور ایک ہی پتہ میں، اور وہ کوہ کوہنے جائیں گے، زمین اور پانی اور آسمان اور آسمان کے کناروں پر پڑھتے ہوں گے اور جسے چاروں طرف عرش کے ان آٹھ فرشتے لپٹے ہوئے ہوں گے اس دن تم سب حالت حق کے ہوا کے اٹھارہ کوئی چیز پیدا نہ کرے گا۔

صور کے چوٹی کے وقت، قیامت کی وہ لٹائیں کا بیان یہاں ہے کہ سب سے پہلی کھجور بلند پیر اڑنے والی چیز صور کا چوٹی کا ہوا گا جس سے سب کے دل مل جائیں گے۔ پھر کچھ چوٹی کا ہوا گا جس سے زمین سے زمین میں، آسمان کی جھونکے ہوں گے اور جو جگہ کی جگہ جتنے آسمان کی جگہ ہو گا چوٹی کا ہوا گا جس کی آواز سے تمام مخلوق اپنے رب کے سامنے کھڑی ہو جائے گی۔ یہاں اسی پہلے کچھ بیان ہے کہ یہاں ہوا کا ایک کچھ پر بھی لڑائی کا یہ اندھ کھڑے ہونے کا کوئی ایک ہی ہے اس لئے کہ جب یہ آسمان کا حکم ہو گا پھر اس کو اس کا صلیف ہو گا کہ اس کی سزا ہے اور اس کی ضرورت ہے اور نہ تادیب کی۔

ام رطل و منتر اللہ فرماتے ہیں اس سے مراد آخری لمحہ ہے۔ لیکن غایہ قول دہی ہے کہ ہم نے کہا اس لئے یہاں اس کے ساتھ ہی فرما کر زمین، آسمان اٹھائے جانے کے اور کھول کی حیرت کو بھلا دینے جائیں گے اور زمین میں رہی جائے گی اور قیامت قائم ہو جائے گی۔ حضرت عائشہ فرماتے ہیں کہ آسمان پر کھنکے کی جگہ سے پھٹ جائے گا جیسے سورۃ ناس سے ﴿وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا﴾ یعنی آسمان کھول دیا جائے گا اور اس میں دروازہ دروازہ ہوں گے۔ میں یہاں فرماتے ہیں کہ آسمان میں سوران اور عرش چ جائیں گے اور حق ہو جائے گا کہ عرش اس کے بدلنے ہو گا فرشتے کی کے کناروں پر ہوں گے جو کھڑے اب تک ٹوٹے ہوں گے اور دروازوں پر ہوں گے آسمان کی پہاڑی میں پہنچے ہوئے ہوں گے اور زمین اور آسمان کو یکے کے ساتھ ہوں گے۔ پھر فرمایا قیامت والے دن آٹھ فرشتے اللہ تعالیٰ کا عرش چاہے چاہے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ یعنی یہ تو عرش عظیم کا اٹھا دیا جائے اس عرش کا اٹھا دیا جائے جس پر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کے فیصلوں کے لئے ہو گا نہ وہ عظیم بلکہ صوبہ۔

عرش اٹھانے والے فرشتے: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ یہ فرشتے چاروں کی صورت میں ہوں گے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ ان کی آٹھ کے ایک سر سے ۱۱ سر سے تک ایک سو مل کار سے ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ بہت سے ہوں گے) یعنی ان کی صورتیں ۱۱ سر سے ہیں۔ یہ کچھ اجازت دی گئی ہے کہ کسی شخص عرش کے اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتے کی نسبت فرودوں کے اس کی گردن اور کان کے نیچے تک کی لوگ اور میان ان کا فاصلہ ہے کہ دینے والا ہر سات سو سال تک ۱۱ چلا جائے۔ اس کی مانند بہت عرصہ میں اس کے سب روئی ٹھنک ہیں۔ اسے ام وود فرماتے ہیں یعنی اس میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ



















[illegible][illegible][illegible]

حدیث میں ہے کہ نصیحت سب سے زیادہ نفع دینے والی چیز ہے۔ اس لیے اگر آپ اپنے بھائی یا بہن کو نصیحت کریں گے تو آپ ان کی اصلاح میں مددگار بن جائیں گے۔

إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ۖ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ۖ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ  
مُنُوعًا ۚ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ۚ الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ۚ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ  
حَقٌّ مَّعْلُومٌ ۚ لِلْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكُونِ ۚ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بَيِّنَاتِ اللَّهِ  
وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ عَذَابٍ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ  
مَأْمُونٍ ۚ وَالَّذِينَ هُمْ بِعَهْدِ اللَّهِ يُحْفَظُونَ ۚ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ  
أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۚ فَمَنْ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ  
الْعَادُونَ ۚ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمْتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۚ وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَتِهِمْ  
قَائِمُونَ ۚ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۚ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ ۚ















































شام کو انعام کے لئے آگاہیں مگر کے لئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عائشہ کے لئے دعا دعا رحمت کی اور فرمایا مگر بہت دیر سے وہ غافل رہا اور تم نے عرض کیا ہم اہل وطن آگئے ہیں، کچھ عرصہ کے بعد حضرت عائشہ کے احقر حضرت عائشہ نے آپؐ سے فرمایا کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے کہا کوئی شے نہیں فرمایا حضور اکرم ﷺ کا طعن قرآن غلبہ میں نے اہدات آگئے کاتھ کیا نہیں قرآن عید آگیا کہ رسول اللہ ﷺ کی مدت کی ملا کاماں بھی دریافت کر لوں اس میں اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا کیا تم نے سورہ مزمل نہیں پڑھی؟ میں نے کہا نہیں پڑھی ہے فرمایا سو اس صورت کے وہی جس میں قرآن میں ہوا اور ساری طرح کے دستور اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم تھیں کی لڑا اور فریضہ کے لئے کرتے، یہ ہیں ایک کہ کہ سورہ پورم آگیا ہوا ہے کہ بعد اس صورت کے عائشہ کی جتنی ازب اور اللہ تعالیٰ نے تعظیم کو دی فریضہ تھا مگر نور نصیب ہوتی رہی۔ میں نے پھر اپنے کاررو کیا لیکن ذیل آگیا کہ وہ کاسٹ بھی دریافت کر لوں۔ تو میں نے کہا ہم اہل وطن حضور اکرم ﷺ کے درپردہ کی تعظیم سے بھی اچھ فرما ہے۔ آپ نے فرمایا سو اب آپ ﷺ کی سوا دھو کا پلیر و تہہ کر کے ایک طرف رکھنا کرتے تھے نبی بھی اللہ تعالیٰ جاتا اور آپ ﷺ کی آنکھ لگتی تھیں۔ سواک کرتے اور کھڑے ہو کر آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے نبی شہید بن ہاکل بننے انھوں نے کھت پوری کر کے آپ ﷺ انھیں میں پہلے ہند چڑھ کر تھی کھڑے کر کے اور دوسرے سلام پھیرنے کے ہم بھی میں نہیں پڑھتے ہی پہلے اور رکعتیں پڑھا کرتے اور ایک درپردہ پہنا دیا۔ سب لڑ کر گھر وہ نہیں ہو تھی مگر جب آپ ﷺ مریہ ہو گئے اور دن بھر کی ہو گیا تو آپ ﷺ نے مات درپردہ میں پھر سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ کر رکعتیں پڑھیں اور رکعتیں پڑھیں۔ اور حضور اکرم ﷺ کی مدت مہرگ تھی کہ جب کی ملا کو پڑھتے تو اس پر اوست کرتے ہیں اگر کسی شہید شہید کو تکلیف اور بار کی کی وجہ سے رات کو لہذا چھوٹے قانون کو بار کھت ہوا فرمایا کرتے تھے نہیں جانتی کہ کسی ایک رات میں، رسول اللہ ﷺ نے پورا قرآن نکالیں پڑھا اور اسے رمضان کے سوا کسی اور مہینے کے پورے روزے رکھے ہوا۔ اب میں اہل وطن سے رخصت ہو کر حضرت ابن عباس کے پاس آیا اور ابن عباس کے پاس میں جواب دیا کہ آپ نے سب کی تصویر کی ہو، فرمایا اگر میری بھی تصویر نہ لے لی کہ میں ہوتی تو چاہتا خود اپنے کانوں سے ان آواز سے دینے کیجئے مسلم میں لکھی ہے۔

ابن جریر میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے لئے پورے کوا کرتی تھی پر آپ ﷺ تھیں کہ نہ تو فرمایا کرتے تو ان کے نہیں پڑھتے تھے کہ میں پورے رات کی تہہ میں حضور اکرم ﷺ کی تہہ کرنے کے لئے بھی آگئے حضور اکرم ﷺ غصہ ہاگ ہوا کہ پھر لکھتے تھے آپ ﷺ کو استہانت و رحمت کیا اور ساتھ عداوت کا کہ یہ نہ تو عرض ہو جائے لہذا آپ ﷺ میں سے فرماتے تھے کہ تو وہاں ہی مائل کی تکلیف غلام بن کی تم میں حالت یہ اللہ تعالیٰ قواب دینے سے نہیں لکھتے کالہ تم عمل کرنے سے ٹھک چکے تھے سب سے بڑھ کر عمل آگئے میں پورے رات کو اسان میں سے بھانکے اور قرآن کریم میں یہ جتنی باتیں ہوا صحابہ رضی اللہ عنہم نے قیام میں شروع کیا جہاں تک کہ وہاں ہانڈنے لگے کہ نہ تو آجائے آگئے میرے ہی طرف تہہ لکھتے تھے اسی اس کو خوش ہو کر جو اللہ تعالیٰ کی طرف مندر کی طلب میں کر رہے تھے تو کچھ کاتھ سوال سے بھی میں پر دم کیا اور اسے عرض عداوتی طرف ہوا اور قیام میں لکھتے ہوئے لکھا۔ یہ روایت ابن عباس میں بھی ہے لیکن اس میں کہ وہی عید ہذا ذی صقیف بعد اسل حیرت ہاگ سورہ مزمل کے بدل ہونے کے آخر کے کچھ میں بھی ہے اور اس حدیث کے الفاظ کی روایت سے تو یہ پلا جاتا ہے کہ یہ سورہ مزمل میں بدل ہوئی حالانکہ دراصل یہ سورہ کہ کہ میں جاری ہے۔

اسی طرح روایت میں ہے کہ آنحضرت کے بعد اس کی آخری باتیں بدل ہوئیں۔ یہ قول بھی غریب ہے۔ کچھ ایسے جو کچھ مسند پہلے گزرا تھا کہ سارا ہر کے بعد آخری باتیں بدل ہوئیں۔ حضرت ابن عباس سے بھی ابن عباس میں حوالہ ہے کہ سورہ مزمل کی





إِنْ هَذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذْ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ  
أَدْنَىٰ مِنْ ثُلَاثِي إِلِيلٍ وَنِصْفَهُ وَأَنَّكَ وَطَائِفَةٌ مِنَ الَّذِينَ مَعَكَ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ  
الْبَيْلَ وَالنَّهَارَ عَلِيمٌ أَنْ لَنْ تُحْصَوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ  
عَلِمَ أَنَّ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرْضَىٰ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِنْ  
فَضْلِ اللَّهِ وَآخَرُونَ يَقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَ  
أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاقْرَءُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقْبَلُ مَوَالِيًا  
نَفْسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِمَّا دَخَلْتُمْ بِهِ لِلَّهِ خَيْرٌ وَأَعْظَمُ أَجْرًا وَاسْتَغْفِرُوا لِلَّهِ إِنَّ  
اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

































بھلا وہ سوئی ہے یا نہیں اس کا کھینچنے سے اندازہ ہی طرح سے قتل ہو چکوتا۔ اسی طرح میں بھی حضرت مرثیہ  
مرثیہ کے کئی کئی کلمے کھینچے ہیں، جو میں نے اس وقت وہ وہاں اور انہیں قتل کر کے اپنے آپ کو جلا کر جس طرح میں نے وہاں ہو کر  
وہیں اور کثرت ہونے کے دوران میں کھینچے ہیں، انہیں کئی کئی کلمے کھینچے ہیں، انہیں اپنے آپ کو جلا کر جس طرح میں نے وہاں ہو کر  
سکھنے کے اور حضرت مرثیہ کے کئی کئی کلمے کھینچے ہیں، انہیں کئی کئی کلمے کھینچے ہیں، انہیں اپنے آپ کو جلا کر جس طرح میں نے وہاں ہو کر  
مرثیہ کے کئی کئی کلمے کھینچے ہیں، انہیں کئی کئی کلمے کھینچے ہیں، انہیں اپنے آپ کو جلا کر جس طرح میں نے وہاں ہو کر  
کے کئی کئی کلمے کھینچے ہیں، انہیں کئی کئی کلمے کھینچے ہیں، انہیں اپنے آپ کو جلا کر جس طرح میں نے وہاں ہو کر

[illegible][illegible][illegible]



ہے دنیا کا شرفیہ نہ تو کبے اور طاقت کا پڑاؤ نہ تو ہے جس سے غلبہ نہ جیتی ہے مگر جس پر سب کو کار و بار ہو اور سب کا مقصد  
مصلحت کے خلاف ہے یہ مروی ہے کہ یہ عربوں کا رسم ہے کہ جب وہ جگہ سے جگہ جاتے ہیں تو ان کے ساتھ ایک اونٹن لے جاتے ہیں  
جو ان کے لیے چارو کا کام کرتا ہے۔ یہ اونٹن ان کے لیے چارو کا کام کرتا ہے۔ یہ اونٹن ان کے لیے چارو کا کام کرتا ہے۔

[illegible][illegible][illegible][illegible]









کی چیزیں روکنا تو حضرت صالح فرماتے ہیں کہ حضرت نوحؑ ان مویذہ ہے آپ کی چار بیٹی انکو کاٹو کہ آپ نکر پڑنے لگے تو آپ کا دل بھی چاکر بھی انکو کھلاں تو آپ کی بیوی صاحبہ حضرت منیہؑ نے ایک درہم کے انکو رکھائے۔ اسی دن کے اتر آج کے ساتھ ہی ساتھ ایک سال بھی گزیرا وہاں سے اتر آئی کہ میں سرکلی ہوں۔ حضرت عیسیٰؑ نے قرآن مجید میں اسی کو یہ اچانچہ دیکھ دیا۔ کئی عرصہ وہ وہاں آئی ہی رہا انکو عیسیٰؑ نے آپ کی مرنے والی خبر دیکھی تو آپ کے سوا کسی کو اس کے سوا انکو دیکھنے کے اہل بیت کی ہر ہر حضرت منیہؑ نے سال کی کوٹھڑی میں ان کو آپ کے ان کے عیسیٰؑ کے گھر چلا کر پھر یہ مرنے تک وہ ہم نے انکو منکوت کے (میتلی)۔

اور کئی حدیث میں ہے کہ انھیں عروق وہ ہے جو قرآنی سنت کی ممانعت میں باوجود اہل کی محبت کے باوجود اس کی کی ممانعت اور اللہ کے خوف کے ساتھ دے یعنی اہل کی ممانعت میں بھی اس سب میں ہمارا ممانعت ضرورت بھی ہو پھر اس کے ساتھ اسے قرآن کریم اور مسکین کے کچھ ہی دوا وغیرہ ان کا مصلحتی ان پہلے اور چکا ہے۔ قیدی کی نسبت حضرت عیسیٰؑ وغیرہ اذیت ہیں کہ سلطان میں آکر قیدی مر رہے۔ لیکن ان جانتے بغیر وہ کافرتان ہے اس بات قیدیوں میں سوائے مشرکین کے اور کوئی مسلم نہ تھا۔

اور اسی کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے اس میں ہے کہ حضور ﷺ نے یہودی قیدیوں سے کہ اس میں وہ اپنے صاحب کو کھانا دے کہ ان کا آرام کرنا چاہیے کھانے پینے میں محتاج نہ ہو اور اپنی باتوں سے بھی یہودیوں کا ذلیل رکھتے تھے۔ حضرت خرمہؓ فرماتے ہیں اس سے مراد تمام ہیں۔ تمام میں جو آپ سب اہل بیت کے تمام ہونے کے ہی کو پہنچ کر تے ہیں اور سب مشرک سب کو شامی کر تے ہیں۔ انھوں نے انھوں کے ساتھ اس میں اس طرح سلوک کر کے کی تائید بہت کی حدیث میں آئی ہے۔ بلکہ حضرت رسول کریم ﷺ نے بھی انھیں کی اخروی وصیت اپنی وصیت دینی ہے کہ اپنی کو ان کی کوئی مال نہ رکھا اور اپنے انھوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور ان کا پرانا ذلیل نہ کرو۔ یہ ہر ایک مسلمہ ہاں تو ان لوگوں سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں۔ شہر یہ کہنا ہے اس بات سے کہ انھیں عیسیٰؑ کے ساتھ ساتھ دیتے ہیں اس میں اس دورانی ہی پہنچتی ہے کہ اس سے دھماکہ اور اس میں سوا ان میں خاص و عام ہم کو آپ اور اسے سختی چاہیے۔

حضرت سیدہ خرمہؓ نے اپنے اپنے ان کی قسم یہ بات روایت کرتے ہیں کہ انھیں کھانے پہنچا دی وہ جو آپ رحمہم اللہ اسے تو خود غلامی سے اسے حاضر فرما دیا کہ اور کوئی اس وقت کا مٹ جائے۔ یہ کچھ خاصات خیرات احمد قاتل کے کہ اس ان کے خدایوں اور دھانوں سے پہنچا جاتی ہے جو خرمہؓ ایک دھارک اور طویل غلامی ہے ان کا عقیدہ ہے کہ اس کا بار اللہ تعالیٰ نہیں دے تم سے ہمارا اس خدائی ور ہے کہ اس کے ان میں امدادی یہ لیکنا کہ اس کی۔ حضرت ابن عباسؓ نے اس سے کہ عیسیٰؑ کے سوا کسی اور کو نہ ملے تو یہ کہ اس میں طویل مر رہی ہے۔ مگر یہ فرماتے ہیں کہ ان کا کہ اس میں انھیں بے کاس کی تیری چہ جاکے کی اور اس کی اور انھیں انھوں نے ان میں سے عرق پینے کے کچھ مثل درغن کہ حکم نے جو گاہ جلا کر لیا ہے ان میں نہ جاکے تھے اور چرواہے جاکے تھے حضرت سیدہ خرمہؓ حضرت نوحہ کا قول ہے کہ جو یہ قبر میں اور وہ انھوں کے صورت سے مگر جانتی ہی پہنچتی تھی کہ وہ جانتی تھی۔

ابن زبیرؓ نے یہی برائی اور خبیثی اور انھوں سے کہا۔ لیکن سب سے واضح بجز خیرات صاحبہ ایک فوس حضرت ابن عباسؓ کا یہ انفرار کے لغوی سن اس میں ان کے جرم سے توبہ کے لئے ہیں یعنی بہت سختی دار ان کی اس تک یہی انھوں کا کمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انھیں اس میں کی برائی سے بل پائل چلا دیا اور اسی انھیں بلکہ انھیں خیرات دار میں روئے کے خیرات چلائی دے۔ ان کی ان کے ان کے اہل بیت اور وہ ملک مد فرمایا انھیں کیجئے کہ یہی مبادت میں جس کو اللہ تعالیٰ کا اس میں کیا ہے۔ اور کہ ہے۔ و خود وہ مایہ مستعدہ خدایہ کے مستعدہ کہ ان میں بہت سے جرم سے چھپے ہوں گے جو ہوتے ہوتے اور خوشیوں سے ہوتے ہوں گے۔ یہ ظاہر ہے کہ اب دل سرد ہو گا تو چہرہ کھلا ہو گا۔ حضرت کعب بن مالکؓ کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ کو جب بھی کوئی خوشی آتی تو آپ ﷺ کا چہرہ ہلکے تھے اور اس میں معلوم ہوتا تھا چاند کا تھوڑا ہے۔

مسرت و نیکوئی کی مجلس چاہت ہیں کہ چاہے میں حضور ﷺ میرے پاس نہ آئے، مگر ایک خوشگلی سے منور ہو رہا تھا۔  
وہ سمجھتا تھا کہ میں جہاں بھی گیا کرتا ہوں، اسی جگہ پر میرے لئے جگہیں تیار کی جاتی ہیں۔  
میں نے کوڑھتے ہوئے، کچھ تو کہا، لیکن وہاں سے لوٹ کر آئے گا، یہ وہاں کے لوگ کہیں اسے نہ پہچانیں گے، یہ تو وہاں کے لوگ ہی ہیں۔  
وہ سمجھتا تھا کہ میں جہاں بھی گیا کرتا ہوں، اسی جگہ پر میرے لئے جگہیں تیار کی جاتی ہیں۔

فَإِذَا جَاءَ قَبْلُ الْغَيْثِ وَابْتِ  
أَفْ مِنْ لَيْسَ خَالِفَ الْجَبِيلِ \*

فِي شَهَوَاتِ الْإِنْسَانِ نُورُهُ الْقُدُّوسُ وَلَقِيَهُ فِي السَّلاَةِ قَطْرَتُهُ ۞

انہوں نے شہوت نفس کے اور ہوا خوں کے خلاف دعوے کی جہت سے بہت سے لوگوں کو ہلاک کیا۔ یہ لوگ ہر اس نوعیہ نفسانی قہر میں

لَمَّا كَانَتْ يَوْمَئِذٍ تُنَادِي بِالسَّاعَةِ فَلَمْ تَجِدْهَا مَوْعَدَةٍ وَادَّيْنَةُ عَلَيْهِمُ

ظِلْمُهَا وَذَلِكَ قُلُوبُهُمْ آذِنًا لِلَّهِ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِأَيِّةٍ مِنْ فَضْلِهِ وَالْكَوَابِ

كَانَتْ قَوَارِيرَ أَفْقَارٍ مِنْ فِضَّةٍ قَدْرُهَا تَقْدِيرُ أَوْسُقُونَ فِيهَا كَأْسٌ كَانَ مِنْ جِوَاهِرِهَا

رُحْمًا يُعْذِرُهَا تُدْفِنُ سُلَيْمًا وَيُطَوُّنَ عَلَيْهِمْ وَلَدَانِ تُحْدِثُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ

حَسْبُكُمْ أَزْوَاجُهُمْ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ ذُرِّيَّتَهُمْ عَلَيْهِمْ نِيَابٌ

سُنْدُسٍ خُضْرٍ وَإِسْتَبْرَقٍ وَتَحْتَ الْأَوْدِ مِنْ فِضَّةٍ وَسُكَّرٍ لَهُمْ شَرَابٌ

طُورًا إِنَّ هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيَكُمْ مَشْكُورًا ۝

[illegible][illegible]





کے کی ایک جڑ بھی آج تخریب ہو چکی ہے۔ ارمہ لیمان حالت پستہ اور نہ زمین ہے۔ ﴿وَيُؤْتِيهِمُ اللَّهُ مِمَّا رَزَقَهُ لَنَا خُبْرًا﴾ یعنی اللہ تعالیٰ ہم کو جو کچھ آپ نے ان کے لئے بخشا ہے۔ وہی خبر اللہ تعالیٰ نے ہم کو بھی بخش دی ہے۔ ﴿وَيُؤْتِيهِمُ اللَّهُ مِمَّا رَزَقَهُ لَنَا خُبْرًا﴾ یعنی اللہ تعالیٰ ہم کو جو کچھ آپ نے ان کے لئے بخشا ہے۔ وہی خبر اللہ تعالیٰ نے ہم کو بھی بخش دی ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا ۚ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا يُخْلِعُ مِنْهُمْ إِنَّمَا أَوْفَوْرَاهُ ۚ وَإِذْ كُنَّا نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ أَعْيُنًا ۚ وَمِنَ الْبَيْتِ وَالْمَسْجِدِ الْكِبَرِ وَإِنَّمَا كُنَّا نُنزِلُ الْوَحْيَ وَإِنَّمَا كُنَّا نُنزِلُ الْوَحْيَ وَإِنَّمَا كُنَّا نُنزِلُ الْوَحْيَ وَإِنَّمَا كُنَّا نُنزِلُ الْوَحْيَ

ہم خود ہی تم پر قرآن نازل کرتے ہیں۔ صبر کرو حکمِ ربّی کے ساتھ۔ ﴿وَلَا يُخْلِعُ مِنْهُمْ إِنَّمَا أَوْفَوْرَاهُ ۚ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ ان کے لئے جو کچھ چاہے گا وہی دے گا۔ ﴿وَمِنَ الْبَيْتِ وَالْمَسْجِدِ الْكِبَرِ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ ان کے لئے جو کچھ چاہے گا وہی دے گا۔ ﴿وَإِنَّمَا كُنَّا نُنزِلُ الْوَحْيَ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ ان کے لئے جو کچھ چاہے گا وہی دے گا۔

قرآن کا نزول بتدریج ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو جو کچھ چاہے گا وہی دے گا۔ ﴿وَلَا يُخْلِعُ مِنْهُمْ إِنَّمَا أَوْفَوْرَاهُ ۚ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ ان کے لئے جو کچھ چاہے گا وہی دے گا۔ ﴿وَمِنَ الْبَيْتِ وَالْمَسْجِدِ الْكِبَرِ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ ان کے لئے جو کچھ چاہے گا وہی دے گا۔ ﴿وَإِنَّمَا كُنَّا نُنزِلُ الْوَحْيَ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ ان کے لئے جو کچھ چاہے گا وہی دے گا۔













عذاب علیہ السلام انہیں ہمیشہ عذاب رہا۔ پھر تو انہیں عذاب کی عذاب سے اس دنیا سے اٹھ کر ان کے لئے  
 فرمایا کہ اللہ تعالیٰ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔  
 انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔  
 انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔  
 انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔

پھر فرمایا کہ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔  
 انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔  
 انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔  
 انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔

واللہ اعلم بالصواب

انہی کے لئے عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔

انہی کے لئے عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔





















[illegible][illegible]

وَأَن تُمْسِكُوا بِسُلْجَمٍ مِّمَّا يَمْشُونَ فَأَنصِتُمْ لِلرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَئِنْ لَمْ يَنْزِلْ بِسَحَابٍ مِّنْهُ لَيَخْلُقَنَّ لَكُم مِّنْ فَضْلِهِ الْيَوْمَ فَلَئِذَا أُذِقُوا حَرَّتَ هَاجِرًا يَمْشُونَ عَلَى الْمَاءِ فَقَدْ عَلِمُوا أَنِ الْيَوْمَ أَنَّهُم مُّشْرِكُونَ وَلَئِنْ لَمْ يَنْزِلْ بِسَحَابٍ مِّنْهُ لَيَخْلُقَنَّ لَكُم مِّنْ فَضْلِهِ الْيَوْمَ فَلَئِذَا أُذِقُوا حَرَّتَ هَاجِرًا يَمْشُونَ عَلَى الْمَاءِ فَقَدْ عَلِمُوا أَنِ الْيَوْمَ أَنَّهُم مُّشْرِكُونَ

[illegible]

قدرت بڑی تعالیٰ کے دلائل۔ جو اب موت کے بعد ہی ہم نے مقرر تھے نہیں ہو رہا تھا۔ ہمیں یہ ثابت ہوا ہے کہ ہماری













[illegible]

فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاعِقَةُ ۖ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۚ وَأُمُّهُ وَأَبْنَاهُ ۚ  
 بَنَاتُهُ وَبَنَاتُهُ ۚ لِكُلِّ أَمْرٍ قَدَرٌ يَوْمَئِذٍ ۚ نَفْسٌ نَقِصَتْ ۚ وَجُودٌ يَوْمَئِذٍ  
 مُسْقَرَةٌ ۚ صَاحِكَةٌ فَتَسْتَلِيشُ ۚ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرٌ ۚ

















## تفسیر سورہ انفطار مکیہ

تاریخ ہجرت : ۱۱ھ میں مکہ میں۔  
 موضوع : اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو جو نعمتیں عطا کیں ہیں ان کی قدر و قیمت کو جاننے اور ان سے اپنے لیے فائدہ اٹھانے کی تلقین کی ہے۔  
 مفسرین کی رائے : سورہ انفطار میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو جو نعمتیں عطا کیں ہیں ان کی قدر و قیمت کو جاننے اور ان سے اپنے لیے فائدہ اٹھانے کی تلقین کی ہے۔  
 مفسرین کی رائے : سورہ انفطار میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو جو نعمتیں عطا کیں ہیں ان کی قدر و قیمت کو جاننے اور ان سے اپنے لیے فائدہ اٹھانے کی تلقین کی ہے۔

### بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ ۖ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَحَرَتْ ۖ وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۖ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ۖ عَلِمْتَ نَفْسٌ مَّا قَدْ مَتَّ وَآخَرَتْ ۚ يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ۚ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ۖ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ۚ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالذِّكْرِ ۚ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۖ أَكْرَامًا كَرِيمِينَ ۚ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۚ

ترجمہ : جب آسمان کھل جائے گا اور ستارے اتر جائیں گے اور بحاریں اٹھ جائیں گی اور قبریں کھدائی جائیں گی تو تو نے اپنے رب کے کرم سے کتنا غرور کیا ہے اور کتنا غفلت اختیار کی ہے۔ کیا تو نے اپنے رب کے کرم سے کتنا غرور کیا ہے اور کتنا غفلت اختیار کی ہے۔ کیا تو نے اپنے رب کے کرم سے کتنا غرور کیا ہے اور کتنا غفلت اختیار کی ہے۔

ترجمہ : جب آسمان کھل جائے گا اور ستارے اتر جائیں گے اور بحاریں اٹھ جائیں گی اور قبریں کھدائی جائیں گی تو تو نے اپنے رب کے کرم سے کتنا غرور کیا ہے اور کتنا غفلت اختیار کی ہے۔ کیا تو نے اپنے رب کے کرم سے کتنا غرور کیا ہے اور کتنا غفلت اختیار کی ہے۔ کیا تو نے اپنے رب کے کرم سے کتنا غرور کیا ہے اور کتنا غفلت اختیار کی ہے۔



















فِيهَا وَتَخَلَّتْ وَأَوْدَتْ لِزَيْنَبَ وَحَقَّتْ ۖ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا  
فَمُتْلِقٌ ۚ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهُ بِيَمِيْنِهِ ۖ فَسَوْفَ يُمْسِكُ بِسَبَابِ اَيْمِيْنِهِ ۚ وَتُفْقِدُ  
اِلَىٰ اَهْلِهِ مَرْوَةً ۚ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهُ وَرَآءَ ظَهْرِهِ ۖ فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا وَيَصْلٰ  
سَعِيْرًا ۚ اِنَّهٗ كَانَ فِيْ اَهْلِهِ مَرْوَرًا ۚ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَحْكُوْرَ ۚ بَلٰۤى اِنَّ رَبَّهٗ  
كَانَ يَبْصِيْرًا ۚ

مذہب خانی خورشید نے اس کے ہم سے شراب

جب آسمان پر چلتے ہوئے اور اپنے رب کے حکم کی کان لگاتے گا اور اس کے رزق ۱۱ ہے اور جب زمین پر چھوڑا دی جائے گی اور اس میں رہے ۱۱  
مست اٹھ کر اسے مٹی ہو کر خاک ہو جائے گی اور اپنے رب کے حکم پر کان لگائے گی اور اس کے رزق ۱۱ ہے اور انسان کو اپنے رب سے شے نیکہ و خوش  
اور تمام کام ۱۱ اور چھٹیں کرے اس سے ملاقات کرے ۱۱ اور جو اس وقت جس شخص کے اوپر ہوتا ہو جس میں ہر دو جانب کا ہر ایک صاحب خودی  
آسانی سے لپکا جائے گا اور وہ اپنے اہل کی طرف اپنی خوشیوں سے کھٹے گا وہیں جس شخص کا حال اس کی چیز کے چھوڑنے اور اسے کادو موت کو  
بدلتے ہوئے گا اور ملائی ہوئی جسم میں داخل ہو گا یہ شخص اپنے چھٹیں میں (یا کسی اور خزانہ خزانہ) خزانہ کو اس کی طرف لوت کر دے گا  
کو اپنے رب سے ملے گا اور اس کا رب اسے بخلا کر لے گا اور

آسمان پر چلتے ہوئے گا ۱۱ نہ حال فرما ہے کہ قیامت کے دن آسمان پر چلتے ہوئے کادو اپنے رب کے حکم پر کاربہ ہونے کے  
لیے اپنے کان لگائے ہوئے ہو گا ۱۱ چھٹے کا حکم پاتے ہی چھٹ چھٹ کر نکلتے ہو جائے گا اسے بھی چاہیے کہ اس الٹی نہ جائے اس لیے کہ یہ  
اس اللہ کا حکم ہے جسے کوئی رک نہیں سکتا نہیں سے ہوا اور جس کو سب پر غالب ہے اس پر نہ لب کوئی نہیں ۱۱ ہر جی اس کے سامنے ہست  
والا جا رہے ہیں اسے اور مجبور ہے اور زمین پر پھیلا دی جائے گی انچھا دی جائے گی اور کھڑا کر دی جائے گی کہ وہ ہست کہ جسے قیامت کے  
دن اللہ تعالیٰ زمین کو پھرنے کی طرح کھٹکے گا یہاں تک کہ ہر انسان کو صرف وہ قدم لگائے گی جگہ کی ۱۱ سب سے پہلے کھٹے دیا جائے  
گا حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی انہیں جانب ہوں گے اللہ کی قسم اس سے پہلے اس نے کبھی اسے نہیں دیکھا دیکھ تو میں کہوں گا  
اللہ جبرئیل سے کھٹا کہ یہ حیرت کیجیے ہوتے ہیں پس آتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے کہ کبھی تو میں کہوں گا اللہ اللہ اللہ  
شفاقت کی اہانت ہو چنانچہ مقام محمود میں کھڑا ہو کر میں شفاقت کروں گا اور کہوں گا اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ  
کو کھٹے پر تیری عبادت کی ہے (اللہ جبرئیل)

پھر فرماتا ہے کہ زمین اپنے اندر کے کل مراد اگلے کے اور خانی ہو جائے گی ۱۱ یہ بھی رب کے فرمان کی منتظر ہو گی اور اسے  
نہی بھی لگتی ہے ۱۱ پھر اور اشارہ ہوتا ہے کہ اس انسان کو کھٹ کر رہے گا اور اپنے رب کی طرف سے کھٹا رہے گا اور اسے کھٹ کر رہے گا  
یہاں تک کہ ایک دن اس سے مل جائے گا اور اس کے سامنے کھڑا ہو گا اور اپنے اہل اور اپنی سہیلی کو پیش کر اپنے آگے دیکھے  
گا اور اور اس کی بھی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر شخص کو ملے گی جب تک چاہے والا فرماتے آئے والی ہے جس  
سے چاہے ملے گی اگر لے ایک دن اس سے جدا کی ہوئی ہے جو چاہے ملے لے ایک دن اس کی ملاقات ہونے والی ہے جو غافلہ کی

تو یہ کلام بھی اچھا ہے۔ دیکھی ہوگی کہ آپ نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے۔ میں نے سب کچھ سچ لکھا ہے۔

[illegible][illegible]

فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن  
طَبَقٍ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ بَلِ  
الَّذِينَ كَفَرُوا يَكْتُمُونَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ إِلَّا  
الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ





وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ وَشَهِيدٌ وَمَشْهُودٌ قِيلَ أَصْغَبُ  
الْأَخْذُودِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ إِذْهُمْ عَلَيْهَا قُوعُودٌ وَهُمْ عَلَى مَا يَفْعَلُونَ  
بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ وَمَا نَقْمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ  
الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِنَّ الَّذِينَ  
فَنَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ لَمْ يَكُنْ يُتَوَقَّأُ فُلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ  
الْعَذِيقِ









































خلع اور اللہ وتر ہے یہ بھی کیا گیا ہے کہ قطع صبح کی نماز ہے اور وتر مغرب کی نماز ہے یہ بھی کیا گیا ہے کہ قطع سے مراد جو روز اور وتر سے مراد اللہ عزوجل بھی آسمان زمین تری مٹنگی جن اہل معرفت چاند وغیرہ قرآن میں ہے جو زمین مکمل شمس خلفا و زوجین لعلکم فذلک قولہ ہم نے پہنچ کر جو روز چاہے کیا ہے تاکہ تم بہت حاصل کر لو۔ لیکن جان لو کہ ان تمام چیزوں کا خالق اللہ واحد ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ یہ بھی کیا گیا ہے کہ اس سے مراد کھیتی ہے جس میں جلتے بھی ہے اور خالق بھی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ قطع سے مراد وہی ہے جو روز سے مراد تیرا ان یہ حدیث اس حدیث کے مخالف ہے جو اس سے پہلے مذکور ہوئی ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد نماز ہے کہ اس میں قطع ہے پیچھے بیٹھ کر اور اگلی نماز چار گھنٹوں کے وقفے کے ساتھ روزی ہے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے وتر میں اور ای طرح آخری رات کا ورنہ ایک مرتبہ صبح میں مطلق نماز کے ساتھ روزی ہے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرض نماز میں ہے لیکن یہ مرفوع حدیث نہیں زیادہ قریب ہی معلوم ہوتا ہے کہ عزالت عمران بن حنین و سقوفیہ و اللہ اعلم۔

خبر کا مفہوم : امامان فرماتے ہیں انھوں نے انہوں میں سے کسی کو لعل قرار نہیں دیا بلکہ فرمایا ہے ۔ تہی قسم میں ہونے کے اور یہ بھی معنی کے لئے ہیں کہ جب آئے تھے جگہ میں معنی زیادہ صاحب اور انجیر سے زیادہ صاحب تھے ہیں۔ خبر کہتے ہیں رات کے جانے کو اور دن کے آنے کو تو یہاں رات کا تاوان اور دن کا پتلا ہو گیا ہے۔ فاذلک انما غرض و الضلع انما غرض کا حکم فرماتے ہیں مراد اللہ کی رات ہے۔ خبر سے مراد عقل ہے خبر کہتے ہیں روک کر دیکھ گھل بھی لگا داریں اور بھولی توں سے روک دیتی ہے اس لیے اسے عقل کہتے ہیں۔ تعلیم کو بھی جو اہلیت اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ طواف کرنے والے کو اللہ کی شای اوار سے روک دیتا ہے اسی سے خواہے خبر یا نہ اور اسی لیے عرب کہتے ہیں جو حضور الخاتم علی فلان ہے ۔ جب کہ کسی شخص کو یا خدا شرف سے روک دے اور کہتے ہیں جو حضور الخاتم ہے ۔ تو فرماتا ہے کہ ان میں حضوروں کے لئے کامل میرت قسم ہے۔ لیکن انہیں میں ہوا تو ان کی نیکیں بعد توں کے تو توں کی جیسے جی نلا دے کہ جن سے اس کے ایک بندے اس کا قرب اور اس کی نزدیکی حاصل کرتے ہیں اور اس کے ساتھ اپنی اچھی اور خوار فراموشی ظاہر کرتے ہیں جب ان پر بڑا گناہ یا بڑا کارگوں کا اور ان کی ناجزائی اور تواضع و خشوع و خضوع کا ذکر کیا تو بعد ان کے ساتھ ہی ان کے خلاف جو کچھ عرض ہو گا کہ وہ ان کا زور ہو رہا ہے۔ تو فرماتا ہے کہ کیا کرتے دیکھ کر کسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہادیوں کو ہدایت نہ دیا جو کہ سرکش اور متغی تھے اللہ تعالیٰ کی قربانی پر مولیٰ ﷺ کی مخلوق اور ہر آدمی پر چلک پڑتے تھے ان میں اللہ سے رسول حضرت ہوا آئے تھے یہ ہادی ہیں جو اللہ بن آدم بن عیسیٰ بن سام بن نوح علیہ السلام میں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے اہل ہدایت اور ان کو تہذیب دینی اور پائی ہے انہوں کو کچھ دیکھ کر ان کا کہہ دیا کہ انہیں جو وہاں سے بلا کر کیا اساتد انہیں اور انھوں میں سے یہ فقیرانہ انداز میں چلتی دیکھو یہ سادہ کے سادہ اس طرح نماز سے جو کہے کہ ان سے سادہ تھے اور عزالت تھے جس سے ایک بھی پائی نہ رہا جس کا مفصل بیان قرآن کریم میں کی جگہ ہے۔

سورہ الحافہ میں بھی یہ آیت ہے ۔ وایوم ذات العصاد ہے ۔ یہ ہادی تھیں بطور مطلق بیان سے ہے تاکہ بخوبی وضاحت ہو جائے یہ لوگ مہذب اور پختہ ستروں والے گھروں میں رہتے تھے اور اپنے زمانے کے لوگوں کو سے بہت بہت تھے۔ توئی والے قوت و طاقت والے تھے اسی لیے حضرت ہود علیہ السلام نے انہیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا یا ایہا الکفار و یا ایہا السفاکین خلفا ہذا میں بھی یاد کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں قوموں کے بعد دین پر خلیفہ بنایا ہے اور تمہیں مسلمان کہلائی ہو رہی ہے۔ تمہیں چاہئے کہ اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو اور دین میں شریعتی بن کر نہ رہو اور جگہ ہے کہ بعد میں نے ناقص زمین میں سرشتی کی اور ہر آدمی کے ہم سے زیادہ قوت والا اور توان ہے کیا اور ہر آدمی کے کہ کیا اور اللہ نے اللہ سے بہت سی زبردست طاقت و قوت والا ہے۔ یہاں بھی ارشاد ہوتا ہے کہ اس قبیلے جیسے طاقتور اور شہر دار میں نہ تھے۔ بڑے طول القاصد قوی المذاق تھے کہ ان کا دار السلطنت تھا۔ انہیں ستروں





































































ساری باتیں اسی طرح کہیں تھیں تھیں کہ ان کی وجہ سے ان کی زندگی میں جو تبدیلیاں آئی تھیں انہیں غلامی اور غلاموں کے خلاف صاف غلامتوں میں ان کی رائے کو نبھانے کی کوششیں ہو رہی تھیں۔ یہ سب باتیں ان کی رائے میں تھیں۔

[illegible]

تو نیکو غم، پہلی آہوں میں اُٹھی تھی۔  
 نصیب الہیہ پر سر جو دو اٹھائے ہے نہ جلا، غم اُٹھی آہوں میں اُٹھی تھی۔  
 مرنے کی موت و نصیبیت کے ساتھ تو جوں کی تواریخ ہے کہ آہیں نہ اُٹھتے، اب نصیب الہیہ پر  
 یہ معلوم ہو کہ آہوں کی عمریں ہوتے ہوئے تھیں تو اب پہلے تو جوں کی تواریخ ہے کہ آہیں نہ اُٹھتے، اب نصیب الہیہ پر  
 تواریخوں کی عمریں ہوتے ہوئے تھیں تو اب پہلے تو جوں کی تواریخ ہے کہ آہیں نہ اُٹھتے، اب نصیب الہیہ پر  
 ایسا کہ مرنے کی موت و نصیبیت کے ساتھ تو جوں کی تواریخ ہے کہ آہیں نہ اُٹھتے، اب نصیب الہیہ پر  
 نصیب الہیہ پر سر جو دو اٹھائے ہے نہ جلا، غم اُٹھی آہوں میں اُٹھی تھی۔

[illegible]

مطلب حضور علیہ السلام سے ہے کہ ان کی تعلیم میں ان کا تعلق اور پائیدار سے ہے اور خدا کی  
توحید اور ربوبیت اور اللہ کی وحدانیت اور اس کے رسول کی نبوت اور اس کے احکام اور اس کے



میں نے کہا کہ اس وقت اس عید کے لئے بہت کم کوئلے کی بات ہو گی۔ اس طرح یہ بھی ہو گیا کہ یہ ۱۰۰ روپے دے دیتے ہیں۔ اس کی دیکھ کر اس نے کہا کہ اس میں سے کوئی حد ہو جائے گی، اسے میں یہ بتا دوں گا، اس وقت۔

اس وقت میں نے کہا کہ اس وقت اس عید کے لئے بہت کم کوئلے کی بات ہو گی۔ اس طرح یہ بھی ہو گیا کہ یہ ۱۰۰ روپے دے دیتے ہیں۔ اس کی دیکھ کر اس نے کہا کہ اس میں سے کوئی حد ہو جائے گی، اسے میں یہ بتا دوں گا، اس وقت۔

اس وقت میں نے کہا کہ اس وقت اس عید کے لئے بہت کم کوئلے کی بات ہو گی۔ اس طرح یہ بھی ہو گیا کہ یہ ۱۰۰ روپے دے دیتے ہیں۔ اس کی دیکھ کر اس نے کہا کہ اس میں سے کوئی حد ہو جائے گی، اسے میں یہ بتا دوں گا، اس وقت۔

اس وقت میں نے کہا کہ اس وقت اس عید کے لئے بہت کم کوئلے کی بات ہو گی۔ اس طرح یہ بھی ہو گیا کہ یہ ۱۰۰ روپے دے دیتے ہیں۔ اس کی دیکھ کر اس نے کہا کہ اس میں سے کوئی حد ہو جائے گی، اسے میں یہ بتا دوں گا، اس وقت۔

اس وقت میں نے کہا کہ اس وقت اس عید کے لئے بہت کم کوئلے کی بات ہو گی۔ اس طرح یہ بھی ہو گیا کہ یہ ۱۰۰ روپے دے دیتے ہیں۔ اس کی دیکھ کر اس نے کہا کہ اس میں سے کوئی حد ہو جائے گی، اسے میں یہ بتا دوں گا، اس وقت۔







































[illegible][illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفٍ خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا

يَا عِيسَىٰ وَتَوَاصَّوْا بِالصَّبْرِ

المادة الأولى

[illegible][illegible]

تفسير سورة القمزة مكة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَيَنْ لَّكُلِّ شُعْبَةٍ لُّهُزْءٌ ۖ الَّذِي جُمِعَ مَالًا وَعَدَدًا ۚ يُحْسِبُ أَنَّ مَالَهُ

الْخُدَّةَ ۖ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۚ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ۚ نَارُ الْاُلَى

السُّورَةُ النَّبِيُّ تَعْلِيْقُ عَلَى الرَّقِيْدَةِ إِنَّهَا عَلَيْهِمْ قَوْصِدَةٌ فِي عَيْنِ مُصَدِّقَةٍ

— — — — —

[illegible]



































تذکرہ

تذکرہ

تذکرہ

تذکرہ

تذکرہ

تذکرہ























## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ) (وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ) (وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ) (وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ)

ماخوذ من السنن الاربعہ

اگر کوئی شخص کہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھتا ہوں تو اس سے کوئی شے نہ آئے گی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھتا ہوں تو اس سے کوئی شے نہ آئے گی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھتا ہوں تو اس سے کوئی شے نہ آئے گی۔

فقیر کا معنی : غریب اور ناتوان ہے۔ یہ الفاظ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو تخلیق کیا ہے۔ انسان کو تخلیق کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی رحمت سے نوازا ہے۔ انسان کو تخلیق کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی رحمت سے نوازا ہے۔ انسان کو تخلیق کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی رحمت سے نوازا ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھتا ہوں تو اس سے کوئی شے نہ آئے گی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھتا ہوں تو اس سے کوئی شے نہ آئے گی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھتا ہوں تو اس سے کوئی شے نہ آئے گی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھتا ہوں تو اس سے کوئی شے نہ آئے گی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھتا ہوں تو اس سے کوئی شے نہ آئے گی۔

اگر کوئی شخص کہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھتا ہوں تو اس سے کوئی شے نہ آئے گی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھتا ہوں تو اس سے کوئی شے نہ آئے گی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھتا ہوں تو اس سے کوئی شے نہ آئے گی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھتا ہوں تو اس سے کوئی شے نہ آئے گی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھتا ہوں تو اس سے کوئی شے نہ آئے گی۔

اگر کوئی شخص کہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھتا ہوں تو اس سے کوئی شے نہ آئے گی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھتا ہوں تو اس سے کوئی شے نہ آئے گی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھتا ہوں تو اس سے کوئی شے نہ آئے گی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھتا ہوں تو اس سے کوئی شے نہ آئے گی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھتا ہوں تو اس سے کوئی شے نہ آئے گی۔

اگر کوئی شخص کہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھتا ہوں تو اس سے کوئی شے نہ آئے گی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھتا ہوں تو اس سے کوئی شے نہ آئے گی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھتا ہوں تو اس سے کوئی شے نہ آئے گی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھتا ہوں تو اس سے کوئی شے نہ آئے گی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھتا ہوں تو اس سے کوئی شے نہ آئے گی۔









**H. AHMAD NAEEM CHISHTI**

محمد عارف

THE CHIEF, JUDICIAL DEPARTMENT, DISTRICT JUDGE  
RAJOURI, RAJOURI

محکمہ عدالت  
راجپور

**DAR-UL-ULOOM MINAMAHALLA GHINOLA, GATA MAGAR BAGHAN BAGH LAHORE. PH. 7693545**

تاریخ: \_\_\_\_\_

ص: ۱۱۱۱-۱۱۱۱

برائے تعینات

میں نے اس نمبر پر ایجنسے کے خزانے میں نوٹس دیا ہے۔  
پہلے ۱۰۔۱۱۔۱۲ میں تصدیق کو دیا ہے کہ اس نمبر پر ایجنسے کی  
کتابت جاری ہے۔

محکمہ عدالت  
راجپور

خواب کبیر اردو ترجمہ کامل التعمیر

یعنی

تعمیر الہیہ

خواب کی تعمیر کے سببوں کا کتاب

علامہ ابن سیرینؒ اور دیگر مفسرین اور اولیاء کرام کی  
تبدلی ہوئی خواب کی تعبیریں مشہور اسم و نام اور کتاب کامل اردو ترجمہ

الشمس الکاحشی

بیت الفکر، ۱۰۱ - ۱۰۲، شارع الفکر، لاہور

Ph: 642-7232132

# عسیرت سیدہ

اس کتاب میں علامہ سید ایمان دہلوی حوالہ علیہ السلام  
محققہ ڈاکٹر حضرت عائشہ کی عمر و تحقیق میں شامی اور دیگر

تالیف

علامہ سید ایمان دہلوی



# تختِ نبوت

خواتین اسلام سے رسول اللہ ﷺ کی باتیں

تالیف: مولانا محمد عاشق الحق بلوچ شہرکی

جس میں اسلامی عقائد، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے مفصل احکام ذکر ہیں۔ ذکرِ عادات اور  
اما کے فضائل و عا کے آداب اور مختلف موضوع کی دعائیں درج ہیں۔ نکاح و طلاق، طلاق بعدت  
وغیرہ کے مسائل تفصیل سے لکھے ہیں۔ لہذا کی دینی تعلیم و تربیت کی اہمیت، اسلامی معاشرہ  
کی تفصیل اور اس کی ضرورت بتائی گئی ہے۔ اسلامی آداب، اسلامی اخلاق کی تشریح کرنے  
جو ہے غیر اسلامی معاشرہ پر مہر پر نمبر کیا گیا ہے۔ آخر میں توبہ کا طریقہ اور زندگی گزارنے  
کا دستور العمل لکھ دیا گیا ہے۔ خواتین کی دینی زندگی جانے کے لیے بہت جامع کتاب ہے  
جو بیٹے، گول احادیث شریفہ کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔

وَقَالَ ابْنُ كَلْبَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَرَّمَ رَأْسَ نَارِيٍّ أَسْبَغَ بِأَعْيُنِهِ  
 وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْرَهُ أَنْ يَكْرَمَ رَأْسَ نَارِيٍّ

# مُسْنَدِ إِمَامٍ عَظِيمٍ

اَرْدُو مُتَرَجِم

۵۲۳ احادیث نبوی کا ایسا انفرادی خزائن جسے فقہ حنفی کے بانی  
 حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ نے ترتیب فرما کر مسلمانان عالم پر  
 امتداد عظیم فرمایا ہے

نظر ثانی و اصلاح

مولانا خورشید عالم صاحب اُستادِ دارالعلوم دیوبند



# تقویۃ الایمان

مک  
تذکرۃ الاخوان

مؤلف

علامہ شاہ محمد رفیع الدین شرنیڈ

اصحیح المسلمان

مؤلف: مولانا خرم علی بھروسہ